فہرست مضامین

پنجسورہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تقریظ

إنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ، وَنَسْتَغْفِرُهٗ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ، وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾ (آل عمران:۱۰۲)

﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴾ (النساء : ۱)

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴾ (الاحزاب:۷۰۔۷۱)

أَمَّا بَعْدُ : فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ (ﷺ)، وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ، أَلضَّلَالَةُ فِي النَّارِ۔"

قارئین کرام! یہ کتاب جو زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں پہنچی ہے، ہمارے دو انتہائی عزیز بھائیوں اور دوستوں ان میں سے ایک محترم ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی حفظہ اللہ

ہیں اور دوسرے ہمارے انتہائی قابل احترام ساتھی فضیلۃ الشیخ حافظ حامد محمود حفظہ اللہ ہیں۔کی مخلصانہ مساعی کا نتیجہ ہے، ہم ان کی اس کاوش کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، اور ان کے اضافۂ علم وعمل کے لیے ہمیشہ دعا گو رہتے ہیں۔

زیر نظر کتاب ''پیارے رسول ﷺ کے پیارے اذکار مع پنجسورہ'' اپنے موضوع میں ایک مکمل رسالہ ہے جس میں انہوں نے اذکار مسنونہ کو جمع فرمایا ہے۔ ذکر الٰہی تمام نیکیوں سے بڑی نیکی ہے، کیونکہ درحقیقت ذکر الٰہی ہی بندوں کو برائیوں اور معاصی سے روکتا ہے۔

﴿وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ط﴾ (العنكبوت:٤٥)

''اور یقیناً اللہ کا ذکر تمام نیکیوں سے بڑا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو ارشاد فرمایا: اے صحابہ!

((اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا، قَالُوْا: وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: حِلَقُ الذِّكْرِ.)) ❶

''جب تم جنت کے باغات سے گزرو، تو کچھ کھالیا کرو، آپ سے کہا گیا کہ جنت کے باغات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر کی مجالس ومحافل۔''

یہی وجہ ہے کہ ایک صحابی کو رسول اللہ ﷺ نے نصیحت فرمائی:

((لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ.))❷

''تمہاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر اور یاد سے تر رہنی چاہیے۔''

اور رسول اللہ ﷺ کے متعلق آتا ہے کہ:

❶ أخرجه الترمذي في السنن، برقم:٣٥١٠ وحسّنه، وانظر: سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم: ٢٥٦٢.

❷ صحيح بخاري:١/ ٨٣، ١٦٣۔ صحيح مسلم، كتاب الحيض، رقم: ٨٢٦.

((كَانَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ.)) ❶

''آپ ﷺ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔''

مزید برآں یہ کہ جو اللہ کی یاد سے اپنی زبان کو تر رکھتا ہے، اس کی مثال آپ ﷺ نے زندہ سے دی اور ذکر نہ کرنے والے کو مردہ گردانا:

((مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّهُ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ.)) ❷

بہر حال ذکر ایک عظیم عبادت ہے، کیونکہ اذکار میں عقیدہ کی روح یعنی توحید بہت زیادہ پائی جاتی ہے، بلکہ اس طرح کہنا زیادہ مناسب ہے کہ کوئی بھی ذکر اور دعا توحید سے خالی نہیں، جبکہ اس حقیقت کو اکثر لوگوں نے فراموش کر رکھا ہے یا اس سے واقفیت نہیں رکھتے، یہی وجہ ہے کہ انہوں نے، ادعیہ شرعیہ اور اذکار مسنونہ کو چھوڑ کر اپنی طرف سے اذکار وضع کر رکھے ہیں، اور ایسی دعائیں گھڑی ہوئی ہیں کہ جن میں سوائے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور عذاب وعقاب کے اور کچھ نہیں ہے، ''درود ماہی'' ''درود تاج'' ''درودِ لکھی'' اور ''درود ہزارہ'' اس کی بیّن دلیل ہے۔ اور سچ ہے کہ جب بھی کوئی قوم بدعت کا ارتکاب کرتی ہے تو اس کی جگہ سے پہلے ایک سنت مٹ جاتی ہے، عظیم محدث حسان بن عطیہ رحمہ اللہ کا قول ہے:

((مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِیْ دِیْنِهِمْ اِلَّا نُزِعَ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلُهَا.))❸

''کسی بھی قوم، جماعت نے اپنے دین میں جب بھی کسی نئی بدعت کا اضافہ کیا تو

---

❶ أخرجه الترمذی، فی السنن، برقم : ٣٣٧٥، وحسنه، وانظر ، السنن لابن ماجه، رقم: ٣٣٧٥.

❷ أخرجه البخاری فی الصحیح، برقم : ٦٤٠٧.

❸ رواه اللالکائی في شرح اعتقاد اهل السنه والجماعة.

اُن سے اِس بدعت کے مدمقابل ایک سنت اٹھالی گئی۔‘‘

لوگوں کو صحیح اسلامی اذکار سے واقفیت کروانے کے لیے ہمارے ان بھائیوں نے اس رسالہ کو مرتب کیا اور اسے مطبوع صورت میں لوگوں تک پہنچا کر ایک فریضہ انجام دیا۔ ’’بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ آیَۃً۔‘‘

کتاب کو مرتب کرتے وقت درج ذیل امور کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

① ادعیہ واذکار کا لفظی ترجمہ۔

② احادیث کی تخریج اور علماء محدثین کے اقوال کی روشنی میں صحت کا حکم۔

③ صحیح بخاری و مسلم کی احادیث کے ساتھ ’’صحیح‘‘ لکھنے کا تکلف نہیں کیا گیا کیونکہ وہ بالاتفاق صحیح ہیں۔

④ ادعیہ کی فضیلت، پس منظر اور سبب ورود بھی بیان کر دیا گیا ہے۔

⑤ مشکل الفاظ کے معانی بیان کر دیے گئے ہیں۔

⑥ آخر کتاب میں قرآنی چند سورتیں اور ان کے فضائل کا بیان ہے، جسے پنجسورہ کا نام دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کے مؤلفین و جملہ معاونین و مساعدین کو اجر جزیل سے نوازے، اور اس کتاب کو ان کی میزان حسنات کا ذخیرہ بنا دے اور اس کا نفع عام فرما دے۔ وما ذلك على اللّٰه بعزيز۔

و أصلي وأسلم على نبيه وخليله محمد وعلى آله وصحبه وأهل طاعته أجمعين۔

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

۲۷-۰۱-۲۰۱۱م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ وَبَعْدُ!

دُعا ضرورت بشر ہے۔ دُعا ربط خالق ومخلوق کا بہترین وسیلہ ہے۔ دُعا دکھی دلوں کا سہارا ہے۔ دُعا بقائے کائنات کا سبب ہے۔ دُعا مومن کی سپر ہے۔ دُعا انبیاء کا اسلحہ ہے۔ دُعا نیزوں سے زیادہ اثر رکھتی ہے۔ دُعا شیوۂ انبیاء ہے۔ دُعا زاد اولیاء ہے۔ دُعا تمنائے عابد ہی نہیں خواہش معبود بھی ہے۔

﴿وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝﴾ (المؤمن: ٦٠)

''اور تمہارے رب نے کہا ہے تم مجھے پکارو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا، بلاشبہ جو لوگ میری عبادت سے سرکشی کرتے ہیں، وہ عنقریب ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔''

دُعا بے سہاروں کا سہارا ہے۔ دُعا درِ خالق پر دستک کا نام ہے۔ دُعا عربی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ''پکارنا'' ہے۔ یاد رہے کہ دُعا کے لیے طہارت شرط نہیں۔ تاہم طہارت ہو تو دُعا قبولیت کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے۔

دُعا قضا ٹالتی ہے۔ دُعا سے تقدیریں بدل جاتی ہیں اور زنجیریں کٹ جاتی ہیں۔

((لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِيْ الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ.))[1]

[1] سنن ترمذی، كتاب القدر، رقم: ٢١٣٩۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ١٥٤.

''تقدیر کو دعا کے علاوہ کوئی چیز نہیں بدل سکتی اور عمر میں نیکی کے علاوہ کوئی چیز اضافہ نہیں کرسکتی۔''

دُعا اللہ کے نزدیک بڑی مکرم عبادت ہے:

((لَيْسَ شَيْئٌ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ.)) ❶

''اللہ کے نزدیک دُعا سے زیادہ عظمت والا کوئی عمل نہیں۔''

دُعا بلا ٹالتی ہے:

((اِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ تَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ.)) ❷

''دُعا نازل شدہ (آفات) اور جو ابھی نازل نہیں ہوئیں سب کے لیے نفع بخش ہے لہٰذا اے اللہ کے بندو! دُعا ضرور کیا کرو۔''

دُعا سے اللہ تعالیٰ انسان کی شرم رکھتا ہے:

((اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِىْ مِنْ عَبْدِهِ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اِلَيْهِ فَيَرُدَّهَا صِفْرًا.)) ❸

''بے شک تمہارا پروردگار بڑا حیا والا اور سخی ہے جب بندہ اس کے حضور ہاتھ اٹھاتا ہے تو انہیں خالی لوٹاتے ہوئے اسے شرم آتی ہے۔''

دُعا ہی عبادت ہے۔ امام احمد نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، انھوں نے کہا کہ

❶ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ٣٣٧٠۔ سنن ابن ماجه، رقم: ٣٨٢٩۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

❷ صحیح سنن ترمذی، رقم الحدیث: ٢٨١٣، المشكوٰة، كتاب الدعوات، رقم: ٢٢٣٤۔

❸ سنن ابن ماجه، باب الدعاء، رقم : ٣٨٦٥۔ صحیح ابوداؤد للألبانی، رقم: ١٣٣٧۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ.)) ❶

''یقیناً دُعا ہی تو عبادت ہے۔''

اور ذکر الٰہی کی اہمیت، فضیلت اور فوائد وثمرات معلوم کرنے کے لیے چند قرآنی آیات اور احادیث نبویہ ملاحظہ فرمائیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴾ (البقرہ:۱۵۲)

''پس تم لوگ مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ اور میرا شکر ادا کرو اور ناشکری نہ کرو۔''

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے کثرت کے ساتھ ذکر کرنے کا حکم فرمایا ہے، چنانچہ ارشادِ رب العالمین ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴾ (الاحزاب : ٤١)

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کو خوب یاد کرو۔''

انسان کے دل کو صرف اللہ کی یاد سے ہی سکون مل سکتا ہے۔ ارشاد فرمایا:

﴿ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴾ (الرعد : ٢٨)

''آگاہ رہیے کہ اللہ کی یاد سے ہی دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔''

وہ لوگ بڑے خوش نصیب اور سعادت مند ہیں کہ جن کا زیادہ سے زیادہ وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں بسر ہوتا ہے، اور ایسے ہی لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے اپنے انعام واکرام کا وعدہ فرمایا ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا

---

❶ سنن ابن ماجة، باب الدعاء، رقم: ٣٨٢٨۔ مسند أحمد: ٤/ ٢٧٠۔ محدث البانی اور احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

عَظِيمًا ﴿٣٥﴾ (الاحزاب : ٣٥)

''اور اللہ کو خوب یاد کرنے والے مردوں، اور اللہ کو خوب یاد کرنے والی عورتوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔''

اور جو لوگ اللہ کی یاد سے غافل ہیں، ایسے لوگوں کی مثال مردہ کی سی ہے، چنانچہ سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ.)) ❶

''اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور اس کے ذکر سے غافل رہنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔''

جو لوگ اللہ تعالیٰ کا کثرت کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، وہ بہت اونچے درجات کے حامل ہیں جس کا اندازہ مندرجہ ذیل حدیث قدسی سے ہوتا ہے۔ چنانچہ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِيْ فَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ، وَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَاءٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ شِبْرًا إِلَيَّ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِيْ يَمْشِيْ أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً.)) ❷

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میرا بندہ میرے متعلق جو گمان رکھتا ہے میں اُس کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرتا ہوں، اور میں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے

❶ صحيح بخاری، كتاب الدعوات، رقم: ٦٤٠٧.

❷ صحيح بخاری، كتاب التوحيد، رقم: ٧٤٠٥.

(پس) اگر وہ مجھے دل میں یاد کرے تو میں بھی اُسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ کسی مجلس میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کو ایسی مجلس میں یاد کرتا ہوں جو اُس کی مجلس سے بہتر ہوتی ہے، اور اگر وہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں ایک ہاتھ اُس کے قریب ہو جاتا ہوں، اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف آتا ہے تو میں دو ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر اُس کے قریب ہو جاتا ہوں، اور اگر وہ میری طرف چلتا ہوا آئے تو میں اُس کی طرف بھاگتا ہوا آتا ہوں۔''

ظفرؔ آدمی اُس کو نہ جانئے گا
ہو وہ کیسا ہی صاحبِ فہم و ذکاء
جسے عیش میں یادِ خدا نہ رہی
جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا

(بہادر شاہ ظفرؔ)

بہر حال مجالس ومحافل، دوست واحباب کی ہوں یا کاروبار کی، سیاسی ہوں یا معاشرتی اُن میں اکثر وبیشتر دنیاوی اُمور پر تو گفتگو ہوتی ہے، لیکن ایسی مجالس ومحافل میں دین کی بات بہت کم ہوتی ہے۔ ایسی مجالس جن میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا، اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درُود بھیجا جاتا ہے، ان کے بارے میں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوْا اللّٰهَ فِيْهِ، وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً، فَإِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُمْ.))[1]

''اگر کوئی جماعت کسی مجلس کا انعقاد کرے اور اس مجلس میں نہ اللہ کو یاد کرے اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درُود پڑھے تو ایسی مجلس اُس جماعت کے لیے نقصان دہ

[1] سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ۳۳۸۰۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ثابت ہوگی (ہاں!) اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اُن کو عذاب دے اور اگر چاہے تو ان کو بخش دے۔''

اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ، وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ.)) [1]

''جو کوئی ایسی جگہ بیٹھا کہ جس میں اُس نے اللہ کو یاد نہ کیا تو وہ جگہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے نقصان کا باعث ہوگی۔ اور جو کوئی کسی ایسی جگہ لیٹا کہ جس میں اُس نے اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کیا تو وہ اُس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نقصان کا باعث ہوگی۔''

لہٰذا ہر مسلمان کا سونا جاگنا، اُٹھنا بیٹھنا الغرض کوئی بھی لمحہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہیں گزرنا چاہیے۔

مگر یادِ الٰہی کا طریقہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے عین مطابق ہو۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِذَآ أَمِنتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝﴾

(البقرہ:٢٣٩)

''پس تم اللہ کو یاد کرو، جس طرح اس نے تمہیں وہ کچھ سکھلایا، جو تم پہلے سے نہیں جانتے تھے۔''

قارئین! ''پیارے رسول ﷺ کے پیارے اذکار مع پنجسورہ'' ایک مختصر اور جامع مجموعہ ہے جس میں ہم نے تمام ضروری اذکار اور دُعائیں جمع کرنے کی سعی کی ہے، ہر دعا

---

[1] سنن ابو داؤد، کتاب الأدب، رقم: ٤٨٥٦۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

باحوالہ نقل کی ہے اوراحادیث کی صحت کا خاص خیال رکھا ہے۔

یادرہے کہ یہ کتاب ہم نے ذکرواذکار اور مختلف اوقات کی دعاؤں کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دی ہے۔فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ (سرپرست ادارہ ہذا) نے کتاب پر تقریظ لکھ کر کتاب کی قیمت اورحسن کو دو چند کر دیا ہے۔ جزاہ اللّٰہُ خیراً فی الدنیا والآخرۃ۔

آخر میں اللہ عظیم وبرتر کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ اس کتاب کو راقمین ، ناشر اور معاونین کے لیے صدقہ جاریہ بنائے ،خصوصاً نیو یارک میں **تدریس قرآن وسنت کلاس** کے ساتھی جناب حاجی نوید آصف، محمد اکرم سلفی، ابوطلحہ، شاہد محمود سندھو، شاہد اقبال، محمد ناظر سدھو، میاں سجاد، میاں محمد افضل، چوہدری افضال، محمد اکبر، محمد اشفاق، عبدالوحید، ابرار احمد، محمد فیصل، حکیم محمد الیاس، فیصل خان، انتصار احمد، چوہدری خالد، اسجد محمود منج، رشید خان، محمد عرفان، محمد زبیر، حافظ محمد نواز ڈوگہ، شوکت حیات اور جناب محمد شاہد انصاری حفظہم اللہ تعالیٰ جن کی خواہش پر یہ کتاب ترتیب دی گئی۔

اللہ تعالیٰ ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں سے درگذر فرمانے والا ہے۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْر۔

وکتبہ

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

حافظ حامد محمود الخضری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دعا کے آداب وشرائط

دعا کی قبولیت کے لیے ضروری ہے کہ درجِ ذیل آداب وشرائط کو مدنظر رکھ کر ان کی پوری پابندی کریں:

1. پہلی شرط یہ ہے کہ ایمانِ کامل کے ساتھ ہی ساتھ اخلاص بھی ضروری ہے۔
2. دوسری شرط یہ ہے کہ کھانا، پینا، پہننا حلال اور پاکیزہ کمائی سے ہو۔
3. تیسری شرط یہ ہے کہ دعا کرنے والا جھوٹ اور دیگر کبائر سے اجتناب کرے۔

آدابِ دعا:

آدابِ دعا میں سے یہ ہے کہ

1. تضرع انکساری، خصوع وخضوع سے دعا کرے۔
2. دعاؤں میں اپنے گناہوں کا اقرار کیجیے۔
3. اپنے نیک عملوں کا واسطہ دے کر دعا کرو۔
4. دعا سے پہلے وضو کرنا مستحب عمل ہے۔
5. دعا کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کیجیے۔
6. دعا کرنے سے قبل اللہ کی حمد وثنا کیجیے۔
7. درود پڑھنا بھی دُعا کی قبولیت کے لیے بہت اہم ہے۔[1]
8. دونوں ہاتھ کشادہ کر کے اٹھا کر دعا کیجیے۔[2]

---

[1] صحيح الجامع الصغير، رقم: ٤٣٩٩.

[2] صحيح بخارى معلقاً، ١٤١/١١١.

9. دونوں ہاتھوں کی ہتھیلی چہرے کے سامنے کر کے دعا مانگیں۔
10. دعا سے فراغت کے بعد دونوں ہاتھوں و چہرے پر پھیرنا چاہیے۔
11. اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کے ساتھ دعا کیجیے۔
12. دعا و استغفار تین تین مرتبہ کرو۔
13. دعا میں جلدی نہیں کرنی چاہیے۔
14. کسی گناہ اور قطع رحمی دعا نہ کیجیے۔
15. دعا کرنے والے کو چاہیے کہ اپنے لیے دعا کرے تو مخصوص نہ کرے۔
16. تمام حاجتوں کو اللہ ہی سے مانگو۔
17. امر محال کی دعا مت کیجیے۔
18. دعا میں بے جا تکلفات سے بچنا چاہیے۔
19. اللہ تعالیٰ سے ہر چیز کا سوال کرے۔
20. دعا کو ''آمین''، حمد اور درود پر ختم کرنا چاہیے۔

قبولیت دعا کے اوقات:

یوں تو اللہ تعالیٰ ہر وقت سنتا اور اپنے بندوں کی حفاظت اور خبر گیری کرتا رہتا ہے، وہ کبھی بھی غافل نہیں اس کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا ہے۔ مگر اپنے فضل و کرم سے اپنی عبادت و مناجات کے خاص وقت مقرر کر دیئے ہیں، اُن اوقات میں دعائیں بہت جلد مقبول ہوتی ہیں، وہ اوقات درجِ ذیل ہیں:

1. ہر رات کا آخری حصہ، اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر رات کی نصف رات اور ثلث اوّل کی بھی دعا قبول ہوتی ہے۔
2. جمعہ کی رات۔
3. جمعہ کے دن میں بھی ایک ایسی گھڑی ہے جس میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

4. شب قدر، اس کی قرآن وحدیث میں بڑی فضیلت آئی ہے۔
5. اذان کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔
6. اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔
7. جہاد فی سبیل اللہ میں صف بندی کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔
8. فرض نمازوں کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔
9. سجدے کی حالت میں دعا قبول ہوتی ہے۔
10. قرآن مجید کی تلاوت اور ختم قرآن مجید کے وقت دعا مقبول ہوتی ہے۔
11. عرفہ کے دن ذوالحجہ کی نویں تاریخ کو دعا قبول ہوتی ہے۔
12. ماہِ رمضان میں اور روزہ افطار کرتے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔
13. بارش کے وقت بارش میں کھڑے ہوکر دعا مانگنے سے دعا قبول ہوتی ہے۔
14. زمزم پیتے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔
15. مرغ کی اذان کے وقت۔

مقاماتِ قبولیت:

جن جن مقامات پر دعا مقبول ہوتی ہے، وہ مقامات یہ ہیں:

1. بیت اللہ شریف۔
2. مسجد نبوی ﷺ۔
3. بیت المقدس۔
4. رکن مقام ابراہیم کے درمیان۔
5. بیت اللہ شریف کے اندرونی حصہ میں۔
6. صفا و مروہ پہاڑی پر۔
7. جہاں سعی کی جاتی ہے۔

8 مقام ابراہیم کے پیچھے۔

9 میدانِ عرفات میں۔

10 مشعر الحرام، مزدلفہ۔

11 دونوں جمروں کے پاس یعنی جمرۂ صغریٰ، جمرۂ وسطیٰ کے پاس کنکریاں مارنے کے بعد۔

کن کن لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے؟

جن لوگوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

1 مظلوم۔

2 مسافر۔

13 باپ کی دعا (اولاد کے حق میں)۔

14 فرمانبردار اولاد کی دعا اپنے ماں باپ کے حق میں۔

15 روزہ دار کی دعا۔

16 امامِ عادل، منصف بادشاہ کی۔

7 مسلمان اپنے غائب مسلمان بھائی کے لیے جو دعا کرے وہ دعا قبول ہوتی ہے۔

8 گناہوں سے سچی توبہ کرنے والے کی۔

9 رات کو جاگنے والا اگر وردِ توحید کرے تو اس کی دعا بھی قبول ہوتی ہے۔

10 حاجی جب تک اپنے گھر واپس نہ آ جائے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

ذکر الٰہی کے فضائل وفوائد

فضائل:

ذکر الٰہی تمام عبادتوں کا حصہ ہے۔ بندہ کو چاہیے کہ وہ ہر وقت اپنے آقا و مالک کی یاد میں لگا رہے کیونکہ وہ اسی لیے پیدا کیا گیا ہے۔فرمان الٰہی ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ (الذاريات: ٥٦)

''اور ہم نے جن و انسان کو اپنی عبادت ہی کے لیے تخلیق کیا ہے۔''

ذکر الٰہی سب سے بڑی چیز ہے:

﴿وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ﴾ (العنكبوت: ٤٥)

''اور یاد الٰہی تو سب سے بڑی چیز ہے۔''

ذکر الٰہی کی وجہ سے دل صاف ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لِكُلِّ شَيْءٍ صَقَالَةٌ وَ صَقَالَةُ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ.)) ❶

''ہر چیز کو جلا دینے والی ہوتی ہے اور دلوں کو جلا چمکانے والی چیز یاد الٰہی ہے۔''

ذکر الٰہی سے دل میں سکون و طمانینت پیدا ہوتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ﴾ (الرعد: ٢٨)

''خبردار! اللہ کی یاد کرنے کی وجہ سے دل مطمئن ہو جاتا ہے۔''

نبی کریم ﷺ نے حدیث قدسی میں فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَ اَنَا مَعَهُ اِذَا ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ وَ اِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُ.)) ❷

''میں اپنے بندے کے گمان کے موافق ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ رہتا ہوں اگر اس نے مجھے اپنے دل میں یاد کیا تو میں بھی اس کو

❶ الترغيب و الترهيب: ٢/ ٣٩٦، المشكاة: ٢/ ٧٠٦۔

❷ صحيح بخارى، كتاب التوحيد، رقم: ٧٣٠٥۔ صحيح مسلم، كتاب الذكر و الدعاء، رقم: ٢٦٧٥۔ سنن ترمذى، ابواب الدعوات، رقم: ٣٦٠٣۔

اپنے دل میں یاد کرتا ہوں، اگر اس نے مجھے کسی جماعت میں یا کیا تو میں اس سے بہتر جماعت میں اس کو یاد کرتا ہوں۔''

نبی کریم ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ کون سا مال افضل ہے جس کا ہم ذخیرہ بنائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ، وَ قَلْبٌ شَاكِرٌ، وَ زَوْجَةٌ مُّؤْمِنَةٌ.)) [1]

''سب سے بہتر یادِ الٰہی کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور مومنہ نیک بیوی ہے۔''

فوائد الذکر:

نواب صدیق حسن خان قنوجی رحمہ اللہ نے ذکر الٰہی کے ٦٦ فوائد ذکر کیے ہیں، ہم انہیں مختصر طور پر درج کرتے ہیں:

1. شیطان لعین، ذاکر سے دور بھاگتا ہے۔
2. رضائے الٰہی حاصل ہوتی ہے۔
3. دل غم و فکر سے پاک ہو جاتا ہے۔
4. دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔
5. ذکر قلبی و بدنی قوت کا باعث ہوتا ہے۔
6. چہرے اور دل کے نور کا باعث ہے۔
7. کشائشِ رزق کا باعث ہے۔
8. ذکر بارُعب اور پر جلال بناتا ہے، مزاج میں تر و تازگی حاصل ہوتی ہے۔
9. حب الٰہی پیدا کرتا ہے اور نجات و سعادت کا ذریعہ ہے۔

---

[1] سنن ترمذی، ابواب التفسیر، رقم: ٣٠٩٤۔ سنن ابن ماجه، کتاب النکاح، رقم: ١٨٥٦۔ مسند أحمد: ٥/٢٧٨۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

⑩ ذکر کرنے والے میں انابت الٰہی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

⑪ قربت الٰہی حاصل ہوتی ہے۔

⑫ معرفت الٰہی کا سبب ہے۔

⑬ اس سے اللہ کا جلال اور ہیبت پیدا ہوتی ہے۔

⑭ ذکر کرنے والے کو اللہ اپنی یاد میں رکھتا ہے۔

⑮ کھانے پینے سے بے نیازی پیدا ہوتی ہے کیونکہ ذکر دل کی خوراک ہے۔

⑯ دل میل کچیل سے پاک ہوجاتا ہے۔

⑰ ذکر گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

⑱ ذکر سے وحشت دور ہوجاتی ہے۔

⑲ ذکر عذابِ الٰہی سے نجات کا سبب ہے۔

⑳ ذکر برائیوں سے بچاتا ہے۔

㉑ مجالس ذکر مجالس ملائکہ ہیں۔

㉒ ذاکر باسعادت ہوتا ہے۔

㉓ خلوت میں دورانِ ذکر رونا روزِ قیامت سایۂ عرش میں جگہ پانے کا باعث ہے۔

㉔ ذکر، آسان ترین عبادت ہے، جو حرکتِ خفیف سے ادا ہوجاتی ہے۔

㉕ یہ غراس الجنة (جنت کی گھنٹی) ہے۔

㉖ ذکر کرنے والے کو فضائل عطا ہوتے ہیں۔

㉗ ذکر مرض نسیان سے بچاتا ہے۔

㉘ ذکر، دنیا، قبر اور معاد میں نور کا باعث ہے۔

㉙ قلبی فاقہ اور انسانی حاجات کو ذکر ہی دُور کرسکتا ہے۔

㉚ ذکر سے غم آہستہ آہستہ ساقط ہوجاتے ہیں۔

㉛ ذکر سے اللہ تعالیٰ کی معیت خاصہ حاصل ہوتی ہے۔

32. ذکر انفاق فی سبیل اللہ کے برابر درجہ رکھتا ہے۔
33. ذکر ہی حقیقی شکر ہے۔
34. ذاکر اور متقی ہی اللہ کے ہاں بہترین ہیں۔
35. ذکر میں ہیشگی اختیار کرنی چاہیے۔
36. ذکر سختی دل کا خاتمہ کرتا ہے۔
37. ذکر قلبی شفا کا باعث ہے۔
38. ذکر موجب رحمت الٰہی اور موجب دعاء ملائکہ ہے۔
39. مجالس ذکر سکونت جنت کا باعث ہیں۔
40. کثرت سے ذکر کرنے والا جنت میں داخل ہوگا۔
41. ذکر الٰہی افضل العمل ہے۔
42. ذکر الٰہی اطاعت الٰہی میں معاون ثابت ہوگا۔
43. ذکر الٰہی مشکلات کو آسان کر دیتا ہے۔
44. اللہ تعالیٰ صَدَقَ عَبْدِیْ کہہ کر ذاکر کی تصدیق فرماتا ہے۔
45. ذکر سے ذاکر کے لیے جنت میں گھر تعمیر ہوتے ہیں۔
46. فرشتے ذاکر کے لیے استغفار کرتے ہیں۔
47. ذکر جہنم کے درمیان رکاوٹ ہے۔
48. پہاڑ اور میدان ذاکر پر فخر کرتے ہیں۔
49. کثرت ذکر الٰہی نفاق سے پناہ کا باعث ہے۔
50. ذکر سے چہرے پر تروتازگی آجاتی ہے اور آخرت میں نورانیت حاصل ہوگی۔
51. ذاکر کے لیے قبلہ رو ہونا بہتر ہے۔ [1]

---

[1] نواب صدیق حسن خاں رحمہ اللہ کی خدمات حدیث، از عتیق امجد، ص: ۲۱۷-۲۲۰ ملخصًا بتعدیل۔

توحید کی فضیلت اور شرک کی مذمت

قارئین کرام! ضروری ہے دعا کرنے سے پہلے اپنے نفس کا محاسبہ کیجیے، اپنے اللہ تعالیٰ سے تعلق کو مضبوط کرنے کے لیے اپنی توحید کو خالص کیجیے اور شرک سے اجتناب کیجیے۔

ذیل کی سطور میں توحید کی فضیلت اور شرک کی مذمت میں آیات کریمہ پیش خدمت ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے تمام رسل اس لیے بھیجے کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کی جائے

﴿وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾﴾

''اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہ بھیجا مگر یہ کہ ہم اس کی طرف وحی فرماتے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھی کو پوجو۔'' (الانبیاء: 25، ترجمہ کنز الایمان، ص: 419)

﴿وَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّ هُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۲۱﴾﴾

''اور اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہیں، وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور وہ خود بنائے ہوئے ہیں، مردے ہیں، زندہ نہیں اور انہیں خبر نہیں کہ لوگ کب اٹھائیں جائیں گے۔''

(النحل: 20، 21، ترجمہ کنز الایمان، ص: 348)

شرک کرنے سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں

﴿وَ لَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَ اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾﴾

''اور بے شک وحی کی گئی تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف کہ اے سننے

والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا اور ضرور تو ہار میں رہے گا۔'' (الزمر:65،ترجمہ کنز الایمان،ص:603)

شرک کرنے والے پر جنت حرام ہے

﴿ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ ﴾

''بے شک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔''

(المائدہ:72،ترجمہ کنز الایمان،ص:155)

اللہ تعالیٰ شرک معاف نہیں کرے گا

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۝ ﴾

''اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے اسے معاف فرما دیتا ہے اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا۔'' (النساء:116،ترجمہ کنز الایمان،ص:125)

جن کو اللہ کے علاوہ پکارتے ہو، وہ تمہاری طرح کے بندے ہیں

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ ﴾

''بے شک وہ جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو تمہاری طرح بندے ہیں تو انہیں پکارو پھر وہ تمہیں جواب دیں، اگر تم سچے ہو۔''

(الاعراف:194،ترجمہ کنز الایمان،ص:226)

اللہ تعالیٰ کے علاوہ ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان اور کہتے ہیں یہ ہمارے سفارشی ہیں اللہ تعالیٰ کے پاس

﴿وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾﴾

''اور اللہ کے سوا ایسی چیز کو پوجتے ہیں جو ان کا کچھ بھلا نہ کرے اور کہتے ہیں یہ اللہ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں تم فرماؤ کیا اللہ کو وہ بات بتاتے ہو، جو اس کے علم میں نہ آسمانوں میں ہے نہ زمین میں اسے پاکی اور برتری ہے، ان کے شرک سے۔'' (یونس:18، ترجمہ کنز الایمان، ص:271)

اللہ تعالیٰ دعا قبول کرتا ہے جو کوئی اس کو پکارتا ہے

﴿وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾﴾

''اور اے محبوب! جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں، دعا قبول کرتا ہوں، پکارنے والے کی جب مجھے پکارے تو انہیں چاہیے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں۔''

(البقرۃ: 186، ترجمہ کنز الایمان، ص:35)

تقسیم اولاد کا مالک وہی ہے

﴿يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۙ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾﴾

''جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملادے بیٹے

اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کردے۔ بے شک وہ علم وقدر والا ہے۔''
(الشوریٰ:49،50، ترجمہ کنز الایمان،ص:633)

غیر اللہ سے دُعا مانگنا حرام ہے

﴿وَ تَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ۝٢٠ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝٢١﴾ (النمل : ٢٠، ٢١)

''اور اس نے پرندوں کا جائزہ لیا تو کہا: کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھ رہا ہوں (کیا وہ موجود ہے) یا وہ غیر حاضروں میں ہے۔ (یہی بات ہے تو) میں اسے ضرور سخت سزا دوں گا، یا اسے ذبح ہی کر دوں گا یا وہ میرے پاس کوئی واضح دلیل لائے۔''

﴿يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝١٣ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَ لَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۭ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۭ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝١٤﴾ (الفاطر: ١٣، ١٤)

''وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو مسخر کر دیا، ہر ایک ایک مقرر وقت تک چل رہا ہے۔ یہی اللہ تمھارا پروردگار ہے، اسی کی بادشاہی ہے اور جن کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے ایک چھلکے کے مالک نہیں۔ اگر تم انھیں پکارو تو وہ تمھاری پکار نہیں سنیں گے اور اگر وہ سن لیں تو تمھاری درخواست قبول نہیں کریں گے اور قیامت کے دن تمھارے شرک کا انکار کر دیں گے اور تجھے ایک پوری خبر رکھنے

والے کی طرح کوئی خبر نہیں دے گا۔''

﴿وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝﴾ (الاحقاف : ۵)

''اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہے جو اللہ کے سوا انھیں پکارتا ہے جو قیامت کے دن تک اس کی دعا قبول نہیں کریں گے اور وہ ان کے پکارنے سے بے خبر ہیں۔''

اذان، مسجد، وضو اور نماز سے متعلقہ اذکار

اذان کے کلمات

اذان کے کلمات درج ذیل ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.[1]

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے سچے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے سچے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف۔ آؤ کامیابی کی

---

[1] سنن ابوداؤد، کتاب الصلاة ، رقم: ٤٩٩۔ سنن ابن ماجه ، کتاب الأذان، رقم: ٦۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

طرف، آؤ کامیابی کی طرف۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں ہے۔''

فجر کی اذان میں

فجر کی اذان میں ''حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ'' کے بعد دوبار یہ کلمات بھی کہیں:

((اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ.))

''نماز نیند سے بہتر ہے، نماز نیند سے بہتر ہے۔'' [1]

خراب موسم میں اذان کے الفاظ

بارش یا سخت آندھی کے موقع پر موذن یہ الفاظ زائد کہے:

((اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ))

یا

((اَلصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ))

یا

((صَلُّوْا فِي بُيُوْتِكُمْ))

''اپنی اپنی اقامت گاہوں اور گھروں میں نماز پڑھ لو۔''

نوٹ:...... مذکورہ بالا الفاظ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کی جگہ پر کہے جاتے ہیں۔ [2]

---

[1] سنن ابوداؤد، کتاب الصلاة ، رقم: ٥٠٠۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحيح بخاري، كتاب الاذان، رقم: ٦٦٦ و كتاب الجمعة، رقم: ٩٠١۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، رقم: ٦٩٧ و ٦٩٩۔

اقامت کے طاق کلمات

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ [1]

نوٹ:......سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اذان کے کلمات دو دو بار اور تکبیر کے کلمات ایک ایک بار تھے، سوائے اس کے کہ اقامت کہنے والا ''قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ'' دو بار کہتا تھا۔ [2]

دوہری اذان

دوہری ''ترجیع والی'' اذان میں شہادتین والے کلمات پہلے دھیمی آواز میں کہے جائیں اور پھر دوبارہ بلند آواز سے کہے جائیں گے، یعنی مؤذن پہلی مرتبہ آہستہ آواز میں کہے:

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (دومرتبہ)

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ (دومرتبہ)

---

[1] سنن ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ٤٩٩۔ سنن ابن ماجه، رقم: ٧٠٦۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، رقم: ٥١٠۔ سنن دارمی: ٢٧٠/١۔ مستدرك حاکم: ١٩٧/١۔ حافظ ذہبی اور علامہ البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اور پھر دوسری دفعہ بآواز بلند کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (دومرتبہ)

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (دومرتبہ)

باقی الفاظ عام اذان والے ہیں۔ ❶

دوہری اقامت

دوہری اقامت میں مندرجہ ذیل کلمات ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

سیّدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اذان کے انیس اور اقامت کے سترہ کلمات سکھائے۔ ❷

---

❶ سنن ابو داؤد، كتاب الصلوٰة ، رقم: ۵۰۲۔ سنن ترمذی ، ابواب الصلوٰة، رقم: ۱۹۲۔ سنن نسائی، رقم: ٦۳۲۔ صحیح مسلم، كتاب الصلوٰة ، رقم: ۳۷۹۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن ابو داؤد، كتاب الصلوٰة ، رقم: ۵۰۲۔ سنن نسائی، رقم: ٦۳۲۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اذان کا جواب دینا

۱: سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

’’جب مؤذن کہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ

پس تم بھی کہو: اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ

پھر جب مؤذن کہے: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

تم بھی کہو: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

پھر جب مؤذن کہے: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

تم بھی کہو: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

پھر جب مؤذن کہے: حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ

تو تم کہو: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

پھر جب مؤذن کہے: حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

تو تم کہو: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

پھر جب مؤذن کہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ

تو تم کہو: اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ

پھر جب مؤذن کہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

تو تم کہو: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

فضیلت:...... جو شخص اپنے صدق دل سے مؤذن کے کلمات کا جواب دے گا تو (جواب کی برکت سے) جنت میں داخل ہو جائے گا۔‘‘ [1]

[1] صحیح بخاری، کتاب الاذان، رقم: ٦١١۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ٣٨٣ و ٣٨٥۔

۲: سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا .)) [1]

''اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور بے شک محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر، محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر۔''

فضیلت:...... جو شخص مؤذن کے شہادتین کے کلمات ادا کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے، اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔

اذان کے بعد کی دعا

◆ اذان سننے کے بعد پہلے درود شریف پڑھا جائے:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.))

◆ پھر درج ذیل کلمات پڑھے جائیں:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِيْ

---

[1] صحیح ابن خزیمه: ۱/۲۲۰، رقم: ۴۲۲۔ سنن الکبری ، للبیهقی: ۱/۴۱۰۔ ابن خزیمہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

وَعَدْتَّهُ.)) ❶

''اے اللہ! اس کامل دعوت اور (اس کے نتیجہ میں) قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما دے، اور آپ کو مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے اُن سے وعدہ کیا تھا یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔''

❸ اس کے بعد یوں کہے:

((وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا .))

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً محمد ﷺ اس کے بندے اور سچے رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے پر، محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا۔''

فضیلت:... آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''جس نے میرے اوپر ایک بار درود بھیجا، اس کے بدلے میں اللہ ربّ العزت اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے۔ پھر میرے لیے اللہ سے ''وسیلہ'' مانگو۔ یہ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے، جو اللہ کے بندوں میں سے کسی ایک بندے کو دیا جائے گا اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا...... اور جو کوئی میرے لیے اللہ ذوالجلال سے وسیلہ یعنی مقام محمود طلب کرے گا، اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔'' ❷

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الاذان، رقم: ٦١٤۔ السنن الکبری للبیهقی: ١/ ٤١٠، رقم: ١٩٣٣۔ اس کی سند صحیح ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، رقم: ٨٤٩۔ ٨٥١۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دُعا

❶ ((بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.))

''اللہ کے نام سے اور رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام نازل ہو۔ اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''

فضیلت:...... اگر نمازی مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھ لے تو سارا دن شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔ ❶

❷ ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ، وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ، وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.))

''میں عظمت والے اللہ کی، اس کے کریم چہرے کی اور قدیم سلطنت کی شیطان مردود سے پناہ چاہتا ہوں۔''

فضیلت:...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد میں داخل ہوتے وقت جب بندہ یہ دُعا پڑھتا ہے، تو شیطان کہتا ہے: مجھ سے سارے دن کے لیے محفوظ ہو گیا۔ ❷

مشکل الفاظ کے معانی:...... وَجْهِهِ الْكَرِيْمِ: اس کے کریم چہرے۔ سُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ: اس کی قدیم (پرانی) سلطنت۔

مسجد سے نکلتے وقت کی دُعا

((بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

❶ سنن ابوداؤد، کتاب الصلوٰة، رقم: ٤٦٦۔ محدث البانی ؒ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
❷ صحیح مسلم، کتاب صلوٰة المسافرین، رقم: ٧١٣۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰة، رقم: ٤٦٥۔

أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ، اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.)) ❶

''اللہ کے نام سے اور رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام نازل ہو۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے بچا کر رکھ۔''

وضو کی فضیلت

سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص وضوء کرتا ہے اور اچھی طرح کرتا ہے تو اس کے گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں حتی کہ ناخنوں سے بھی نکل کر جھڑ جاتے ہیں۔'' ❷

وضو سے پہلے

وضو کرنے سے پہلے ''بِسْمِ اللّٰهِ'' پڑھنا ضروری ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ.)) ❸

''ایسے شخص کا وضو نہیں کہ جس نے ابتدا میں ''بِسْمِ اللّٰهِ'' نہ پڑھی۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... لَا وُضُوْءَ: وضو نہیں۔ اِسْمَ اللّٰهِ: اللہ کا نام یعنی بِسْمِ اللّٰهِ۔

---

❶ صحيح ابن خزيمه: ١/ ٢٣١۔ سنن ابن ماجه، رقم:٧٧٢۔ امام ابن خزیمہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، رقم: ٥٧٨۔

❸ مسند احمد: ٤١٨/٢۔ نتائج الأفكار: ٢٣٧/١۔ التلخيص: ٧٥/١۔ حافظ ابن حجر نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

سنن نسائی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((تَوَضَّئُوْا بِسْمِ اللّٰهِ.)) ❶

"بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھ کے تم وضو کرو۔"

وضو کے بعد

(۱)......وضو کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھے:

((أَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ، وَاجْعَلْنِىْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.))

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھ کو توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں میں سے بنادے۔"

فضیلت:......امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص وضوء کرتا ہے اور اچھی طرح کرتا ہے پھر یہ (مذکورہ بالا) کلمات کہتا ہے تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں وہ ان میں سے جس سے چاہے داخل ہو۔" ❷

مشکل الفاظ کے معانی:......أَشْهَدُ: میں گواہی دیتا ہوں۔اِجْعَلْنِيْ: مجھے بنادے۔

---

❶ سنن نسائی، کتاب الطهارة، رقم: ۷۸۔ محدث البانی نے اسے "صحيح الاسناد" قرار دیا ہے۔

❷ سنن ترمذی، کتاب الطهارة، رقم: ۵۵۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

اَلتَّوَّابِیْنَ: توبہ کرنے والے۔ اَلْمُتَطَهِّرِیْنَ: پاکیزگی اختیار کرنے والے۔

۲: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ.)) [1]

''اے اللہ! تو اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں۔''

فضیلت:...... سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص وضو سے فراغت کے بعد یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ یہ کلمات دستاویز پر رقم کر کے اس کے آخر میں مہر ثبت کر دیتا ہے، پھر اس دستاویز کو عرش کے نیچے رکھ دیتا ہے جو (مہر) روز قیامت تک ٹوٹ نہیں سکتی۔

نماز شروع کرنے کے اذکار

① اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ)) [2]

''اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دُوری ڈال دے، جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دُوری ڈالی ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے، جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے

[1] السنن الکبری للنسائی، رقم: ۹۹۰۹۔ کتاب الدعا للطبرانی، رقم: ۳۸۸۔ صحیح الجامع الصغیر، رقم: ٦٠٤٦۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷٤٤۔ صحیح مسلم ، کتاب المساجد، رقم: ١٣٥٤۔

صاف کیا جاتا ہے۔اے اللہ! میرے گناہوں کو برف، پانی اور اولوں کے ساتھ دھوڈال۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... بَاعِدْ: دوری ڈال دے۔ نَقِّنِیْ: مجھے صاف کردے۔ اَلدَّنَسِ: میل کچیل۔ اَلْمَاءِ: پانی۔ اَلثَّلْجِ: اولے۔ اَلْبَرَدِ: برف۔

۲ ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ إِلٰهَ غَيْرُكَ.))[1]

''اے اللہ! تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف ہے، اور تیرا نام بابرکت ہے، اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... سُبْحَانَكَ: تو پاک ہے (ہر عیب سے اور ہر قسم کے شرک سے منزہ ہے)۔ تَعَالٰی: بلند ہے۔ جَدُّكَ: تیری شان (بزرگی)

۳ ((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَاشَرِيْكَ لَهٗ، وَبِذَالِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ.))

''میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف متوجہ کرلیا کہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا، یک طرفہ مسلمان ہوکر اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ یقیناً میری نماز اور میری ساری عبادت میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ خالص اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے، اس کا کوئی

---

[1] سنن ترمذی، کتاب مواقیت الصلاۃ، رقم: ۲۴۲۔ سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوٰة والسنة فیها، رقم: ۸۰۴۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے۔ تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف ہے۔''

نوٹ:...... محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ دُعا رسول اللہ ﷺ نفل نمازوں کے استفتاح کے وقت پڑھا کرتے تھے۔ [1]

مشکل الفاظ کے معانی:...... وَجَّهْتُ: میں نے متوجہ کیا۔ وَجْهِيْ: اپنا رُخ (چہرہ)۔ حَنِيْفًا: یک طرفہ ہوکر۔ صَلَاتِيْ: میری نماز۔ نُسُكِيْ: میری ساری عبادت۔ مَحْيَايَ: میرا جینا۔ مَمَاتِيْ: میرا مرنا۔

نمازِ تہجد کی دُعائے استفتاح

﴿۱﴾ ((اَللّٰهُمَّ! رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ، فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ، اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ، اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ.)) [2]

''اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! غائب اور ظاہر کو جاننے والے! اپنے بندوں کے درمیان تو ہی اس چیز کا فیصلہ کرے گا جس میں وہ جھگڑتے تھے۔ (اے اللہ!) حق کی جن باتوں میں اختلاف واقع ہوا ہے اپنے اذن سے مجھے حق کی ہدایت دے دے، یقیناً تو

[1] سنن نسائی، کتاب الافتتاح، رقم: ۸۹۸۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
[2] صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین، رقم: ۱۸۱۱۔

جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔''

قنوت وتر کی دُعا

سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وتروں میں پڑھنے کے لیے یہ دعا قنوت سکھائی:

((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ، وَ عَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَ تَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَآ اَعْطَيْتَ، وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ، وَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ.)) [1]

''اے اللہ! تو نے جن لوگوں کو ہدایت دی ہے مجھے بھی (ان کی طرح) ہدایت دے، اور جن کو تو نے عافیت بخشی ہے مجھے بھی عافیت بخش دے، اور جن کا تو خود والی بنا ہے (ان کی طرح) میرا والی بن جا، اور تو نے جو کچھ مجھے عطا کیا ہے اُسے میرے لیے بابرکت بنا دے، اور تو جو فیصلے کرتا ہے اُن کے شر سے مجھے بچا لے۔ بے شک تو فیصلے کرتا ہے اور تیرے خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہوسکتا۔ جس کا تو دوست بن جائے، وہ کبھی رسوا نہیں ہوتا اور جس سے تو دشمنی رکھے وہ کبھی عزت حاصل نہیں کرسکتا۔ اے پروردگار! تیری ذات بابرکت اور بلند ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اِهْدِنِيْ: مجھے ہدایت دے۔ عَافِنِيْ: مجھے عافیت بخش دے۔ تَوَلَّنِيْ: میرا والی بن جا۔ قِنِيْ: مجھے بچا لے۔ لَا يُقْضٰى: کوئی فیصلہ نہیں ہوسکتا۔ لَا يَذِلُّ: وہ کبھی رسوا نہیں ہوتا۔ وَالَيْتَ: تو دوست بن جائے۔ لَا يَعِزُّ: وہ کبھی عزت

[1] سنن ترمذی، کتاب الوتر، رقم: ٤٦٤۔ سنن ابن ماجه، کتاب الصلوٰة، رقم: ١١٧٨۔ ارواء الغليل: ١٧٢/٢۔ سنن ابوداؤد، باب القنوت فی الوتر، رقم: ١٤٢٥۔ سنن الكبرىٰ للبيهقى: ٢/٢٩٠۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے " صحيح " کہا ہے۔

حاصل نہیں کر سکتا۔ عَادَیْتَ: تو دشمنی رکھے۔ تَعَالَیْتَ: تو بلند ہے۔

وتر کے بعد کی دُعا

عبدالرحمن بن ابزٰی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب (نمازِ وتر) سے سلام پھیرتے تو تین دفعہ (یہ) دُعا پڑھتے:

((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ.))

''پاک ہے بادشاہ انتہائی پاکیزگی والا۔''

نوٹ:......اور تیسری بار آواز کو بلند فرماتے۔ [1]

رکوع کی دُعائیں

(i) ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ.)) [کم از کم تین مرتبہ] [2]

''میرا رب پاک ہے، اور عظمت والا ہے۔''

(ii) سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ رکوع میں یہ دعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ، وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ.)) [3]

''اے اللہ! میں تیرے ہی لیے جھکا ہوں، تجھ ہی پر ایمان لایا اور تیرا ہی اطاعت گزار ہوا۔ تیرے ہی لیے ڈر کر میرے کان، آنکھیں، میرا دماغ، میری ہڈیاں اور میرے پٹھے عاجز ہو گئے ہیں۔''

---

[1] سنن نسائی، کتاب قیام اللیل و تطوع النهار، رقم: ۱۷۵۰۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن ترمذی، کتاب الصلوٰة، رقم: ۲۶۱، ۲۶۲۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

[3] صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، رقم: ۱۸۱۲۔

مشکل الفاظ کے معانی:...... خَشَعَ: عاجزی کا اظہار کیا۔ مُخِّيْ: میرا دماغ۔ عَظْمِيْ: میری ہڈیاں۔ عَصْبِيْ: میرے پٹھے۔

(iii) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے رکوع میں اکثر کہتے تھے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ.)) ❶

''اے اللہ! تو پاک ہے، اے ہمارے پروردگار! ہم تیری حمد بیان کرتے ہیں، اے اللہ! مجھے بخش دے۔''

(iv) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں فرماتے تھے:

((سُبُّوْحٌ، قُدُّوْسٌ، رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ.)) ❷

''بہت پاکیزگی والا، نہایت مقدس ہے تمام فرشتوں اور روح (جبریل علیہ السلام) کا رب۔''

(v) سیّدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع میں کہتے تھے:

((سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ.)) ❸

''پاک ہے وہ اللہ جو بڑی طاقت اور بادشاہی والا ہے، وہ بہت بڑائی والا اور صاحب عظمت ہے۔''

(vi) حبیب کبریا ﷺ رکوع میں ارشاد فرماتے:

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ٧٩٤، ٨١٧۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ٤٨٤.

❷ صحیح مسلم، کتاب الصلوٰة، رقم: ٤٨٧۔

❸ صحیح سنن ابو داؤد: ١/ ٢٤٧، رقم: ٨٧٣۔

((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.)) ❶

''اے اللہ! تیرے ہی لیے پاکی اور تعریف ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔''

(vii) رسول اللہ ﷺ رکوع وسجود میں تین دفعہ پڑھتے تھے:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ.)) ❷

''اللہ ہر قسم کی شراکت اور ہر عیب سے پاک ہے، ہم اس کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں۔''

رکوع سے سر اُٹھانے کی دُعا

((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ.)) ❸

''اللہ تعالیٰ نے اُس (شخص کی) بات سن لی، جس نے اس کی حمد بیان کی۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... سَمِعَ: اس نے سن لی۔ حَمِدَ: جس نے حمد بیان کی۔ ہٗ: اس کی۔

رکوع کے بعد قیام کے اذکار

① ((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ.))

''اے ہمارے پالنہار! تیرے لیے ہی سب تعریفیں ہیں۔''

ایک روایت کے الفاظ اس طرح ہیں:

((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.))

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ٤٥٨.

❷ سنن ابوداؤد، باب مقدار الركوع والسجود، رقم:٨٨٥۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ صحیح بخاری، کتاب الاذان، رقم: ٧٨٩.

اور ایک روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ.)) ❶

''اے اللہ! تو ہی ہمارا پالنہار ہے، اور تیرے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں۔''

فضیلت:... سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امام کہے ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) تو تم ((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) کہو، کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ مل گیا، اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔'' ❷

﴿۲﴾ ((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيْرًا، طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ.))

''اے ہمارے پالنہار! تیرے لیے ہی پاکیزہ، بابرکت اور بہت (ہی) زیادہ تعریف ہے۔''

فضیلت:... اس کلمہ کے کہنے پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ ان کلمات کے لکھنے میں وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے تھے۔ (اس سے ان کلمات کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔) ❸

مشکل الفاظ کے معانی:...... طَيِّبًا: پاکیزہ۔ مُبَارَكًا: بابرکت۔

﴿۳﴾ ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءُ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الاذان، رقم: ۷۸۹، ۷۹۵.

❷ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷۹٦۔

❸ صحیح بخاری، کتاب الاذان، رقم: ۷۹۹.

مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.)) [1]

''اے ہمارے پالنہار! تیرے لیے ہی ہر قسم کی تعریف ہے، اتنی کہ اس سے آسمان وزمین بھر جائیں۔ اور ہر وہ چیز بھر جائے جسے تو چاہے، پس تو ہی تعریف اور انتہائی بزرگی کے لائق ہے، سب سے سچی بات جو تیرے بندے نے کہی ہے (وہ یہ ہے کہ) ہم سب کے سب تیرے بندے (غلام) ہیں۔ اے اللہ! جو کچھ تو عطا کرے اُسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جو کچھ تو روک لے اسے عطا کرنے والا کوئی نہیں، اور کسی صاحبِ حیثیت کو اس کی حیثیت تیرے ہاں کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی۔''

مشکل الفاظ کے معانی:......مِلْءُ: بھر جائیں۔اَلْمَجْدِ: بزرگی۔ لا مَانِعَ: کوئی روکنے والا نہیں۔ لَا مُعْطِيَ: عطا کرنے والا کوئی نہیں۔ لَا يَنْفَعُ: کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی۔ ذَا: صاحب۔ اَلْجَدُّ: حیثیت۔

سجدہ کی فضیلت

سجدہ انسان کو رب تعالیٰ کے قریب کر دیتا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ ﴾ (العلق:١٩)

''اور اپنے رب کے سامنے سجدہ کیجیے، اور اس کا قرب حاصل کیجیے۔''

※: سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول رب العالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً بندہ حالت سجدہ میں اپنے رب سے بہت قریب ہوتا ہے۔ پس سجدے میں زیادہ سے زیادہ دعا کرو۔'' [2]

※: مزید نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ سجدے میں کوشش وجستجو سے دعا مانگا کرو

[1] صحيح مسلم، كتاب الصلوٰة، رقم: ١٠٧١.
[2] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم: ٤٨٢.

کیونکہ وہ اس لائق ہے کہ تمہاری دعا قبول کر لی جائے۔ ❶

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''کہ سجدوں میں کثرت سے دعا مانگنے کا حکم ہر قسم کی حاجت کو کثرت سے طلب کرنے کی ترغیب پر مشتمل ہے۔'' ❷

❁: سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: ''آپ مجھے ایسا حکم دیں کہ میں اسی کا ہو کر رہ جاؤں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جان لے کہ تو جب بھی اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرتا ہے وہ تجھے ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس سجدے کی وجہ سے تیرا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔'' ❸

❁: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب آدم کا بیٹا سجدے کی آیت تلاوت کرتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان اس سے دور ہو کر رونا شروع کر دیتا ہے، اور کہتا ہے، مجھے افسوس ہے کہ آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اس نے سجدہ کیا، اس کے لیے جنت ہے۔ مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا، میں نے انکار کیا، میرے لیے جہنم ہے۔'' ❹

❁: سیّدنا ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رات گزارتا تھا، آپ کے لیے وضوء کا پانی اور آپ کی دیگر ضرورت مسواک وغیرہ لاتا تھا۔ ایک رات آپ نے مجھے ارشاد فرمایا: ''کچھ دین و دنیا کی بھلائی مانگو۔ میں نے کہا: جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس کے علاوہ کوئی اور چیز؟ میں نے کہا: اور کچھ

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ٤٧٩.

❷ فتح الباری: ٢/ ٣٠٠۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: ٨١.

❹ مسند احمد: ٥/ ٢٤٨، ٢٤٩۔ سلسلة الصحیحة، رقم: ١٤٨٨۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: ٢٤٤.

نہیں چاہیے! پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ''پس اپنی ذات کے لیے سجدوں کی کثرت سے میری مدد کرو۔'' ❶

سجدہ کے اذکار

❶ ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى.)) [کم از کم تین مرتبہ] ❷

''میرا رب پاک ہے، اور سب سے بلند و بالا ہے۔''

❷ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسولِ کریم ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں کثرت سے یہ دعا پڑھتے تھے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ.)) ❸

''اے اللہ! تو پاک ہے، اے ہمارے پروردگار! ہم تیری حمد بیان کرتے ہیں، اے اللہ! مجھے بخش دے۔''

❸ سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرورِ کائنات ﷺ جب سجدے میں جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ.)) ❹

''اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا، تجھ پر ہی ایمان لایا اور میں تیرا ہی

❶ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه، رقم: ٤٨٩.

❷ سنن ترمذی، کتاب الصلوٰة، رقم: ٢٦١ و ٢٦٢۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❸ صحيح بخاری، كتاب الأذان، رقم: ٧٩٤، ٨١٧۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم: ٤٨٤۔

❹ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، رقم: ١٨١٢.

فرماں بردار بنا، میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا فرمایا اور اس کی صورت بنائی۔ اس نے اس کی سماعت اور اس کی نظر کو کھولا ہے۔ وہ اللہ نہایت بابرکت ہے کہ جو بہترین تخلیق کرنے والا ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... صَوَّرَهٗ: اس کی صورت بنائی۔ شَقَّ: اس نے کھولا۔

◆ ۴ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سجدے میں یہ دعا پڑھتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ، دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ، وَأَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ.)) ❶

''اے اللہ! میرے چھوٹے اور بڑے، پہلے اور پچھلے ظاہر اور پوشیدہ سب کے سب گناہ معاف کردے۔''

نوٹ:......فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا: اگر کوئی شخص صدق دل سے یہ دعا پڑھے، اور اس کی نیت یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ میرے صغیرہ اور کبیرہ گناہ معاف کردے تو اللہ عزوجل اس کے صغیرہ وکبیرہ گناہ معاف کردے گا، حدیث مبارکہ کے الفاظ اس پر واضح دال ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی:...... دِقَّهٗ: چھوٹے۔ جِلَّهٗ: بڑے۔ عَلَانِيَتَهٗ: ظاہر۔ سِرَّهٗ: پوشیدہ۔

◆ ۵ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی آخر الزماں، سردارِ دو جہاں ﷺ نمازِ تہجد کے سجدوں میں پڑھتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ ، أَنْتَ

❶ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم : ١٠٨٤۔

كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ.)) ❶

''اے اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے تیرے غصے سے، تیری معافی کے ذریعے تیری سزا سے، اور میں تیری ذاتِ اقدس کے ساتھ تیری ذات کی پناہ چاہتا ہوں کہ تو کہیں ناراض نہ ہو جائے میں تیری تعریف کو شمار نہیں کر سکتا، تو ویسا ہی ہے جس طرح تو نے اپنی تعریف وثناء خود فرمائی ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... مُعَافَاتِكَ: تیری معافی۔ عُقُوْبَتِكَ: تیری سزا۔ لَا أُحْصِيْ: میں شمار نہیں کر سکتا۔ اَثْنَيْتَ: تو نے تعریف وثناء بیان کی۔

❻ ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ.)) ❷

''اے اللہ! تو پاک ہے، ہمارے رب! ہر قسم کی تعریف کے لائق تو ہی ہے۔ اے اللہ! مجھے بخش دے، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔''

❼ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ.)) ❸

''اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے، جو میں چھپ چھپ کر یا سرعام کرتا ہوں۔''

❽ ((سُبْحَانَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.)) ❹

''اے اللہ! تو ہر عیب اور شراکت سے پاک ہے، اور اپنی حمد وثناء کے ساتھ بہت زیادہ بزرگی اور شان والا ہے، صرف تو ہی معبود برحق ہے۔''

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم: ١٠٩٠۔

❷ مسند أحمد، رقم:٣٦٨٣، ٣٧٤٥۔ سلسلة الصحيحة، رقم:٢٠٨٤۔

❸ مصنف ابن ابى شيبة:١١٢/١٢۔ مستدرك حاكم: ٢٢١/١۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے اور ذہبی نے اس پر ان کی موافقت کی ہے۔

❹ صحيح مسلم، كتاب الصلوٰة، رقم: ٤٨٥۔ مسند ابو عوانة:١٦٩/٢۔ مسند احمد:١٥١/٦۔ صفة صلاة النبى صلى الله عليه وسلم للألبانى، ص: ١٤٧۔

❾ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجود میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ، وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ.)) ❶

''اے اللہ! تو پاک ہے، ہر شراکت اور عیب سے، اور ہر قسم کی تعریف تیری ہے، میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔''

❿ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ احمد مجتبیٰ ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں یہ کہتے تھے:

((سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوْحِ.)) ❷

''بہت پاکیزگی والا، نہایت مقدس ہے تمام فرشتوں اور روح یعنی جبریل کا رب۔''

⓫ رسول اللہ ﷺ رکوع و سجود میں تین دفعہ یہ دعا پڑھتے تھے:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ.)) ❸

''اللہ شراکت اور ہر عیب سے، پاک ہے ہم اس کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں۔''

⓬ ((رَبِّ اغْفِرْلِیْ خَطِيْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَإِسْرَافِیْ فِیْ أَمْرِیْ كُلِّهٖ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطَايَایَ وَعَمْدِیْ وَجَهْلِیْ وَهَزْلِیْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ

---

❶ معجم کبیر للطبرانی: ۱/۷۲۔ سلسلة الصحیحة، رقم: ۲۰۴.

❷ صحیح مسلم، کتاب الصلوٰة، رقم: ۸۴۷۔

❸ سنن ابوداؤد، باب مقدار الرکوع والسجود، رقم: ۸۸۵۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.)) ❶

''میرے رب! میری خطا، میری نادانی اور تمام معاملات میں میرے حد سے تجاوز کرنے میں میری مغفرت فرما، اور وہ گناہ بھی جن کو تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت کر، میری خطاؤں میں، میرے بالارادہ اور بلا ارادہ کاموں اور میرے ہنسی مزاح کے کاموں میں اور یہ سب میری ہی طرف سے ہیں۔ اے اللہ! میری مغفرت کر ان کاموں میں جو میں کر چکا ہوں اور جو کروں گا اور جنھیں میں نے چھپا کر کیا ہے اور جنھیں میں نے ظاہر کیا ہے، تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے اور تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔''

⑬ ((سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ.)) ❷

''اے اللہ! بڑے جبر، بڑی مملکت اور عظمت و کبریائی والے، تو انتہائی پاک ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَلْجَبَرُوْتِ: جبر۔ اَلْمَلَكُوْتِ: مملکت۔ اَلْكِبْرِيَاءِ: کبریائی۔ اَلْعَظْمَةِ: عظمت (بڑائی)۔

⑭ ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ.)) ❸

''سب سے بلند رب پاک ہے، اور سب تعریف اُس کی ہے۔''

⑮ محسن انسانیت ﷺ سجدے میں فرماتے:

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم:٦٣٩٨، ٦٣٩٩۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم:٢٧١٩۔ زاد المعاد: ١ /٢٢٦۔٢٢٧۔

❷ سنن ابوداؤد، کتاب الصلوٰة، رقم : ٨٧٣۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ سنن ابو داؤد، ابواب الرکوع والسجود، رقم: ٨٧٠۔ صحیح مسلم، رقم: ٤٨٤۔

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا، وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا، وَعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا، وَعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا، وَفَوْقِيْ نُوْرًا، وَتَحْتِيْ نُوْرًا، وَأَمَامِيْ نُوْرًا، وَخَلْفِيْ نُوْرًا، وَعَظِّمْ لِيْ نُوْرًا.)) [1]

''اے اللہ! میرے دل، میری بصارت اور سماعت کو منور فرما، میرے دائیں بائیں، اوپر نیچے، سامنے اور پیچھے ہر طرف نور پھیلا دے، اور میری روشنی کو بڑھا دے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... تَحْتِيْ: میرے نیچے۔ فَوْقِيْ: میرے اوپر۔ يَمِيْنِيْ: میرے دائیں۔ يَسَارِيْ: میرے بائیں۔ اَمَامِيْ: میرے سامنے۔ خَلْفِيْ: میرے پیچھے۔

⓬ ((سَجَدَ لَكَ سَوَادِيْ وَخِيَالِيْ، وَآمَنَ بِكَ فُؤَادِيْ، أَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ.)) [2]

''اے میرے پروردگار! میرا جسم اور دل تجھے سجدہ کرتا ہے، میرا دل تجھ پر ایمان لایا اور میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہوں۔''

جلسۂ استراحت کے اذکار

① ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَعَافِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ، وَارْفَعْنِي.)) [3]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الدعاء في صلاۃ اللیل وقیامه، رقم: ۷٦۳۔

[2] مجمع الزوائد : ۱۲۷/۲۔ علامہ ہیثمی نے اس کے رجال کو ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

[3] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ۲٦۹٦۔ سنن ابو داؤد، کتاب الصلوة، رقم: ۸۰۔ سنن ترمذی ، کتاب الصلوة ، رقم : ۲۸٤۔ سنن ابن ماجه کتاب الصلوة، رقم: ۸۹۸۔ صحیح الکلم الطیب، رقم:۸۲۔

''اے اللہ! میری بخشش فرما، مجھ پر رحم فرما، میری رہنمائی فرما، مجھے عافیت عطا فرما، مجھے رزق عطا فرما، میرے نقصان کو پورا کر اور مجھے بلندی عطا فرما۔''

مشکل الفاظ کے معانی:......اِغْفِرْلِيْ: میری بخشش فرما۔اِرْحَمْنِيْ: مجھ پر رحم فرما۔ اِهْدِنِيْ: میری رہنمائی فرما۔ عَافِنِيْ: مجھے عافیت دے۔اُجْبُرْنِيْ: میرا نقصان پورا کر۔ اِرْفَعْنِيْ: مجھے بلندی عطا فرما۔

۲ سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے:

((رَبِّ اغْفِرْلِيْ، رَبِّ اغْفِرْلِيْ.)) [1]

''اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے، اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے۔''

سجدۂ تلاوت کی دعا

((سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ.)) [2]

''میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا کہ جس نے اسے پیدا کیا، اور اسی نے طاقت وقوت سے اس کے کانوں اور آنکھوں کے شگاف بنائے، پس اللہ تعالیٰ بابرکت اور سب سے بہتر بنانے والا ہے۔''

تشہد

((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ

---

[1] مسند احمد: ٣١٣٠/٦۔ مستدرك حاكم: ٢٢٠/١۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
[2] سنن نسائی، کتاب التطبیق، رقم: ١٠٧٠۔علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.)) ❶

''میری تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، سلام ہو تجھ پر اے نبیؐ! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَلتَّحِيَّاتُ: قولی عبادتیں۔ اَلصَّلَوٰتُ: بدنی عبادتیں۔ اَلطَّيِّبَاتُ: مالی عبادتیں۔ اَيُّهَا: اے۔ عَلَيْنَا: ہم پر۔

تشہد کے بعد نبی اکرم ﷺ پر دُرود

[ا] ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.)) ❷

''اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد (ﷺ) اور ان کی آل پر جیسا کہ تو نے سیدنا ابراہیم (علیہ السلام) اور اُن کی آل پر رحمت نازل فرمائی، یقیناً تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور اُن کی آل پر، جیسا کہ تو نے ابراہیم (علیہ السلام) پر اور اُن کی آل پر برکت نازل فرمائی، یقیناً تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔''

---

❶ صحيح بخارى، كتاب العمل، فى الصلوٰة، رقم : ١٢٠٢۔ صحيح مسلم، رقم: ٤٠٢.

❷ صحيح بخارى' كتاب احاديث الأنبياء رقم: ٣٣٧٠۔

[۲]...... اور سیّدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.)) [1]

''اے اللہ! محمد ﷺ پر اور آپ کی ازواج مطہرات اور آپ کی اولاد پر درود نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم پر درود بھیجا، اور محمد ﷺ پر اور آپ کی ازواج مطہرات اور آپ کی اولاد پر برکتیں نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم پر برکتیں نازل کیں، بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔''

[۳]...... سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہم نے سوال کیا، اے اللہ کے رسول، یہ سلام تو آپ پر ہو گیا، ہم آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ.)) [2]

''اے اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جیسے کہ ابراہیم علیہ السلام پر تو نے رحمت نازل فرمائی، محمد ﷺ اور ان کی آل پر اس طرح برکتیں نازل فرما جیسے کہ تو نے ابراہیم اور ان کی آل پر نازل فرمائیں۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبى بعد التشهد، رقم: ٩١١.
[2] صحيح بخارى، كتاب الدعوات، باب صلاة على النبى ﷺ، رقم: ٦٣٥٨.

دُرودشریف پڑھنے کی فضیلت

نبی کریم ﷺ آسمان وزمین دونوں جگہ لائق صد احترام ہیں۔آسمان میں اللہ تعالیٰ اور فرشتے ان پر درود بھیجتے ہیں اور زمین میں تمام اہل ایمان سے مطلوب ہے کہ ان پر درود وسلام بھیجتے رہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ ﴾ (الاحزاب: ٥٦)

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی اُن ﷺ پر درود وسلام بھیجو۔''

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرمائے گا، دس گناہ معاف کرے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔'' [1]

سلام پھیرنے سے پہلے کے اذکار

⌘ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ.)) [2]

''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے، فتنہ مسیح الدجال سے اور فتنہ موت وحیات سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں۔اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ کا

[1] صحيح سنن نسائی، رقم: ١٢٣۔

[2] صحيح بخاری، كتاب الاذان، رقم: ٨٣٢۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، رقم: ١٣٢٥ و ١٣٣٣۔

طلب گار رہوں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَلْمَاْثَمِ: گناہ۔ اَلْمَغْرَمِ: قرض اور چٹی۔

۲۔ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ، فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.)) ❶

''اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے، اور تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں، اور تو مجھے اپنی خاص بخشش سے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو بڑا بخشنہار، رحم کرنے والا ہے۔''

۳۔ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.)) ❷

''اے اللہ! مجھے بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور جو پیچھے کیا۔ جو میں نے چھپ کر کیا اور جو میں نے علانیہ کیا۔ اور جو میں نے زیادتی کی اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے۔ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَسْرَرْتُ: جو میں نے چھپ کر کیا۔ اَعْلَنْتُ: جو میں نے علانیہ کیا۔ اَسْرَفْتُ: جو میں نے زیادتی کی۔

❶ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، رقم:١٨١٢۔

❷ صحيح بخارى، كتاب الاذان، رقم: ٨٣٤۔ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعا ، رقم: ٦٨٦٩۔ سنن ترمذى ،كتاب الدعوات، رقم:٣٠٣١۔ سنن نسائى، كتاب السهو، رقم: ١٣٠٣۔

۴ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرُدَّ اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.)) ❶

''اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور اس بات سے (بھی) تیری پناہ چاہتا ہوں کہ نکمّی عمر کی طرف لوٹایا جاؤں، (نیز) میں دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَلْجُبْنِ: بزدلی۔ اَرْذَلِ الْعُمُرِ: نکمّی عمر۔

۵ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ.)) ❷

''اے اللہ! جو کام میں نے کیا اور جو نہیں کیا اُن (دونوں) کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

۶ ((اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا.)) ❸

''اے اللہ! میرے ساتھ حساب کا معاملہ آسان کرنا۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... حَاسِبْنِيْ: میرے ساتھ حساب کا معاملہ کر۔ يَسِيْرًا: آسانی۔

۷ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ، بِأَنَّكَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَلِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.))

❶ صحيح بخاري، كتاب الدعوات، رقم ٦٣٧٠۔
❷ سنن نسائي، كتاب الاستعاذه، رقم: ٥٥٢٣۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
❸ مستدرك حاكم۔ امام حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے، اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی موافقت کی ہے۔

''اے اللہ! بلاشبہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ کہ تو واحد، اکیلا اور بے نیاز ذات ہے، تو کسی کا باپ نہیں اور نہ تو کسی کا جنا ہوا ہے، اور تو وہ ہستی ہے کہ اس کا برابری کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ تو میرے سب کے سب گناہ معاف کردے، یقیناً تو ہی بخشنے والا، بے حد مہربان ہے۔''

فضیلت:...... نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو تشہد میں یہ دعا مانگتے سنا تو تین مرتبہ ارشاد فرمایا: ''قَدْ غُفِرَ لَهُ'' ''اس کے گناہ بخش دیے گئے۔''[1]

۸ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ایک شخص سے پوچھا: ''تم نماز میں کیا کہتے ہو؟'' اس نے کہا: میں تشہد پڑھتا ہوں پھر یوں کہتا ہوں:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ.))

''اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں۔''

پس منظر و پیش منظر:...... اور میں آپ ﷺ کی اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی گنگناہٹ کو اچھی طرح نہیں سمجھتا (یعنی آپ ﷺ اور معاذ رضی اللہ عنہ کیا دعا مانگتے ہیں؟ آواز تو سنتا ہوں، لیکن واضح الفاظ سمجھ میں نہیں آتے۔) تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہم بھی ان (جنت اور دوزخ) کے گرد ہی گنگناتے ہیں۔'' (یعنی جنت کا سوال اور دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔)[2]

۹ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سیدنا ابو عیاش زید بن صامت زرقی رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ نماز ادا کر رہے تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے:

---

[1] سنن نسائی، کتاب السهو، رقم: ۱۳۰۲۔ سنن أبوداؤد، رقم: ۹۸۵۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن ابو داؤد، کتاب الصلاة، رقم: ۷۹۲۔ صحیح ابن خزیمة، رقم: ۷۹۳۔ صحیح ابن حبان، رقم: ۵۱٤۔ ابن خزیمہ، ابن حبان اور محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

((اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، يَا مَنَّانُ! يَا بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ! يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.))

''اے اللہ! میں تجھ سے اس وجہ سے سوال کرتا ہوں کہ تیرے لیے تعریف ہے، تو ہی معبودِ برحق ہے، اے احسان کرنے والے! اے آسمانوں اور زمین کے مُوجِد! اے جلال واکرام والے!''

فضیلت: ...... آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کو ایسے اسمِ اعظم کے ساتھ پکارا کہ جب اس کے واسطے سے اس کو پکارا جائے تو وہ قبول کرتا ہے اور جب اس سے سوال کیا جائے تو وہ عطا کرتا ہے۔ [1]

⌘ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي، وَإِذَا أَرَدْتَّ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ، وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلٰى حُبِّكَ.))

''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے نیکیوں کے کرنے، برائیوں کو چھوڑنے، مساکین سے محبت کرنے اور مجھے بخشنے اور مجھ پر رحم کرنے کا سوال کرتا ہوں، جب تو کسی قسم میں فتنہ نازل کرنا چاہے تو مجھے وفات دے دے، اس حال میں کہ میں اس فتنے سے بچا ہوا ہوں، میں تجھ سے تیری محبت کا، تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت کا اور تیری محبت کے قریب کر دینے والے عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں۔''

فضیلت: ...... پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس دعا کے کلمات حق ہیں، اس کو سیکھو اور

[1] المستدرك للحاكم: ١/٥٠٤، مسند احمد: ١٣٧٩٨۔ امام حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اس کی تعلیم حاصل کرو۔ ❶

﴿۱۱۱﴾ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے تھے:

((رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدٰى إِلَيَّ، وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ، رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّارًا، لَكَ ذَكَّارًا، لَكَ رَهَّابًا، لَكَ مِطْوَاعًا، إِلَيْكَ مُخْبِتًا، لَكَ أَوَّاهًا مُنِيبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حُوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ قَلْبِي.)) ❷

''اے میرے ربّ! میری مدد فرما، میرے خلاف مدد نہ کر، میری تائید کر، میرے خلاف تائید نہ کر، میرے حق میں تدبیر کر، میرے خلاف تدبیر نہ کر، مجھے ہدایت دے، میرے لیے ہدایت کو آسان کر دے، مجھ پر سرکشی کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما، اے میرے ربّ! مجھے بنا دے تیرا زیادہ شکر کرنے والا، تیرا زیادہ ذکر کرنے والا، تجھ سے زیادہ ڈرانے والا، تیری زیادہ اطاعت کرنے والا، تیری طرف عاجزی کرنے والا، تیرے لیے زیادہ آہ وزاری کرنے والا اور تیری طرف رجوع کرنے والا، اے میرے ربّ! میری توبہ قبول فرما، میرا گناہ دھو ڈال، میری دعا قبول کر، میری دلیل کو ثابت کر دینا، میری زبان کو درستگی پر رکھنا اور میرے دل سے کینہ اور حسد نکال دے۔''

﴿۱۱۲﴾ یحییٰ بن حسان سے مروی ہے کہ بنو کنانہ کے ایک آدمی نے کہا: میں نے فتح مکہ والے سال رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھی اور آپ ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

❶ صحیح: سنن الترمذی: ۳۲۳۵، مسند احمد: ۲۲۱۰۹.

❷ سنن ابوداؤد: ۱۵۱۱، سنن ابن ماجه: ۳۸۳۰، سنن الترمذی: ۳۵۵۱، مسند احمد: ۱۹۹۷۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

((اَللّٰهُمَّ لَا تُخْزِنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.)) ❶

''اے اللہ! روزِ قیامت مجھے رسوا نہ کرنا۔''

صفوں کو درست کرانے کا وظیفہ

((سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ.)) ❷

''صفوں کو برابر کرو، کیونکہ صفوں کو برابر کرنا نماز کی تکمیل کا باعث ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... سَوُّوْا: برابر کرو۔ تَمَامِ: تکمیل۔

نماز کے بعد کے اذکار

- ❶ ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ)) (بآواز بلند) ❸
- ❷ ((أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ)) (تین مرتبہ)
- ❸ ((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.)) ❹

''اے اللہ! تو ''سلام'' ہے اور تجھی سے سلامتی ہے۔ اے بزرگی اور عزت والے! تو بابرکت ذات ہے۔''

- ❹ ((رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ.)) ❺

---

❶ المعجم الكبير: ٢٥٢٤، مسند احمد: ١٨٠٥٦۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم:٤٣٣۔ صحيح بخارى، كتاب الأذان، رقم: ٧٢٣، واللفظ لمسلم.

❸ صحيح بخارى، كتاب الأذان، رقم: ٨٤١، ٨٤٢۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، رقم: ٥٨٣۔

❹ صحيح مسلم، كتاب المساجد، رقم: ١٣٣٤۔ سنن ابى داؤد، كتاب الصلوة، رقم: ١٥١٣۔ سنن ترمذى، كتاب الصلوة، رقم:٣٠٠۔ سنن نسائى، كتاب السهو، رقم: ١٣٣٨۔

❺ صحيح مسلم، كتاب صلوة المسافرين، رقم: ١٦٤٢۔

''اے میرے پروردگار! مجھے اس دن کے (اپنے) عذاب سے بچانا کہ جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اور اکٹھا کرے گا۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... قِنِيْ: مجھے بچانا۔ عَذَابَكَ: اپنے عذاب سے۔ تَبْعَثُ: تو اٹھائے گا۔ تَجْمَعُ: تو اکٹھا کرے گا۔

❺ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.)) [1]

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اس کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف بھی، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! جسے تو عطا کر دے، اسے کوئی منع کرنے والا نہیں اور جسے تو روک دے، اُسے کوئی عطا کرنے والا نہیں۔ اور کسی مالدار کو اُس کے مال و دولت تیری بارگاہ میں نفع نہیں پہنچا سکیں گے۔''

❻ ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ.))

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کی ملکیت ہے اور اسی کی تعریف، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے،

[1] صحیح بخاری، کتاب الاذان، رقم: ٨٤٤۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: ١٣٤٢۔

نصرت الٰہی کے بغیر، (کسی میں برائی سے) بچنے کی ہمت ہے اور نہ (نیکی کرنے کی) قوت، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ (اے اللہ!) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اسی اللہ ہی کی طرف سے انعام اور فضل ہے، اور اسی کے لیے بہترین مدح وثنا، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، ہم اپنی بندگی خالص اسی کے لیے کرنے والے ہیں اگرچہ کفار کو برا ہی کیوں نہ لگے۔''

نوٹ: ......سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز سے فارغ ہوتے تو باآواز بلند یہ کلمات ادا فرماتے۔ [1]

◆ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ)) (۳۳مرتبہ)

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) (۳۳مرتبہ)

((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) (۳۳مرتبہ)

اور ((لَآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.)) (ایک مرتبہ)

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ملکیت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے۔''

فضیلت: ......سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز کے بعد (یہ) کہا تو اس کے سارے گناہ (خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں) معاف کر دیے گئے۔ [2]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب المساجد، رقم: ١٣٤٣۔ سنن ابی داؤد، كتاب الوتر، رقم: ١٠٦۔ سنن نسائی، كتاب السهو، رقم: ١٣٤٠۔

[2] صحيح مسلم، كتاب المساجد، رقم: ١٣٠٢۔

◆ ﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِـيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـــوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ ﴾ (البقرہ: ۲۵۵)

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ ہمیشہ سے زندہ ہے اور تمام کائنات کی تدبیر کرنے والا ہے، اسے نہ اُونگھ آتی ہے اور نہ نیند، آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے، سب اس کی ملکیت ہے، کون ہے؟ جو اُس کی جناب میں بغیر اُس کی اجازت کے کسی کے لیے شفاعت کرے، وہ تمام وہ کچھ جانتا ہے جو لوگوں کے سامنے اور اُن کے پیچھے ہے، اور لوگ اُس کے علم میں سے کسی بھی چیز کا احاطہ نہیں کرتے ہیں، سوائے اُتنی مقدار کے جتنی وہ چاہتا ہے، اس کی کرسی کی وسعت آسمانوں اور زمین کو شامل ہے، اور ان کی حفاظت اُس پر بھاری نہیں، وہی بلندی اور عظمت والا ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... سِنَةٌ: اونگھ۔ نَوْمٌ: نیند۔ يَشْفَعُ: سفارش کرے۔ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ: جو اُن کے سامنے ہے۔ مَا خَلْفَهُمْ: جو ان کے پیچھے ہے۔ لَا يُحِيْطُوْنَ: احاطہ نہیں کرتے ہیں۔ لَا يَؤُدُهٗ: اُس پر بھاری نہیں۔

فضیلت:...... ①: جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے، اُس کے جنت میں داخل ہونے کے درمیان صرف موت حائل ہے۔ [1]

---

[1] عمل اليوم والليلة ، لابن السنى ، رقم: ۱۲۱۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة ، رقم: ۹۷۲۔

⑦: سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی، وہ آئندہ نماز تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور ذمہ داری میں ہوتا ہے۔'' [1]

◆ ۹ ((اَللّٰهُمَّ! أَعِنِّيْ عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.)) [2]

''اے میرے پروردگار! اپنے ذکر، شکر اور خوبصورت عبادت کرنے میں میری مدد فرما۔''

مشکل الفاظ کے معانی:......أَعِنِّيْ: میری مدد فرما۔ حُسْنِ: خوبصورت۔

◆ ۱۰ سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے ہر نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم فرمایا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝﴾

''اے میرے نبی! آپ کہہ دیجیے! میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ تمام مخلوقات کے شر سے۔ اور رات کی بُرائی سے جب اس کی بھیانک تاریکی ہر جگہ داخل ہوجاتی ہے۔ اور ان جادوگر عورتوں سے جو دھاگے پر جادو پڑھ کر پھونکتی ہیں اور گرہیں ڈالتی ہیں۔ اور حاسد کے حسد سے جب وہ اپنا حسد ظاہر کرتا ہے۔''

---

[1] الترغيب والترهيب: ۲/ ۴۵۳۔ مجمع الزوائد : ۱/ ۱۰۹۔ علامہ منذری اور ہیثمی نے اس کی سند ''حسن'' قرار دیا ہے۔

[2] سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، رقم: ۱۰۲۲۔ عمل اليوم والليلة، رقم:۱۱۹۔ صحیح ابن حبان (موارد رقم: ۲۳۴۰)۔ صحيح ابن خزيمه : رقم: ۷۰۱۔ ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝﴾ ❶

''اے میرے نبی! آپ کہہ دیجئے میں انسانوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ انسانوں کے حقیقی بادشاہ کی پناہ میں۔ انسانوں کے تنہا معبود کی پناہ میں۔ وسوسہ پیدا کرنے والے، چھپ جانے والے شیطان کے شر سے۔ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ پیدا کرتا ہے۔ چاہے وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔''

⑪ ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَإِسْرَافِيْ فِيْ أَمْرِيْ كُلِّهِ، وَمَاأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطَايَايَ وَعَمْدِيْ وَجَهْلِيْ وَهَزْلِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.)) ❷

''اے میرے رب! میری خطاء، میری نادانی، اور میرے تمام معاملات میں حد سے تجاوز کر جانے میں میری مغفرت فرما۔ اور ان گناہوں کو بھی معاف فرما دے، جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! میری خطائیں مجھے معاف فرما دے۔ میرے بالارادہ اور بلا ارادہ کاموں میں، اور میرے ہنسی مزاح کے کاموں میں،

---

❶ سنن أبی داؤد، باب فی الإستغفار ، رقم: ۱۵۲۳۔ سنن نسائی، کتاب السهو، رقم : ۱۲۳۶۔ سنن ترمذی، رقم : ۲۹۰۳۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۲۵۳۔ امام حاکم اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم : ۶۳۹۹.

اور یہ سب میری ہی طرف سے ہوجاتے ہیں، مجھے معاف فرمادے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرمادے ان کاموں میں جو میں کر چکا ہوں، اور انہیں بھی جو میں آئندہ کروں گا، اور جن کاموں کو میں نے چھپایا، اور جن کو میں نے ظاہر کیا، ان سب کو معاف فرمادے۔ تو ہی ہر چیز سے مقدم اور تو ہی سب سے بعد میں رہے گا، اور تو ہی ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... جَهْلِيْ: میری نادانی۔ اِسْرَافِيْ: میرا حد سے تجاوز کرنا۔ هَزْلِيْ: میرے ہنسی مزاح۔

نمازِ فجر اور مغرب کے بعد کی دُعائیں

① ((اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ.)) [سات مرتبہ]

''اے اللہ! مجھے جہنم کی آگ سے بچالے۔''

فضیلت... جناب مسلم بن حارث تمیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے ان سے فرمایا: جب تم نمازِ مغرب سے فارغ ہو، تو سات مرتبہ یہ کلمات کہو۔ کیونکہ جب تم یہ کہو گے اور پھر اسی رات فوت ہوجاؤ گے، تو تمہارے لیے اس دوزخ کی آگ سے براءت لکھی جائے گی۔ اور جب تم صبح کی نماز پڑھو، تو اسی طرح کہو۔ اگر تم اس دن کے دوران فوت ہوگئے، تو تمہارے لیے جہنم کی آگ سے نجات لکھی جائے گی۔ [1]

② ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا.)) [2]

''اے اللہ! میں تجھ سے نفع مند علم کا، رزق حلال کا اور ایسے عمل کا جو تیرے ہاں مقبول ہو، سوال کرتا ہوں۔''

---

[1] سنن ابوداؤد، کتاب الادب، رقم: ۵۰۷۹۔ الشیخ عبد القادر الارناؤوط نے "الاذکار للنووی" میں اس کو ''حسن'' قرار دیا ہے۔

[2] صحیح ابن خزیمه: ۱۰۲/۱۔ ابن خزیمہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

صبح اور شام کے اذکار

صبح کے اذکار

﴿وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴾ (الاعراف : ۲۰۵)

''اور (اے نبی!) اپنے رب کو صبح اور شام اپنے دل میں یاد کیجیے، عاجزی سے اور ڈرتے ہوئے، پست اور ہلکی آواز سے۔ اور آپ غافلوں میں (شامل) نہ ہو۔''

◆ ((أَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ، وَعَلٰى كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ، وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ (ﷺ) وَعَلٰى مِلَّةِ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ.)) [1]

''ہم نے فطرت اسلام، کلمۂ اخلاص اور اپنے نبی (سیدنا) محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام جو یکسو مسلمان تھے، کی ملت پر صبح کی اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے۔''

◆ ((اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ.)) [2]

---

[1] مسند احمد: ۴۰۶/۳، ۴۰۷۔ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة، رقم: ۳۴۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح الاسناد'' قرار دیا ہے۔

[2] سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم:۳۳۹۱۔ علامہ البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اے اللہ! ہم نے تیرے (نام کے) ساتھ صبح کی، اور تیرے (نام کے) ساتھ ہی شام کی، اور تیرے لیے ہی جیتے ہیں اور تیرے لیے ہی مرتے ہیں، اور (آخر میں) تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَصْبَحْنَا: ہم نے صبح کی۔ اَمْسَيْنَا: ہم نے شام کی۔ النُّشُوْرُ: لوٹنا۔

◆ ((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ! بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ، اَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا.)) [1]

''اے زندۂ جاوید اور قائم ودائم ہستی! میں تیری رحمت کے وسیلہ سے ہی مدد طلب کرتا ہوں، میری ساری حالت کی اصلاح کر دے اور مجھے میرے نفس کی طرف (کبھی) آنکھ جھپکنے کے برابر بھی سپرد نہ کرنا۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... شَأْنِيْ: میری حالت۔ لَا تَكِلْنِيْ: مجھے نہ سپرد کرنا۔ طَرْفَةَ: جھپکنے۔ عَيْنٍ: آنکھ۔ اَبَدًا: ہمیشہ۔

◆ ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ، وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ ،مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ.))

''اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا ہے، میں تیرا بندہ ہوں، اپنی استطاعت کے مطابق تیرے ساتھ کیے

---

[1] الترغيب والترهيب، رقم: ۲۳۷۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۸۷۰۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے اور ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی موافقت کی ہے۔

وعدے پر قائم ہوں۔ اے اللہ! میں ہر اس شر سے پناہ چاہتا ہوں جو مجھ سے سرزد ہوا ہے، اور تو نے جو مجھ پر انعام وفضل کیا اس کا اعتراف کرتا ہوں، اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں، پس تو میرے گناہوں کو بخش دے، کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... مَا صَنَعْتُ: جو مجھ سے سرزد ہوا۔ اَبُوْءُ: میں اعتراف کرتا ہوں۔ اَلذُّنُوْبَ: گناہ۔

فضیلت:...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے (سیّد الاستغفار کے) یہ کلمات پڑھے، اور اس رات فوت ہوگیا، تو وہ جنت میں جائے گا۔ اور جس نے صبح پڑھے اور اس دن فوت ہوگیا، وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔'' [1]

◆ ((اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ، وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْءًا اَوْ اَجُرَّهُ اِلٰى مُسْلِمٍ.)) [2]

'' اے اللہ! غیب اور ظاہر کو جاننے والے، آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، ہر چیز کے پروردگار اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اپنے نفس کے شر سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں، اور

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٣٠٦ و ٦٣٢٣۔ سنن نسائی، کتاب الاستعاذہ، رقم: ٥٥٢٢.

[2] سنن ابو داؤ، کتاب الادب، رقم: ٥٠٦٧۔ سنن ترمذی کتاب الدعوات، رقم: ٣٣٩٢۔ مستدرك حاکم : ٥١٣/١، رقم: ٢٣٤٩۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة رقم: ٢٧٠٣.

شیطان کے شر اور اس کے شرک سے، اور اس چیز سے بھی کہ میں خود سے کسی برائی کا ارتکاب کر بیٹھوں یا کسی مسلمان سے برائی کروں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَقْتَرِفَ: میں ارتکاب کر بیٹھوں۔ سُوْءً ا: برائی۔ اَجُرَّهُ: میں برائی کروں۔

◆ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَأَهْلِیْ وَمَالِیْ. اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِیْ. اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ، وَعَنْ يَّمِيْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ، وَمِنْ فَوْقِیْ، وَأَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ.)) [1]

'' اے اللہ! میں تجھ سے دنیا وآخرت میں عافیت وسلامتی کی بھیک مانگتا ہوں۔اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین ودنیا اور اپنے گھر بار اور مال ومتاع میں سلامتی اور درگزری کی بھیک مانگتا ہوں۔اے اللہ! میری پوشیدہ باتوں کی پردہ پوشی کر، اور میری گھبراہٹوں کو امن میں رکھ۔اے اللہ! تو میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں اور اوپر (سے آنے والی مصیبتوں اور بلاؤں) سے میری حفاظت فرما۔ میں اس بات سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں اچانک سے ہلاک کر دیا جاؤں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... عَوْرَاتِیْ: میری پوشیدہ باتیں۔ رَوْعَاتِیْ: میری گھبراہٹیں۔أُغْتَالَ: میں ہلاک کر دیا جاؤں۔

---

[1] سنن ابو داؤد، کتاب الادب، رقم: ٥٠٧٤۔ سنن ابن ماجه، کتاب الدعآ، رقم: ٣٨٧١۔علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

◆ ((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.)) (تین مرتبہ)

''شروع اللہ کے نام سے کہ جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اور وہی خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔''

فضیلت: ...... جناب ابان بن عثمان رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (عثمان بن عفان) سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہر روز صبح کے وقت اور ہر رات شام کے وقت تین بار یہ دُعا کرتا ہے تو اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ اور ابان (راوی) فالج زدہ تھے۔ ایک شخص اُن کی طرف دیکھنے لگا تو ابان رحمہ اللہ نے اس سے فرمایا: تو مجھے کیوں دیکھ رہا ہے؟ یقین جانو! حدیث اسی طرح ہے جس طرح میں نے تجھے بتائی ہے البتہ میں اس دن یہ دعائیہ کلمات نہ کہہ سکا تا کہ اللہ مجھ پر اپنی تقدیر کو جاری رکھے۔ ❶

◆ ((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.)) (تین مرتبہ)

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ ہر اس چیز کے شر سے پناہ پکڑتا ہوں جسے اس نے پیدا کیا ہے۔''

فضیلت: ...... نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا کہ فلاں کو بچھو نے ڈنک مارا تو اسے رات بھر نیند نہیں آئی۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص شام کے وقت تین دفعہ یہ دعا پڑھے، اسے رات کو بچھو اور کسی زہریلے جانور کا ڈسنا نقصان نہیں پہنچائے گا۔'' ❷

---

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الادب، رقم: ٥٠٨٨۔ سنن ترمذی، کتاب الداعوت، رقم: ٣٣٨٨۔ سنن ابن ماجه، کتاب الدعآ، رقم: ٣٨٢٩۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ٦٨٧٨۔ سنن ابن ماجه، کتاب الطب، رقم: ٣٥١٨۔ مسند احمد: ٢/٢٩٠۔

❾ ((اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، وَإِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا أَنْت.)) ❶

(تین مرتبہ)

''اے اللہ! مجھے میرے جسم میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اے اللہ! میں کفر اور فقر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... عَافِنِيْ: مجھے عافیت دے۔ سَمْعِيْ: میرے کان۔ بَصَرِيْ: میری آنکھیں۔

❿ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ)) (تین مرتبہ)

''اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، اپنی مخلوق کی تعداد، اپنے نفس کی رضا اور اپنے عرش کے وزن کے برابر، اپنے کلمات کی تعداد کے مطابق۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... زِنَةَ: وزن۔ مِدَادَ: تعداد یا سیاہی۔ كَلِمَاتِهٖ: اس کے کلمات۔

فضیلت: ......سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز کے

---

❶ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم: ۵۰۹۰۔ مسند احمد: ۲۴/۲۔ علامہ البانی اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے اسے ''حسن الا سناد'' کہا ہے۔ تحفه الاخيار، ص: ۲۶۔

لیے گھر سے نکلے تو میں جائے نماز پر بیٹھی تھی۔ آپ ﷺ چاشت کے وقت تشریف لائے تو دیکھا کہ میں اس وقت تک اپنے مصلیٰ پر بیٹھی ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جویریہ جب سے میں مسجد گیا تھا تب سے تم اسی حالت میں بیٹھی وظیفہ کر رہی ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں یارسول اللہ! تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہارے پاس سے جانے کے بعد چار کلمے تین تین مرتبہ کہے ہیں کہ اگر ان کا وزن تمہارے آج کے سارے دن کے وظیفہ سے کیا جائے تو وہ چار کلمے زیادہ وزنی ہوجائیں۔ [1]

⓫ ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ.)) (سومرتبہ)

''میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں، اوراس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔''

اهمیت:......سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم! میں ایک دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ [2]

⓬ ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ.))

''میں اللہ عظیم وبرتر سے بخشش مانگتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہی زندۂ جاوید ہستی ہے، اور میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔''

فضیلت:......نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص یہ کلمات (صدقِ دل سے) کہتا ہے تو اس کو بخش دیا جاتا ہے اگرچہ وہ میدانِ جنگ سے بھی بھاگا ہو۔ [3]

⓭ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر و الدعآ، رقم: ٦٩١٤.

[2] صحیح بخاری، رقم: ٦٣٠٧۔

[3] سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ٣٥٧٧۔ سنن ابوداؤد، رقم: ١٥١٧۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.)) (سومرتبہ)

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی ملکیت ہے اور اسی کے لیے حمد وثنا ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔''

فضیلت: ...... جو شخص صبح کے وقت سو مرتبہ یہ دعا پڑھے گا، اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا، ایک سو نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی اور اس کے ایک سو گناہ مٹا دیے جائیں گے، اور ان الفاظ کی برکت سے اس دن شام تک وہ شیطان سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا۔ تاہم اگر کوئی شخص سو سے زیادہ دفعہ پڑھے۔ ❶

۱۴ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤﴾ (سورۂ اخلاص)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝١ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝٢ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝٣ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝٤ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝٥﴾ (سورۂ الفلق)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝١ مَلِكِ النَّاسِ ۝٢ اِلٰهِ النَّاسِ ۝٣ مِنْ شَرِّ

❶ صحيح بخاری، كتاب الدعوات، رقم: ٦٤٠٣۔ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: ٦٩٠٨۔ صحيح الترغيب: ٢٧٢/١۔

الْوَسْوَاسِ ۥ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿٥﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿٦﴾﴾ (سورۃ الناس)

فضیلت: ...... ان تینوں سورتوں کو صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھنے والا ہر قسم کی آفت و مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ ❶

⓯ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ)) ❷ (سو مرتبہ)

''میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ذریعہ اس کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔''

فائدہ: ...... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اس دعا کو صبح وشام (۱۰۰) مرتبہ پڑھے گا اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے، اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ ❸

⓰ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ)) (سو مرتبہ)

''میں اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اس کی بزرگی بیان کرتا ہوں، اور میں اللہ تعالیٰ کی عظمت شان بیان کرتا ہوں جو کہ ایک بزرگ ہستی ہے۔''

فضیلت: ...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کلمات ایک مرتبہ ادا کرنے سے جنت میں ایک پودا لگا دیا جاتا ہے۔ ❹

---

❶ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ۳۵۷۵۔ التعلیق الرغیب: ۱/ ۲۲٤، الکلم الطیب: ۱۹/۷۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٤٣٣۔ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ٣٤٦٨۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ۸٤۳۔

❹ سنن ترمذی، رقم: ۳۳٦۵۔ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم: ۵۰۹۱۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

⑰ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ)) (سو مرتبہ)

''میں اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔''

فضیلت:...... جو شخص ہر روز سو مرتبہ یہ کلمات ادا کرتا ہے، اس کے نامۂ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اور اس سے ایک ہزار خطائیں مٹا دی جاتی ہیں۔ ❶

⑱ ((رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا.))

''میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔''

فضیلت:...... ①: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان یا جو انسان یا جو بندہ شام کے وقت اور صبح کے وقت یہ کلمات کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے لازمی طور پر راضی کرے گا۔ ❷

②: سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے (یہ کلمات) کہے تو جنت اس کے لیے واجب ہوگئی۔ ❸

⑲ ((أَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ.))

''اے اللہ! میں نے جس نعمت پر بھی صبح کی وہ صرف تیری ہی طرف سے ہے تیرا کوئی شریک نہیں تو اکیلا ہے اور ہر قسم کی تعریف اور شکر تیرے ہی لیے ہے۔''

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعآء، رقم: ٦٨٥٢۔

❷ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ٣٣٨٩۔ سنن ابن ماجه، رقم: ٣٧٠۔ مستدرك حاکم: ١/٥١٨۔ امام ترمذی نے اسے ''حسن غریب'' اور امام حاکم نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❸ سنن ابوداؤد، تفریع ابواب الوتر، رقم : ١٥٢٦۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

فضیلت: ......حضرت عبداللہ بن غنام البیاضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھے تو اس نے رات کا اور جو شام کے وقت پڑھے اس نے دن کا شکر ادا کر دیا۔ [1]

⓯ سیدنا ابو مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو اسے یہ کہنا چاہیے:

((اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَمِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهٗ.)) [2]

''ہم نے صبح کی اور سارے ملک نے صبح کی جو کہ رب العالمین کا ہے، اے اللہ! میں آپ سے اس دن کی بہتری مانگتا ہوں، اس کی فتح اور نصرت، اس کا نور اور اس کی برکت اور اس کی ہدایت، اور پناہ چاہتا ہوں آپ کے ذریعے سے اس دن کے شر سے اور اس کے بعد کے شر سے۔''

شام کے اذکار

① ((أَمْسَيْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ، وَعَلٰى كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ، وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ (ﷺ) وَعَلٰى مِلَّةِ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ.)) [3]

---

[1] سنن أبوداود، ابواب النوم، باب ما يقول إذا أصبح......، رقم: ٥٠٧٣۔ صحيح ابن حبان: ٣/ ٨٦١۔ الكلم الطيب: ٢٦۔ ابن حبان اور ابن تیمیہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن ابو داود، باب ما يقول إذا أصبح، رقم: ٥٠٨٤۔ مسند الشاميين للطبراني: ٢/ ٤٤٧، رقم: ١٦٧٥۔

[3] مسند احمد: ٤٠٦/٣، ٤٠٧۔ ابن السنى فى عمل اليوم والليلة ، رقم:٣٤۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح الاسناد'' قرار دیا ہے۔

''ہم نے فطرت اسلام، کلمۂ اخلاص، اپنے نبی محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام، جو یکسو مسلمان تھے، کی ملت پر شام کی اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے۔''

۲ ((اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ.)) [1]

''اے اللہ! ہم نے تیرے (نام کے) ساتھ شام کی، اور تیرے (نام کے) ساتھ صبح کی، اور تیرے لیے ہی ہم جیتے ہیں، اور تیرے لیے ہی مرتے ہیں اور (آخر میں) تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔''

۳ ((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ، أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ.))

''اے زندۂ جاوید ہستی! میں تیری رحمت کے وسیلہ سے ہی مدد کا طلب گار ہوں، میرے لیے میرا ہر کام درست کر دے، اور مجھے میرے نفس کی طرف کبھی آنکھ جھپکنے کے برابر بھی سپرد نہ کرنا۔''

فضیلت:......اس سے متعلق رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اسے روزانہ ہر صبح و شام پڑھتا رہے گا، اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت کی تمام مصیبتوں اور رنج والم سے نجات دے گا۔ [2]

۴ ((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِيْ، وَأَنَا عَبْدُكَ،

[1] سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ۳۳۹۱۔ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم: ۵۰۲۸۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] مستدرك حاكم: ۱/۵۴۰۔ الترغيب والترهيب: ۲۱/۳۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے، اور ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی موافقت کی ہے۔

وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ، مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ.)) ❶

''اے اللہ تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا ہے، میں تیرا بندہ ہوں، اپنی استطاعت کے مطابق تیرے ساتھ کیے وعدے پر قائم ہوں۔ اے اللہ! میں ہر اس شر سے پناہ چاہتا ہوں جو مجھ سے سرزد ہوا ہے اور تو نے جو مجھ پر انعام وفضل کیا اس کا میں اعتراف کرتا ہوں، اور میں اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں، پس تو میرے گناہوں کو بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔''

۞ ((اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ، وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِيْ سُوْءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰی مُسْلِمٍ.)) ❷

''اے اللہ، غیب اور ظاہر کو جاننے والے، آسمان وزمین کو پیدا کرنے والے ہر چیز کے پروردگار اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور شرک سے تیری پناہ چاہتا

❶ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٣٠٦ و ٦٣٢٣۔ سنن نسائی، کتاب الاستعاذه، رقم: ٥٥٦٦۔

❷ سنن ابی داؤد ،کتاب الادب، رقم: ٥٠٦٧۔ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ١٩٣٥۔ صحیح ابن حبان، کتاب الاذکار، رقم : ٢٣٤٩۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم : ٢٧٠٣۔

ہوں، اور اس چیز سے بھی کہ میں خود سے کسی برائی کا ارتکاب کر بیٹھوں یا کسی مسلمان سے کوئی برائی کروں۔''

۶ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَأَهْلِيْ وَمَالِيْ. اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِيْ. اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ، وَعَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ، وَمِنْ فَوْقِيْ، وَأَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ.)) [1]

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا وآخرت میں عافیت وسلامتی کی بھیک مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین ودنیا اور گھر بار اور مال ومتاع میں سلامتی اور درگزری کی بھیک مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میری پوشیدہ باتوں کی پردہ پوشی کر اور میری گھبراہٹوں کو امن میں رکھ۔ اے اللہ! تو میرے آگے پیچھے، دائیں بائیں اور اوپر (سے آنے والی مصیبتوں اور بلاؤں) سے میری حفاظت فرما۔ میں اس بات سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں اچانک سے ہلاک کر دیا جاؤں۔''

۷ ((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.)) [2] (تین مرتبہ)

''شروع اللہ کے نام سے کہ جس کے نام کے ساتھ زمین وآسمان کی کوئی چیز

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم: ٥٠٧٤۔ سنن نسائی، کتاب الاستعاذہ، رقم: ٥٠٣١۔ سنن ابن ماجه، کتاب الدعآ، رقم: ٣٨٧١۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن ابو داؤد، کتاب الادب، رقم: ٥٠٨٨۔ سنن ترمذی، کتاب الداعوت، رقم: ٣٣٨٨۔ سنن ابن ماجه، کتاب الدعآ، رقم: ٣٨٢٩۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

نقصان نہیں پہنچا سکتی، اور وہی خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔''

۸ ((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.)) [1] (تین مرتبہ)

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ ہر اس چیز کے شر سے پناہ پکڑتا ہوں جسے اس نے پیدا کیا ہے۔''

۹ ((اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، وَإِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ.)) [2]

(تین مرتبہ)

''اے اللہ! مجھے میرے جسم میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اے اللہ! میں کفر اور فقر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔''

۱۰ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.)) [3] (سو مرتبہ یا دس مرتبہ)

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ٦٨٧٨۔ سنن ابن ماجه، کتابالطب، رقم: ٣٥١٨۔ مسند احمد: ٢٩٠/٢۔

[2] سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم: ٥٠٩٠۔ مسند احمد: ٤٢/٢۔ علامہ البانی اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے اسے ''حسن الا سناد'' کہا ہے۔ تحفه الاخیار، ص: ٢٦۔

[3] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٤٠٣۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ٦٩٠٨۔ صحیح الترغیب: ٢٧٢/١۔

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی ملکیت ہے اور اسی کے لیے حمد وثنا ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔''

⑪ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ)) ❶ (سو مرتبہ)

''میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ذریعہ اس کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔''

⑫ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ)) ❷ (سو مرتبہ)

''میں اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اس کی بزرگی بیان کرتا ہوں، اور میں اللہ تعالیٰ کی عظمت شان بیان کرتا ہوں جو کہ ایک بزرگ ہستی ہے۔''

⑬ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ)) (سو مرتبہ)

''میں اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔''

فضیلت:...... جو شخص ہر روز سو مرتبہ یہ کلمات ادا کرتا ہے، اس کے نامۂ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اور اس سے ایک ہزار خطائیں مٹا دی جاتی ہیں۔ ❸

⑭ ((رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا.))

''میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔''

فضیلت:...... [1]: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان یا جو انسان یا جو بندہ

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٤٣٣۔ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ٣٤٦٨۔

❷ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم: ٥٠٩١۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ صحیح بخاری مع الفتح : ٢١٠/١١، ٣٩٠، ٤١٤۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعآء، رقم: ٦٨٥٢۔

شام کے وقت اور صبح کے وقت یہ کلمات کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے لازمی طور پر راضی کرے گا۔ ❶

٢: سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے (یہ کلمات) کہے تو جنت اس کے لیے واجب ہوگئی۔ ❷

⑮ ((أَللّٰهُمَّ مَا أَمْسٰى بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ.))

''اے اللہ! میں نے جس نعمت پر بھی شام کی وہ صرف تیری ہی طرف سے ہے تیرا کوئی شریک نہیں تو اکیلا ہے اور ہر قسم کی تعریف اور شکر تیرے ہی لیے ہے۔''

فضیلت: ......حضرت عبداللہ بن غنام البیاضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھے تو اس نے رات کا اور جو شام کے وقت پڑھے اس نے دن کا شکر ادا کر دیا۔ ❸

⑯ سیدنا ابو مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو اسے یہ کہنا چاہیے:

((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُوْرَهُ وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ

---

❶ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ٣٣٨٩۔ سنن ابن ماجه، رقم: ٣٧٠۔ مستدرك حاکم: ١/ ٥١٨۔ امام ترمذی نے اسے ''حسن غریب'' اور امام حاکم نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❷ سنن ابوداؤد، تفریع ابواب الوتر، رقم : ١٥٢٦۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❸ سنن أبوداود، ابواب النوم، باب ما يقول إذا أصبح، رقم: ٥٠٧٣۔ صحیح ابن حبان: ٣/ ٨٦١۔ الکلم الطیب: ٢٦۔ ابن حبان اور ابن تیمیہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَمِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهُ.)) ❶

''ہم نے شام کی اور سارے ملک نے شام کی جو کہ رب العالمین کا ہے، اے اللہ! میں آپ سے اس دن کی بہتری مانگتا ہوں، اس کی فتح اور نصرت، اس کا نور اور اس کی برکت اور اس کی ہدایت، اور پناہ چاہتا ہوں آپ کے ذریعے سے اس دن کے شر سے اور اس کے بعد کے شر سے۔''

سوتے وقت کے اذکار

﴿۱﴾ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ جب بستر پر تشریف لاتے تو یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا.)) ❷

''اے اللہ! میں تیرے نام سے مرتا ہوں، اور تیرے ہی نام سے میں زندہ ہوتا ہوں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... بِاسْمِكَ: تیرے نام سے۔ اَمُوْتُ: میں مرتا ہوں۔ اَحْيَا: میں زندہ ہوتا ہوں۔

﴿۲﴾ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر رات (سونے کے لیے) جب بستر پر تشریف لاتے تو اپنی ہتھیلیوں کو ملا کر پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ

❶ سنن ابو داود، باب ما يقول إذا أصبح، رقم: ٥٠٨٤ـ مسند الشاميين للطبراني: ٢/ ٤٤٧، رقم: ١٦٧٥ـ

❷ صحيح بخاری ، كتاب الدعوات، رقم:٢٣٢٣ـ صحيح مسلم، كتاب الدعوات، رقم: ٣٤١٧ـ

كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴﴾ (سورۂ اخلاص)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵﴾
(سورۂ الفلق)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۝۶﴾ (سورۂ الناس)

(یہ تینوں سورتیں پڑھ کر) ان پر پھونکتے، اور پھر دو ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے بدن پر پھیرتے تھے، اور اس عمل کی ابتدا سر اور چہرے سے فرماتے، اور بدن کے سامنے کے حصے پر بھی ہاتھ پھیرتے تھے، آپ یہ عمل تین بار فرماتے۔ [1]

۳۔ ﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝۲۸۵ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟

[1] صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، رقم: ۵۰۱۷۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ۱۷۲۳۔

وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾

(البقرہ: ۲۸۵، ۲۸۶)

''رسول اللہ ﷺ اس کتاب پر ایمان لے آئے جو اُن کے رب کی طرف سے ان پر نازل ہوئی، اور مؤمنین میں سے بھی ہر ایک ایمان لے آیا اللہ پر، اور اس کے فرشتوں پر، اور اس کی کتابوں پر، اور اس کے رسولوں پر، (وہ کہتے ہیں کہ) ہم اس کے رسولوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے، اور انہوں نے کہا کہ (اے اللہ!) ہم نے تیرا حکم سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہم تیری مغفرت چاہتے ہیں، اور ہمیں تیری طرف لوٹنا ہے، اللہ کسی متنفس کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں ٹھہراتا، جو نیکی کرے گا اس کا اجر اسے ملے گا، اور جو گناہ کرے گا اس کی سزا اسے بھگتنا پڑے گی۔ اے ہمارے رب! بھول چوک اور غلطی پر ہمارا مواخذہ نہ کر۔ اے ہمارے رب! اور ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا کہ تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب! اور ہم پر اس قدر بوجھ نہ ڈال جس کی ہم میں طاقت نہ ہو، اور ہم سے درگزر فرما، اور ہماری مغفرت فرما، اور ہم پر رحم فرما، تو ہمارا آقا اور مولیٰ ہے پس کفار کی قوم پر ہمیں غلبہ نصیب فرما۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... لَا نُفَرِّقُ: ہم کوئی فرق نہیں کرتے۔ لَا يُكَلِّفُ: مکلف نہیں ٹھہراتا۔ لَا تُؤَاخِذْنَا: ہمارا مؤاخذہ نہ کر۔ لَا تَحْمِلْ: نہ ڈال۔

فائدہ:...... جو شخص سورۂ البقرہ کی مذکورہ بالا آیات رات کو پڑھے گا، وہ اس کے لیے کافی ہو جائیں گی۔ [1]

[1] صحيح بخاری، کتاب فضائل القرآن، رقم: ۵۰۰۹۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، رقم: ۱۸۸۰۔

④ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص (رات کو) اپنے بستر سے اٹھ کر جائے اور پھر جب واپس آئے تو (لیٹنے سے) پہلے اپنے بستر کو تین مرتبہ جھاڑ لے، کیونکہ اس کو نہیں معلوم کہ اس کے بستر پر (اس کے بعد) اس کی جگہ پر کیا چیز آئی ہے اور جب لیٹ جائے تو پڑھے:

((بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ.))[1]

''اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے اپنا پہلو رکھتا ہوں، اور میں تیرے ہی نام سے اٹھاتا ہوں، اگر تو میری جان نیند ہی میں نکال لے تو اس پر رحم فرمانا، اور اگر تو اُس کو واپس دنیا میں بھیج دے تو اس کی حفاظت فرمانا، جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کیا کرتا ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... جَنْبِيْ: اپنا پہلو۔ أَرْفَعُهُ: میں اٹھاتا ہوں۔ أَمْسَكْتَ: تو نکال لے۔ اَرْسَلْتَهَا: تو نے واپس بھیج دیا۔ فَاحْفَظْهَا: تو اس کی حفاظت فرما۔

⑤ ((أَللّٰهُمَّ أَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَأَنْتَ تَتَوَفَّاهَا، لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا، إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْلَهَا، أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ.))[2]

''اے اللہ! تو نے ہی میرے نفس کو پیدا کیا، اور تو ہی اس کو فوت کرے گا۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٣٢٠۔ صحیح مسلم کتاب الذکر والدعا، رقم: ٦٨٩٢.

[2] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعا، رقم : ٦٨٨٨۔ مسند احمد: ٧٩/٢۔ ابن السنی، عمل الیوم والیلة، رقم: ٧٢١۔

(اے اللہ) تیرے ہی ہاتھ میں اس کی موت ہے، اور تیرے ہی ہاتھ میں اس کی زندگی ہے، اگر تو اسے زندہ رکھے تو اس کی (شیطان) سے حفاظت کرنا اور اگر تو اسے موت دے دے تو اسے بخش دینا۔ اے اللہ! میں تجھ سے امن وسلامتی کی بھیک مانگتا ہوں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... مَمَاتُهَا: اس کی موت۔ مَحْيَاهَا: اس کی زندگی۔ أَحْيَيْتَهَا: تو اسے زندہ رکھے۔ اَمَتَّهَا: تو اسے موت دے دے۔

﴿٦﴾ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ سونے لگتے تو دائیں ہاتھ کو دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھتے، اور یہ دُعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ.)) [1]

''اے اللہ! مجھے اس دن کے عذاب سے بچا لینا، جس دن تو اپنے سب بندوں کو اُٹھائے گا۔''

﴿٧﴾ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نبی کریم ﷺ سے ایک خادم طلب کرنے پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تم دونوں کو ایسی چیز نہ بتاؤں جو تم دونوں کے لیے ایک خادم سے بڑھ کر مفید ثابت ہو، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو پڑھو:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ)) (۳۳ مرتبہ)

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) (۳۳ مرتبہ)

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم:٥٠٤٥۔ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ٣٣٩٨۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

((اَللّٰهُ اَکْبَرُ)) (۳۴ مرتبہ) [1]

⑧ ((أَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْآنِ ، أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ ، أَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ.)) [2]

''اے اللہ! آسمان وزمین کے رب اور عرش عظیم کے رب، ہمارے اور ہر چیز کے پالنہار، دانے اور گٹھلی کو پھاڑ نے والے ،اے تورات وانجیل اورقرآن مقدس کے اتارنے والے، میں ہر چیز۔جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں تو ہی اوّل ہے، تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی،تو ہی آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں،تو ظاہر ہے، تیرے اوپر کچھ نہیں،تو ہی باطن ہے، تجھ سے کوئی چیز مخفی نہیں۔(اے اللہ!) ہمارے قرض ادا فرما دے اور ہمیں فقیری سے غنی کردے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... فَالِقَ: پھاڑنے والے۔ اَلْحَبِّ: دانے۔ اَلنَّوٰی: گٹھلی۔اَخِذٌ: پکڑنے والے۔نَاصِيَتِهٖ: اس کی پیشانی۔قَبْلَكَ: تجھ سے پہلے۔بَعْدَكَ: تیرے بعد۔ فَوْقَكَ: تیرے اوپر۔ دُوْنَكَ: تیرے نیچے، تیرے علاوہ۔ اِقْضِ: ادا

[1] صحيح بخاری، كتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، رقم: ۳۷۰۵۔ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعا، رقم: ٦٩١٥۔

[2] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعا، رقم: ٦٨٨٩۔

فرمادے۔ اَغْنِنَا: ہمیں غنی کردے۔

﴿۹﴾ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول ﷺ اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا وَآوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ.)) ❶

''تمام خوبیاں اس ذات اقدس کے لیے کہ جس نے ہمیں کھلایا پلایا، اور ہمیں (دوسروں سے) بے پرواہ و بے نیاز کر دیا اور ہمیں ٹھکانہ فراہم کیا، کتنے ہی ایسے لوگ ہیں کہ جنہیں کوئی بے نیاز کرنے والا نہیں اور نہ ہی انہیں کوئی ٹھکانہ فراہم کرنے والا ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَطْعَمَنَا: ہمیں کھلا دیا۔ سَقَانَا: ہمیں پلایا۔ كَفَانَا: ہمیں بے پرواہ و بے نیاز کر دیا۔ آوَانَا: ہمیں ٹھکانہ فراہم کیا۔ فَكَمْ: پس کتنے ہی۔ كَافِيَ: بے نیاز کرنے والا۔ مُؤْوِيَ: ٹھکانہ فراہم کرنے والا۔

﴿۱۰﴾ رسول ﷺ نے فرمایا کہ جب تم بستر پر لیٹو تو یہ دعا پڑھا کرو:

((اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ، وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ.)) ❷

❶ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعآ، رقم: ٦٨٩٤۔

❷ سنن ابى داؤد، كتاب الادب، رقم: ٥٠٦٧۔ سنن ترمذى، كتاب الدعوات، رقم: ٣٣٩٢۔ مستدرك حاكم: ٥١٣/٣، كتاب الدعاوالتكبير، رقم: ١٩٣٥۔ صحيح ابن حبان،كتاب الاذكار، رقم:٢٣٤٩۔ سلسله صحيحة، رقم: ٧٧٠٣۔

''اے اللہ! غیب اور ظاہر کو جاننے والے، آسمان و زمین کو پیدا کرنے والے، ہر چیز کے پروردگار اور مالک۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں اپنے نفس کے شر اور شیطان کے شر اور شرک سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور (ہر) اس چیز سے بھی کہ میں خود سے کسی برائی کا ارتکاب کر بیٹھوں یا کسی مسلمان سے کوئی برائی کروں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... مَلِيْكَهُ: اس کے مالک۔ شِرْكِهِ: اس کے شرک سے۔ اَقْتَرِفَ: میں ارتکاب کر بیٹھوں۔ سُوْءً ا: برائی۔ اَجُرَّهُ: میں اس کو کھینچوں، میں کروں۔

﴿۱۱﴾ سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے بستر کی طرف آنے لگو تو نماز کے جیسا وضو کر کے اپنے بستر پر دائیں کروٹ لیٹ جاؤ، اور پھر یہ کلمات پڑھو:

((أَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ.)) [1]

''اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی، اور میں تیرے ہی آگے سرنگوں ہو گیا، اور اپنا معاملہ تجھے سونپ دیا، اور اپنی پشت تیری طرف ٹیک دی، تیری رحمت کی امید بھی رکھتا ہوں، اور تیرے عذاب سے بھی ڈرتا ہوں، تیرے سوا کوئی جائے پناہ نہیں، اور نہ ہی نجات، میں تیری اس کتاب پر جسے تو نے نازل کیا

[1] صحیح بخاری ، کتاب الدعوات، رقم: ٦٣١٥۔ صحیح مسلم ، کتاب الذکر والدعاء ، رقم: ٦٨٢۔

اوراس نبی پر جسے تونے مبعوث کیا، ایمان لا چکا ہوں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... فَوَّضْتُ: میں نے سونپ دیا۔ أَلْجَأْتُ: میں نے ٹیک دی۔ رَغْبَةً: رحمت کی امید رکھنا۔ رَهْبَةً: عذاب سے ڈرنا۔ لَامَلْجَأَ: کوئی جائے پناہ نہیں۔ لَامَنْجَا: کوئی جائے نجات نہیں۔ اٰمَنْتُ: میں ایمان لا چکا ہوں۔ اَنْزَلْتَ: تو نے نازل کیا۔ اَرْسَلْتَ: تو نے بھیجا، مبعوث کیا۔

﴿۱۳﴾ بستر پر لیٹتے وقت آیت الکرسی کا پڑھنا بھی انتہائی مفید ہے:

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾ ﴾ (البقرہ: ۲۵۵)

''اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ زندہ جاوید ہستی، جو تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے، وہ نہ سوتا ہے اور نہ اسے اونگھ آتی ہے، زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے اسی کا ہے، کون ہے جو اس کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے، جو کچھ بندوں کے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے اس سے بھی وہ واقف ہے، اور اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے اِلّا یہ کہ کسی چیز کا علم وہ خود ہی ان کو دینا چاہے، اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر لیا ہے، اور ان کی نگہبانی اس کے لیے کوئی تھکا دینے والا کام نہیں ہے، اور وہ بلند تر نہایت عظمت والا ہے۔'' [1]

[1] صحیح بخاری، کتاب الوکالة، رقم: ۲۳۱۱۔

رات کو سونے سے قبل سورۃ سجدہ اور سورۃ ملک کی تلاوت کرنا

رسول اللہ ﷺ سورۃ السجدہ اور سورۃ الملک کی تلاوت کیے بغیر سوتے نہیں تھے۔ ❶
نوٹ:.....سورۃ الملک اور سورۃ السجدۃ پنجسورہ میں تلاوت کرسکتے ہیں۔

درمیان رات تہجد پڑھنے کی فضیلت کا بیان

❁:.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں جس وقت کہ دو تہائی رات گزر چکی ہوتی ہے۔ اور ارشاد فرماتے ہیں: کوئی ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اس کو عطا کروں؟ کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا کو قبول کروں؟ کوئی ہے جو مجھ سے بخشش مانگے، میں اسے معاف کروں؟ ❷

❁:.....حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تبارک و تعالیٰ بندے کے سب سے زیادہ قریب رات کے درمیانے حصہ میں ہوتا ہے۔ اگر تو طاقت رکھتا ہے کہ اس وقت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تو ان لوگوں میں سے ہوجا۔ ❸

❁:.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، رات میں ایک گھڑی ہے، جو بھی مسلمان اسے پالے اور اللہ سے دنیا اور آخرت مانگے اللہ تبارک و تعالیٰ اسے دے دیں گے، اور یہ گھڑی ہر رات میں ہوتی ہے۔ ❹

❶ تهذيب الفتح الرباني، رقم : ٥٥٣٠/٣٥٨٢.
❷ صحيح بخاري، كتاب الدعوات، باب الدعاء، بالليل، رقم : ٦٣٢١.
❸ سنن ترمذي، كتاب الدعوات، باب في دعاء الضيف، رقم : ٣٥٧٩۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
❹ مسند احمد، رقم : ١٤٣٥٥۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

رات کو آنکھ کھلے تو یہ دعا پڑھے

(1)......سیّدنا عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ (دُعا یہ ہے):

((لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.))

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ملک اس کے لیے ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ کی ذات پاک ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کی مدد کے بغیر نہ کسی کو گناہوں سے بچنے کی طاقت ہے نہ نیکی کرنے کی ہمت۔''

فائدہ:...... ابن بطال رحمہ اللہ نے اس حدیث پر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی زبان پر یہ وعدہ فرماتا ہے کہ جو مسلمان بھی رات میں اس طرح بیدار ہوا کہ اس کی زبان پر اللہ تعالیٰ کی توحید، اس پر یقین، اس کی کبریائی اور سلطنت کے سامنے تسلیم اور بندگی، اس کی نعمتوں کا اعتراف اور اس پر اس کا شکر وحمد اور اس کی ذات پاک کی تنزیہ وتقدیس سے بھرپور کلمات زبان پر جاری ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کی دُعا کو بھی قبول کرتا ہے اور اس کی نماز بھی بارگاہِ رب العزت میں مقبول ہوتی ہے۔ اس لیے جس شخص تک بھی یہ حدیث پہنچے، اسے اس پر عمل کو غنیمت سمجھنا چاہیے اور اپنے رب کے لیے تمام اعمال میں نیت خالص پیدا کرنی چاہیے کہ سب سے پہلی شرط قبولیت ہی خلوص ہے۔ [1]

---

[1] شرح بخاری از داؤد راز: ۲ / ۲۶۱ بحواله تفهیم البخاری۔

(2)......سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو بستر سے گم پایا، اس لیے ہاتھ کے ساتھ آپ کو تلاش کیا، جب ان کا ہاتھ آپ کو لگا تو (ان کو پتا چلتا ہے کہ) آپ ﷺ سجدے کی حالت میں ہیں اور یہ دعا کر رہے ہیں:

((رَبِّ اَعْطِ نَفْسِیْ تَقْوَاھَا، زَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکَّاھَا، اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلَاھَا.)) [1]

''اے میرے رب! میرے نفس کو اس کا تقویٰ دے دے، اسے پاک کر دے تو سب سے بہتر ذات ہے، جو اسے پاک کرنے والی ہے، تو ہی اس کا ولی ہے اور مولیٰ ہے۔''

(3)......سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَبِیتُ عَلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ طَاھِرًا، فَیَتَعَارُّ مِنَ اللَّیْلِ فَیَسْأَلُ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ خَیْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ إِلَّا أَعْطَاہُ إِیَّاہُ.)) [2]

''جو مسلمان باوضوء ہو کر اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے رات کو سو جاتا ہے، وہ رات کے کسی حصے میں اٹھ کر جب بھی اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دے دیتا ہے۔''

نیند سے گھبراہٹ محسوس کرے تو یہ دعا پڑھے

جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی نیند سے گھبراہٹ یا ڈر محسوس کرے تو یہ دعا پڑھے، تو وہ

[1] مسند احمد، رقم: ٢٦٢٧٦۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحیح: سنن ابوداؤد: ٥٠٤٢، سنن ابن ماجہ: ٣٨٨١، مسند احمد: ٢٢٠٥٨.

ڈر خوف اور شیطانوں کے شر سے محفوظ رہے گا۔

((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنِ)) ❶

''میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں، اس کی ناراضی سے، اس کے عقاب سے، اس کے بندوں کی شرارتوں سے، شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس حاضر رہیں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... أَعُوْذُ: میں پناہ میں آتا ہوں۔ التَّآمَّاتِ: کامل۔ غَضَبِهٖ: اس کی ناراضی۔ عِقَابِهٖ: اس کا عقاب۔ هَمَزَاتِ: وسوسے۔ يَحْضُرُوْنَ: حاضر ہوں۔

جی میں بے قراری کی وجہ سے نیند نہ آ رہی ہو تو یہ دعا پڑھے:

سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی بے خوابی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دعا پڑھا کرو:

((أَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَأَتِ الْعُيُوْنُ وَأَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ. يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ! إِهْدِئْ لَيْلِيْ وأَنِمْ عَيْنِيْ.)) ❷

''اے اللہ! ستارے ڈوب گئے، آنکھیں آرام لینے لگیں، جبکہ تیری ذات ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ اور قائم رہنے والی ہے، تجھے نیند آتی ہے نہ اونگھ، اے زندہ اور

---

❶ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم ۳۵۲۸۔ سنن أبوداؤد، کتاب الطب، رقم : ۳۸۹۳۔ امام ترمذی نے اسے ''حسن غریب'' اور محدث البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

❷ عمل اليوم والليلة لإبن السنى ص: ۲۰۱، طبع دار المعارف العثمانية حيدر آباد دكن الهند۔ مجمع الزوائد: ۱۰/۱۲۸۔ الأذكار للنووى، ص : ۱۴۶۔

قائم رہنے والی ذات! اس رات مجھے سکون دے اور میری آنکھوں کو سلا دے۔''

فضیلت:...... سیّدنا زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ دُعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے میری بے قراری دور کر دی اور مجھے نیند آ گئی۔

مشکل الفاظ کے معانی:...... غَارَتْ: ڈوب گئے۔ النُّجُوْمُ: ستارے۔ سِنَةٌ: اونگھ۔ نَوْمٌ: نیند۔ اَهْدِيْ: مجھے سکون دے۔ لَيْلِيْ: میری اس رات۔

نیند سے بیدار ہوتے وقت کے اذکار

① ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرِ.))[1]

''تمام خوبیاں اس ذات اقدس کے لیے کہ جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا، اور ہمیں اسی کی طرف ہی لوٹ جانا ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَحْيَانَا: ہمیں زندہ کیا۔ اَمَاتَنَا: ہمیں مارا۔ النُّشُوْرُ: لوٹ جانا۔

② ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ فِيْ جَسَدِي، وَرَدَّ عَلَيَّ رُوحِيْ، وَأَذِنَ لِيْ بِذِكْرِهٖ))[2]

''تمام خوبیاں اس ذات اقدس کے لیے جس نے میرے بدن کو سلامتی بخشی اور میری جان میرے بدن میں لوٹا دی، اور مجھے اپنے ذکر کی اجازت دی یعنی ایک اور موقع فراہم کیا۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... رَدَّ: لوٹا دی۔ اَذِنَ: اجازت دی۔

---

[1] صحیح بخاری ، کتاب الدعوات، رقم: ٦٣٢٣۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعا، رقم: ٢٧١١۔ سنن ترمذی کتاب الدعوات، رقم ٣٤١٧۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم:٦٣٧٧۔ صحیح مسلم، رقم:٨٣۔

برا خواب دیکھنے پر

جب کوئی شخص برا خواب دیکھے تو پڑھے:

((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.)) ❶

''میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔''

اور پھر بائیں جانب تین دفعہ تھوک دے، وہ برا خواب کسی کو بیان نہ کرے، کیونکہ پھر اس کی تعبیر واقع نہیں ہوتی۔

بیت الخلاء میں جانے کی دُعا

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.)) ❷

''اے اللہ! میں خبیث جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَلْخُبُثِ: خبیث جن۔ اَلْخَبَائِثِ: خبیث جنیاں۔

بیت الخلاء سے نکلتے وقت

((غُفْرَانَكَ.)) ❸

''اے اللہ! تیری بخشش مانگتا ہوں۔''

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، رقم: ٥٩٠٣۔

❷ سنن ابوداؤد، کتاب الطهارة، رقم: ٣٠۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ سنن ترمذی ،کتاب الدعوات، رقم: ١٠٤١۔ صحیح الجامع الصغیر، رقم ٩٣٠۔

مصائب ومشکلات سے نجات پانے کے اذکار

دُعائے استخارہ

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ)) [1]

''اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کی بدولت خیر و بھلائی کا طالب ہوں، اور تیری قدرت کی بدولت تجھ سے طاقت مانگتا ہوں، اور تیرے فضل عظیم کا طلبگار ہوں کہ قدرت تو ہی رکھتا ہے اور مجھ میں کوئی قدرت نہیں، اور (ہر قسم کا) علم تجھ کو ہی ہے، اور میں کچھ نہیں جانتا، اور تو تمام پوشیدہ باتوں سے باخبر ہے۔ اے میرے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین و دنیا اور انجام کار کے اعتبار سے بہتر ہے، یا میرے لیے وقتی طور پر یا انجام کے اعتبار سے یہ (خیر

[1] صحیح بخاری ، کتاب التھجد، رقم: ١١٦٢، ٣٦٨٢۔ سنن ابی داؤد ،کتاب الصلوة، رقم: ١٥٣٨.

ہے) تو اسے میرے مقدر میں کر، اور اس کا حصول میرے لیے آسان کر، اور پھر اس میں مجھے برکت عطا کر، اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین و دنیا اور انجام کار کے اعتبار سے برا ہے، یا پھر میرے معاملہ میں وقتی طور پر اور میرے انجام کے اعتبار سے برا ہے، تو اسے مجھ سے دور کر دے اور مجھے بھی اس سے دور کر دے، پھر میرے لیے خیر مقدر فرما دے جہاں بھی وہ ہو، اور اس سے مجھے اطمینان قلب بھی نصیب فرما۔''

نوٹ:...... استخارہ کرنے والا '' هٰذَا الْاَمْرَ'' یعنی اس کام کی جگہ اپنی حاجت کا نام لے۔ مزید برآں دعا، سلام پھیرنے کے بعد کی جائے۔ آداب دعا کے مطابق، حمد باری تعالیٰ اور دُرود و سلام پڑھنے کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا کی جائے، استخارہ کرنے کا مقصد اللہ تعالیٰ سے رہنمائی لینا ہے، اس لیے ایک بار دلی اطمینان حاصل نہ ہو تو تین بار تک استخارہ کیا جا سکتا ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَسْتَخِیْرُكَ: میں خیر و بھلائی کا طالب ہوں۔ اَسْتَقْدِرُكَ: میں طاقت مانگتا ہوں۔ تَقْدِرُ: تو قدرت رکھتا ہے۔ لَا اَقْدِرُ: مجھ میں کوئی قدرت نہیں۔ فَاصْرِفْهُ: اسے دور کر دے۔ اِصْرِفْنِیْ: مجھے بھی دور کر دے۔ اَرْضِنِیْ: مجھے اطمینان قلب نصیب فرما۔

بے قراری، اضطرابی اور ڈپریشن کے وقت کے اذکار

① رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پریشان حال کی دعاؤں میں ہے:

((اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُوْ، فَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)) [1]

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم: ٥٠٩٠۔ ادب المفرد، رقم: ٧٠١۔ مسند احمد: ٥/٤٢۔ صحیح ابن حبان، رقم: ٩٧٠۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اے اللہ! میں تیری رحمت کی ہی امید رکھتا ہوں، لہٰذا تو مجھے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا، اور میرے تمام تر کام سنوار دے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَرْجُوْا: میں اُمید رکھتا ہوں۔ فَلَا تَكِلْنِيْ: لہٰذا تو مجھے سپرد نہ کرنا۔ طَرْفَةَ عَيْنٍ: آنکھ جھپکنے کے برابر۔ شَأْنِيْ: میرے کام۔

۲ سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ دعا نہ سکھاؤں؟ جو تم حالت پریشانی میں پڑھا کرو: [وہ کلمات یہ ہیں]

((اَللّٰهُ، اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا أُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا.)) [1]

''اللہ تعالیٰ ہی میرا پروردگار ہے میں اس کے ساتھ کسی کو (بھی) شریک نہیں ٹھہراتا۔''

۳ ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْكَرِيْمُ الْحَلِيْمُ، سُبْحَانَهٗ، تَبَارَكَ وَتَعَالٰى رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.)) [2]

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ عزت والا اور برد بار ہے، میں اس کی تقدیس بیان کرتا ہوں، اللہ عرش عظیم کا رب برکت والا بلند و بالا ہے، (پس) تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَلْحَلِيْمُ: بردبار۔ تَبَارَكَ: برکت والا۔ تَعٰالٰى: بلند وبالا۔

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، رقم: ۱۵۲۵۔ سنن ابن ماجه، کتاب الدعا، رقم: ۳۸۸۲۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] عمل الیوم واللیلة، لابن السنی، ص:٦٣٠۔ مسند احمد:٩٤/١ ۔ موارد الظمان، رقم: ٦٣٧١۔ صحیح الادب المفرد، رقم:٥٤٥۔

فضیلت و اہمیت:......مسند احمد میں روایت ہے کہ خلیفہ رابع علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ان کلمات کی تلقین فرمائی، اور حکماً ارشاد فرمایا کہ میں ان کلمات کو پریشان اور بے قراری کے وقت پڑھا کروں۔

مسند احمد اور نسائی میں ہے کہ جب سیّدنا عبداللہ بن جعفر نے اپنی بیٹی کی شادی کی تو اس سے کہا: جب تمہیں کوئی پریشانی پیش آئے تو قبلہ رو ہو کر یہ دعا کرنا۔ ❶

ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "الفرج بعد الشدّة" میں عبدالملک بن عمیر کی سند سے روایت نقل کی ہے، وہ کہتے ہیں: ولید بن عبدالملک نے عثمان بن حیان کی طرف خط لکھا کہ حسن ابن حسن کو لوگوں کے سامنے سو کوڑے مارے جائیں۔ راوی کا کہنا ہے: حسن بن علی کی طرف آدمی بھیج کر بلایا گیا تو سیّدنا علی بن حسن رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے: اے میرے چچا زاد! "دعا فرج" [کشادگی اور نجات کی دعا] کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کو بچا لے۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔ اس میں ہے: انہوں نے دعا کی۔ جب عثمان نے آپ کی جانب اپنا سر اٹھایا تو کہا: میں دیکھتا ہوں کہ اس آدمی کے متعلق جھوٹ بولا گیا ہے۔ اس کو چھوڑ دو اور میں امیر المومنین کو عذر لکھ بھیجتا ہوں۔" اور آپ کو چھوڑ دیا گیا۔ ❷

۴ سیّدنا یونس علیہ السلام کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی، وہ یہ ہے:

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۸۷﴾

"تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو تمام عیوب اور ہر شرک سے پاک ہے، میں بے شک ظالم تھا۔"

---

❶ مسند أحمد : ۱/ ۲۰۶۔ سنن نسائی۔ احمد شاکر نے اسے "صحیح الاسناد" قرار دیا ہے۔
❷ الفرج بعد الشدة، رقم : ٦٩۔

فضیلت:...... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی مسلمان اپنے رب سے کسی حاجت کے لیے یہ دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔ ❶

حاکم کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے سوال کیا: کیا یہ دعا خاص سیّدنا یونس علیہ السلام کے لیے تھی یا تمام مؤمنین کے لیے عام ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ كَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۸۸﴾ (الانبياء : ۸۸)

''اور ہم مؤمنوں کو اسی طرح نجات دیتے ہیں۔''

۞ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو آپ دُعا فرماتے:

((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ.)) ❷

''اے زندۂ جاوید اے سب کے تھامنے والے! میں تیری رحمت کے وسیلہ سے مدد کا طلب گار ہوں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَسْتَغِيْثُ: میں مدد کا طلب گار ہوں۔

۞ ((إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. أَللّٰهُمَّ أُجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَأَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا.)) ❸

''ہم اللہ کے لیے ہیں، اور ہم اللہ ہی کی طرف پلٹ کے جانے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور اس کے عوض میں مجھے اس سے بہتر چیز

❶ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم : ۳۵۰۵۔ المشکاۃ، رقم: ۲۲۹۲۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❷ سنن ترمذی، کتاب الدعوات ، رقم: ۳۵۲٤۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔ مستدرك حاكم : ۵۰۹/۱، رقم: ۱۹۱۸۔ الفرج بعد الشدة، رقم : ۵۱۔

❸ صحيح مسلم، كتاب الجنائز،رقم: ۲۱۲٦۔

عطا فرما۔‘‘

فائدہ:......اُمّ المومنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مصیبت کے وقت یہ کلمات کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اس کا اجر عطا فرماتا ہے اور اس کے عوض میں اس سے بہتر چیز عطا فرماتا ہے۔

مزید فرماتی ہیں: جب (میرے خاوند) ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، تو میں رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق یہی کلمات پڑھتی رہی حتیٰ کہ اس کا بہترین عوض رسول اللہ ﷺ کی صورت میں مجھے مل گیا۔ [1]

مشکل الفاظ کے معانی:...... رَاجِعُوْنَ: پلٹ کے جانے والے۔ أَجُرْنِیْ: مجھے اجر دے۔ اَخْلِفْ: مجھے ’’نائب‘‘ عطا فرما۔ مِنْهَا: اس کے عوض میں۔

۞ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

((أَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزْنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ)) [2]

’’اے اللہ! بلاشبہ میں رنج وغم، نکمّے پن اور سستی، بزدلی اور کنجوسی، قرضے کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔‘‘

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَلْهَمّ: رنج۔ اَلْحَزَنِ: غم۔ اَلْعَجْزِ: عاجزی۔ اَلْكَسَلِ: سستی۔ اَلْجُبْنِ: بزدلی۔ ضَلَعِ: بوجھ۔

۞ ((أَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ، نَاصِيَتِیْ

---

[1] مسند البزار، رقم: ٣١٢٠۔ شعب الایمان، للبیهقی، رقم: ٩٦٩٣۔ مطالب العالیه رقم: ٣٣٧٣۔ نتائج الأفكار: ٢٩/٤۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ’’حسن‘‘ اور حافظ ابن حجر نے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ٦٣٦٩۔

بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاءُكَ ، أَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ، فِيْ كِتَابِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدِكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ ، وَنُوْرَ صَدْرِيْ وَجَلَآءَ حُزْنِيْ وَذِهَابَ هَمِّيْ.))

''اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں۔ میں تیرے بندے اور تیری بندی کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی تیرے قابو میں ہے۔ میرے حق میں تیرا حکم جاری ہے۔ میرے بارے میں تیرا فیصلہ انصاف کے ساتھ ہے، میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ جسے تو نے اپنے لیے پسند کیا ہے، یا اسے تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھا دیا ہو، یا تو نے اپنی کتاب میں اُتارا ہے، یا اس کو تو نے اپنے ہاں غیب کے خزانوں میں مخفی رکھا ہے کہ قرآن کو تو میرے دل کی بہار اور میرے سینے کا نور بنا دے، اور قرآن کو میرے غم کو دُور کرنے والا اور میرے دُکھ کو مٹا دینے والا بنا دے۔''

فضیلت:...... سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس آدمی کا حزن و ملال زیادہ ہو جائے، اور وہ یہ کلمات پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے غم اور ملال کو دور کر کے اسے فرحت و مسرت میں تبدیل کر دیتا ہے۔''

آپ ﷺ سے پوچھا گیا: یارسول اللہ! کیا ہم لوگوں کو یہ دُعا نہ سکھائیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں، جو بھی اس دُعا کو سنے، اسے چاہیے کہ وہ آگے سکھائے۔''[1]

[1] عمل اليوم والليۃ ، لابن السنی ، رقم: ۳۳٦۔ مسند احمد: رقم: ۳۷۱۲۔ صحيح ابن حبان، رقم: ۲۳۷۲۔ مستدرك حاكم: ۱/۵۰۹، ۵۱۰۔ الفرج بعد الشدة، رقم : ۵۳۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ۱۹۹۔

مشکل الفاظ کے معانی:...... مَاضٍ: جاری۔ إِسْتَأْثَرْتَ: تو نے مخفی رکھا۔ رَبِيْعَ قَلْبِيْ: میرے دل کی بہار۔ جَلَاءَ حُزْنِيْ: میرے غم کو دور کرنے والا۔ ذِهَابَ هَمِّيْ: میرے دکھ کو مٹا دینے والا۔

⑨ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مشکل زدہ آدمی یوں دعا کرے:

((اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ إِذَا شِئْتَ سَهْلًا.)) ❶

''اے اللہ! کوئی کام آسان نہیں ہوسکتا، مگر جسے تو آسان کر دے اور تو جب چاہتا ہے غم کو آسان کر دیتا ہے۔''

⑩ ﴿حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴾ ﴿١٢٩﴾

''میرے لیے اللہ کافی ہے، اُس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، میں نے اس پر توکل کیا ہے، اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔''

فضیلت:...... جو آدمی صبح و شام (مذکورہ بالا دعا) سات بار پڑھ لیا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی تمام مشکلات کو آسان کر دے گا اور اس کی حاجتیں پوری کرے گا۔ ❷

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے یہی مذکورہ دعا پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا کہ اگر یہ لوگ آپ کی شریعت سے منہ پھیر لیں تو آپ پریشانی کی حالت میں کہا کریں۔ (التوبہ:١٢٩)

---

❶ صحيح ابن حبان، رقم: ٢٤٢٧۔ ابن حبان نے اس کو ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن ابوداؤد، رقم:٥٠٨١۔ تفسير ابن كثير: ٢/ ٦٣٦، طبع مكتبه قدوسيه۔

⑪ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ، وَالْقِلَّةِ، وَالذِّلَّةِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ)) ❶

''اے اللہ! میں محتاجی، فقر (افعال خیر کی) کمی اور ذلت و رسوائی سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں۔ اور اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں (کسی پر) ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔''

⑫ ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ))

''اللہ تعالیٰ جو عظیم و بردبار ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں، وہ زمین و آسمان اور عرش کریم کا رب ہے۔''

اھمیت:...... سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مصیبت کے وقت یہ دُعا کہا کرتے تھے۔ ❷

⑬ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میں پریشان ہوتا تو جبریل (اللہ کی طرف سے) انسانی شکل میں اترتے اور فرماتے: اے محمد! ان کلمات کا سہارا لیں:

((تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ، وَ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ

❶ صحيح سنن ابوداؤد، باب الإستعاذة، رقم:١٥٤٤۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❷ صحيح بخاری، كتاب الدعوات، رقم: ٦٣٤٦۔ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: ٦٩٦١۔

تَكْبِيْرًا﴾ (بنی اسرائیل: ۱۱۱)) ❶

''میں نے بھروسہ کیا اس زندۂ جاوید ہستی پر جسے کبھی موت نہیں آئے گی، اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنی کوئی اولاد نہیں بنائی، اور نہ (آسمان و زمین کی) بادشاہت میں کوئی اس کا شریک ہے، اور نہ عاجزی کی بنیاد پر کوئی اس کا دوست ہے، اور آپ اُس کی خوب بڑائی بیان کرتے رہیں۔''

کثرتِ درُود کی برکت وتاثیر

سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ پر بکثرت درُود بھیجتا ہوں، میں اپنی دعا میں کتنا وقت درُود کے لیے وقف کروں؟ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: جتنا تو چاہے۔ میں نے عرض کیا: ایک چوتھائی صحیح ہے؟ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: ''جتنا تو چاہے، لیکن اگر اس سے زیادہ کرے تو تیرے لیے اچھا ہے۔'' میں نے عرض کیا: نصف وقت مقرر کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جتنا تو چاہے، لیکن اگر اس سے زیادہ کرے تو تیرے لیے اچھا ہے۔'' میں نے عرض کیا: دوتہائی مقرر کروں، رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: ''جتنا تو چاہے، لیکن اگر زیادہ کرے تو تیرے لیے اچھا ہے۔'' میں نے عرض کیا: میں ساری دعا کا وقت درُودشریف کے لیے وقف کرتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تیرے سارے دُکھوں اور غموں کے لیے کافی رہے گا، تیرے گناہوں کی بخشش کا باعث ہوگا۔'' ❷

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى

---

❶ مستدرك حاكم : ۱ /۵۰۹۔ الترغيب والترهيب : ۲ /۶۱۹۔ الأسماء والصفات للبيهقی : ۱۱۳۔ الفرج بعد الشدة، رقم : ٦٦۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❷ صحيح سنن ترمذی ، الجزء الثانی ، رقم: ۱۹۹۹.

اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.)) ❶

''اے اللہ! رحم و کرم فرما محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر، بے شک تو حمد و تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔''

ابتلا اور آزمائش سے بچنے کے لیے یہ دعا پڑھے

◆ جناب بسر بن ارطاۃ قرشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا:

((اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا، وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ.))

''اے اللہ! تمام معاملات میں ہمارا انجام اچھا فرما اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا۔''

فضیلت:...... اور طبرانی کی روایت میں راوی نے یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے: اور آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص کی یہ دعا ہو، وہ آزمائش کے آنے سے پہلے فوت ہوجائے گا۔'' یعنی آزمائش سے بچ جائے گا۔ ❷

❶ صحيح بخاري، كتاب احاديث الأنبياء، رقم: ٣٣٧٠۔

❷ مجمع الزوائد: ١٠/ ١٧٨۔ علامہ ہیثمی فرماتے ہیں: احمد اور طبرانی کی ایک سند کے راوی ''ثقہ'' ہیں۔

❷ صدقہ کرنا:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ.)) ❶

''بے شک صدقہ رب تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے۔''

ہر خیر کا سوال کرنے اور ہر شر سے پناہ مانگنے کی دعا

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْإِسْلَامِ قَائِمًا، وَاحْفَظْنِيْ بِالْإِسْلَامِ قَاعِدًا، وَاحْفَظْنِيْ بِالْإِسْلَامِ رَاقِدًا، وَلَا تُشْمِتْ بِيْ عَدُوًّا حَاسِدًا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ.)) ❷

''اے اللہ! کھڑے ہونے کی حالت میں اسلام کے ساتھ میری حفاظت فرما اور بیٹھک کی حالت میں اسلام کے ساتھ میری حفاظت فرما اور نیند کی حالت میں اسلام کے ساتھ میری حفاظت فرما۔ میری تکلیف سے میرے حاسد دشمن کو خوش نہ کرنا۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں اور تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس شرّ سے جس کے خزانے تیرے پاس ہیں۔''

شیطانی یلغار سے بچنے کے اذکار

جو شخص قرآن وسنت اور اس میں موجود احکام سے اعراض کرتا ہے، اور اسے چھوڑ کر دیگر گمراہیوں کو اپناتا ہے، اللہ تعالیٰ بطور عقاب اس کے پیچھے ایک شیطان کو لگا دیتا ہے، جو ہر

❶ سنن ترمذی، کتاب الزکاة، رقم : ٦٦٤۔ سلسلة الصحيحة، رقم : ١٩٠٨۔
❷ السلسلة الصحيحة، رقم : ١٥٤٠.

وقت اسے گمراہ کرتا رہتا ہے تاکہ حق کو قبول نہ کرے۔ چنانچہ وہ آدمی اُس شیطان کا پیروکار بن جاتا ہے، اور تمام اُمور میں اس کی اتباع کرتا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿وَ مَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ وَ اِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝﴾

(الزخرف: ٣٦-٣٧)

''اور جو رحمن (اللہ) کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے، اس کے ساتھ ہم ایک شیطان لگا دیتے ہیں، پس وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔ اور وہ شیاطین اُن غافل کافروں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں، اور وہ کافر سمجھتے ہیں کہ وہ راہِ راست پر ہیں۔''

١ سرکش شیاطین کی خفیہ تدابیر کے توڑ کے لیے یہ پڑھے:

((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ)) [1] (تین مرتبہ)

''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی جو خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے، شیطان مردود کے وسوسوں، اس کے تکبر اور اس کی پھونکوں یعنی جادو سے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... هَمْزِهٖ: اس کے وسوسوں۔ نَفْخِهٖ: اس کے تکبر۔ نَفْثِهٖ: اس کی پھونکوں۔

٢ شیطانی قلبی وساوس کے توڑ کی دعا:

﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝﴾

(الحدید: ٣)

''وہی پہلے ہے اور وہی پیچھے، وہی ظاہر ہے اور وہی مخفی، اور وہ ہر چیز کو خوب

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، رقم: ٧٧٥۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

جاننے والا ہے۔'' ❶

۳ ((آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ))

''میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔''

پس منظر: ......سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ یقیناً تم میں سے ایک کے ہاں شیطان آ کر کہتا ہے: تمہیں کس نے پیدا کیا ہے؟ پس وہ جواب میں کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے۔ تو وہ کہتا ہے: تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ پس تم میں سے جب کوئی ایسی کیفیت محسوس کرے، تو یہ کہے، ایسا کہنا، اس سے اس وسوسہ کو دور کر دے گا۔ ❷

۴ ﴿رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۙ﴿٩٧﴾ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿٩٨﴾﴾ (المؤمنون : ۹۸، ۹۹)

''اے میرے رب! میں تیرے وسیلے سے شیاطین کے وساوس سے پناہ مانگتا ہوں، اور اے میرے رب! میں تیرے وسیلے سے اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے قریب پھٹکیں۔''

دشمن کے شر سے بچاؤ اور دوران جنگ کے اذکار

۱ نبی کریم ﷺ جب دشمن سے خوف محسوس کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ، وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ.)) ❸

---

❶ سنن ابی داؤد، کتاب الأدب، رقم: ۵۱۱۰۔ کتاب الاذکار للنووی، رقم: ۳۹۔ علامہ البانی نے اسے ''حسن الاسناد'' کہا ہے۔

❷ مسند أحمد، رقم: ۲۶۲۰۳۔ صحیح الترغیب والترهیب: ۲/ ۲۶۸۔

❸ سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، رقم: ۱۵۳۷۔ مسند احمد: ۴/ ۴۱۴، ۴۱۵، رقم: ۱۹۷۱۹۔ مستدرك حاكم، رقم: ۱۴۲۔ امام حاکم اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اے اللہ! ہم تجھے ان کے مقابلے میں کرتے ہیں، اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... نَجْعَلُكَ: ہم تجھے کرتے ہیں۔ نُحُوْرِهِمْ: ان کے مقابلے میں، ان کے سینے میں۔

((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ، بِكَ اَحُوْلُ، وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ.)) [1]

''اے اللہ! تو ہی میرا دست و بازو اور میرا مددگار، تیری ہی توفیق سے میں چلتا پھرتا ہوں، اور تیری ہی مدد سے دشمن پر ٹوٹ پڑتا ہوں اور تیرے سہارے ہی (دشمن سے) لڑتا ہوں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... عَضُدِيْ: میرا بازو۔ اَحُوْلُ: میں چلتا ہوں۔ اَصُوْلُ: میں ٹوٹ پڑتا ہوں، حملہ آور ہوتا ہوں۔

((اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ.)) [2]

''اے میرے اللہ! تو مجھے اپنی مشیت کے مطابق ان کے مقابلہ میں کافی ہوجا۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اكْفِنِيْهِمْ: مجھے ان کے مقابلہ میں کافی ہوجا۔ شِئْتَ: اپنی مشیت۔

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، رقم: ٢٦٣٢۔ مسند احمد: ١٨٤/٣، رقم: ١٢٩٠٩۔ الاحسان، رقم: ١٦٧٤۔ امام ابن حبان اور علامہ البانی رحمہما اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الزهد، رقم: ٢٠٠٥۔

آگ میں ڈالے جانے پر سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور جنگ بدر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی دعا

﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾ (آل عمران: ١٧٣)

''اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔''

پس منظر:......سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ کلمہ جناب ابراہیم علیہ السلام نے آگ میں ڈالے جاتے وقت کہا تھا اور جناب محمد ﷺ نے اس وقت کہا جب لوگوں نے آپ ﷺ سے کہا کہ:

﴿اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾ (آل عمران : ١٧٣)

''کفار تم سے جنگ کے لیے جمع ہو گئے ہیں، تم ان سے ڈر کر رہو، تو اس خبر نے ان کا ایمان بڑھا دیا اور انہوں نے کہا کہ اللہ ہمارے لیے کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔''[1]

سیرت ابن ہشام میں ہے کہ معبد الخزاعی جب ابوسفیان اور اس کی فوج کو مسلمانوں سے مرعوب کرنے کے بعد واپس ہو گئے، تو قبیلہ عبد القیس کا ایک قافلہ ابوسفیان کے پاس سے گزرا، اس نے پوچھا کہ تم لوگ کہاں جا رہے ہو؟ کہا: مدینہ، پوچھا کس لیے؟ کہا: خوراک حاصل کرنے کے لیے، ابوسفیان نے کہا کہ تم لوگ محمد ﷺ کو ہمارا ایک پیغام پہنچا دو، اس کے بدلے ہم تمہیں عکاظ کے بازار میں کشمش دیں گے۔ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ کہا کہ جب محمد ﷺ سے ملاقات ہو تو کہہ دینا کہ ہم نے باقی مسلمانوں کا صفایا کرنے کے لیے آنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ عبد القیس کا یہ قافلہ حمراء الاسد میں ہی رسول اللہ ﷺ سے جا ملا اور

[1] صحيح بخاری، كتاب التفسير ، رقم : ٤٥٦٣.

ابوسفیان کا پیغام پہنچا دیا، تو اللہ کے رسول ﷺ اور مسلمانوں نے کہا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ کہ ''اللہ ہمارے لیے کافی ہے اور بہتر کارساز ہے۔'' اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔

دشمن کے لیے بدعا

((اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيْعَ الْحِسَابِ، اِهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ.)) ❶

''اے اللہ! اے کتاب نازل کرنے والے، جلدی حساب لینے والے، ان جماعتوں کو شکست دے اور انہیں سخت ہلا وادے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اِهْزِمْ: تو شکست دے۔ زَلْزِلْهُمْ: انہیں سخت ہلا وادے۔

دشمن پر غلبہ پانے اور بغض و کینہ سے بچنے کی دُعا

((رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ، وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ، وَأَجِبْ دَعْوَتِيْ، وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ، وَسَدِّدْ لِسَانِيْ، وَاهْدِ قَلْبِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ)) ❷

''اے میرے رب! میری توبہ قبول فرمالے اور میری لغزش کو دھوڈال۔ میری دعا قبول فرمالے۔ میری دلیل کو اپنے دشمنوں پر ثابت کردے۔ میری زبان کو درست فرمادے۔ میرے دل کو راہِ صواب میں ہدایت فرمادے اور میرے دل کے کینے کو باہر نکال پھینک۔''

❶ صحیح مسلم، کتاب الجهاد، رقم: ٤٥٣٣۔

❷ سنن ابوداؤد، کتاب الصلوٰة، رقم:١٥١٠۔ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم:٣٥٥١۔ امام ترمذی نے اسے ''حسن صحیح'' اور علامہ البانی نے ''صحیح'' کہا ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی:...... حَوْبَتِيْ: میری لغزش۔ سَدِّدْ: درست فرما دے۔ اُسْلُلْ: باہر نکال دے۔ سَخِيْمَةَ: کینہ۔

ظالم اور جابر حکمران کے قہر وغضب سے بچنے کی دعا

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا ایسا حاکم ہو جس کے قہر و غضب یا ظلم کا اسے اندیشہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ کہے:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَاَحْزَابِهِ مِنْ خَلَآئِقِكَ، اَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ يَطْغٰى، عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.)) [1]

''اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب اور عرشِ عظیم کے رب! اپنی مخلوقات میں سے فلاں بن فلاں اور اس کے لشکروں کے مقابلہ میں میرے لیے پناہ دینے والا ہو جا کہ ان میں سے کوئی ایک مجھ پر زیادتی یا سرکشی کرے۔ تیرا پناہ گیر معزز ہو، تیری ثناء بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

بُری چیزی سے اللہ کی پناہ

بُرے دن، بُری رات، بُری گھڑی، بُرے رفیق اور بُرے پڑوسی سے یوں پناہ مانگیں:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْٓءِ، وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْٓءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْٓءِ، وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْٓءِ، وَمِنْ جَارِ السُّوْٓءِ فِيْ

[1] الأدب المفرد، باب إِذَا خاف السلطان، رقم : ۷۰۸۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

دَارِ الْمُقَامَةِ.)) ❶

''اے اللہ! میں بُرے دن سے، بُری رات سے، بُری گھڑی سے، بُرے رفیق سے اور رہائش گاہ میں بُرے پڑوسی سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔''

مقروض کی دعا

((اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ)) ❷

''اے اللہ! تو میری کفایت فرما حلال کے ساتھ اپنے حرام سے، اور اپنے فضل سے دوسروں سے بے نیاز کردے۔''

فضیلت:......اس دعا کو پڑھنے سے پہاڑ کے برابر قرض بھی اللہ تعالیٰ ادا کردے گا۔

چنانچہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُن کے پاس ایک غلام آیا اور عرض کیا کہ امیر المومنین میں اپنی مکاتبت سے عاجز ہوں آپ میری مدد فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے تعلیم دینے کے بعد فرمایا کہ اگر تم پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوا تو اللہ تجھ سے ادا کردے گا۔ (تو آپ نے یہ دُعا سکھائی)

ادائیگی قرض کی دعا

((أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزْنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ)) ❸

---

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١٧/ ٨١٠۔ مجمع الزوائد: ١٠/ ١١٤۔ صحيح الجامع الصغير: ١/ ٤١١، رقم: ١٢٩٠۔

❷ سنن ترمذی، كتاب الدعوات، رقم: ٣٥٦٣۔ مسند احمد: ١٣١٩/١۔ مستدرك حاكم، رقم: ٢٠١٦۔امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

❸ صحيح بخاری، كتاب الجهاد، رقم: ٢٨٩٣ و كتاب الدعوات، رقم: ٦٣٦٩۔

''اے اللہ! میں تجھ سے فکر وغم، عاجزی وسستی، بخل وبزدلی، قرض کے چڑھ جانے اور لوگوں کے غلبے سے پناہ مانگتا ہوں۔''

جس سے قرض لیا جائے اس کے لیے دعا

((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ، اِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْوَفَاءُ وَالْحَمْدُ.)) [1]

''اللہ تعالیٰ تیرے اہل ومال میں برکت عطا کرے، قرض کا بدلہ، تعریف اور ادائیگی (قرض) ہے۔''

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الصدقات، رقم: ٢٤٢٤۔ علامہ البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

مناسبات پر مسنون دعائیں

بارش طلب کرنے کی دُعائیں

﴿۱﴾ ((اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا)) ❶ (تین مرتبہ)

''اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔''

﴿۲﴾((اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا، مَرِیْئًا، مَرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ، عَاجِلًا غَیْرَ آجِلٍ.)) ❷

''اے اللہ! ہمیں ایسی بارش سے سیراب کر جو مدد کرنے والی، خوشگوار، سرسبز کرنے والی، نفع مند، بے ضرر، جلد، بلا تاخیر آنے والی ہو۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... غَیْثًا: بارش۔ مَرِیْئًا: خوشگوار۔ مَرِیْعًا: سرسبز کرنے والی۔ عَاجِلًا: جلدی کرنے والی۔ آجِلٍ: تاخیر کرنے والے۔

بارش برستے وقت کی دعا

◆ ((اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا.)) ❸

''اے اللہ! اسے نفع مند بارش بنا۔''

---

❶ صحیح بخاری ، کتاب الاستسقا، رقم : ۱۰۱۳۔ صحیح مسلم، کتاب صلوۃ الاستسقا، رقم : ۲۷۸۔

❷ سنن ابی داؤد ، کتاب الصلوۃ، رقم: ۱۱٦۹۔ مصنف ابن ابی شیبه:۲۸/۲، رقم: ۲۹۲۲۵۔ صحیح ابن خزیمه ، رقم: ۱٤۱٦۔ صحیح الکلم الطیب، رقم:۹۲۱۔

❸ صحیح بخاری ، کتاب الاستسقاء ، رقم: ۱۰۳۲.

آخر میں یہ کلمات کہے:

◆ ((مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ)) [1]

''ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی۔''

مطلع صاف کرنے کے لیے دُعا

ایک مرتبہ جب بارش خوب برس چکی، رُکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی تو آپ ﷺ نے خطبہ جمعہ میں دونوں ہاتھ اٹھا کر یوں دعا فرمائی:

((أَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا ، أَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ.)) [2]

''اے اللہ! ہمارے اطراف (اردگرد) میں بارش برسا، ہم پر بارش نہ برسا، اے اللہ! ٹیلوں، پہاڑوں کی چوٹیوں، وادیوں کے دامنوں کھیت اور درختوں کے اگنے کی جگہ پر یعنی ان کی جڑوں میں بارش برسا۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَلْآكَامِ: ٹیلوں۔ اَلظِّرَابِ: پہاڑوں کی چوٹیوں۔ اَلْاَوْدِيَةِ: وادیوں۔ مَنَابِتَ: جڑوں۔

آندھی کے وقت کی دعائیں

◇ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا.)) [3]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الاستسقاء، رقم: ۱۰۳۸.

[2] صحیح بخاری، کتاب الاستسقا، رقم: ۱۰۱۳۔ صحیح مسلم، کتاب صلوة الاستسقا، رقم: ۸۹۷۔ سنن ابی داؤد ، کتاب الاستسقا، رقم: ۱۵۱۷۔

[3] سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم: ۵۰۹۷۔ سنن ابن ماجه، کتاب الادب ، رقم: ۳۷۲۷۔ مسند احمد: ۲۶۹/۲، رقم: ۷۶۳۱ ۔ صحیح ابن حبان، رقم: ۱۰۰۷۔ صحیح الکلم الطیب ، رقم: ۱۳۱۔

''اے اللہ میں اس کی بھلائی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، اور اس کی برائی وشر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

فائدہ:...... جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''ہوا اللہ کی رحمت میں سے ہے۔'' سلمہ (بن شبیب، راوی حدیث) نے کہا: ''اللہ کی یہ روح (ہوا) کبھی رحمت لاتی ہے اور کبھی عذاب بھی لے آتی ہے۔ جب تم اسے دیکھو تو اسے برا مت کہو۔ بلکہ اللہ سے اس کی خیر کا سوال کرو اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو۔''

۲ ((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ.)) [1]

''اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیریت اور جو کچھ اس میں ہے اس کی خیریت، اور جس (چیز کی) غرض کے لیے اسے بھیجا گیا ہے اس کی خیریت کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں تجھ سے اس کے شر اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر اور جس (چیز کی) غرض کے لیے اسے بھیجا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

۳ ((اَللّٰهُمَّ لَقْحًا لَا عقِيْمًا.)) [2]

''اے اللہ! یہ ہوا پانی کو اُٹھانے والی ہو، بے فائدہ نہ ہو۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... لَقْحًا: پانی کو اٹھانے والی۔ عَقِيْمًا: بے فائدہ۔

[1] صحیح مسلم، کتاب الاستسقا، رقم: ۸۹۹۔ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ۲۴۴۹۔

[2] سنن الکبریٰ، للبیهقی: ۳۶/۳۔ صحیح الادب المفرد، رقم: ۷۱۸۔

بادل گرجتے وقت کی دعا

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جب بادلوں کی گرج سنتے تو بات چیت کرنا چھوڑ دیتے اور یوں گویا ہوتے:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ! يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ.)) ❶

''ہم اس اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں کہ جس کی پاکی گرج بیان کرتی ہے اس کی تعریف کے ساتھ، اور فرشتے اس کے خوف سے اس کی پاکی بیان کرتے ہیں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:......اَلرَّعْدُ: گرج۔ خِيْفَتِهٖ: اس کے خوف سے۔

❶ مؤطا امام مالك، كتاب الكلام، رقم: ۹۴۹۔ الادب المفرد، باب، إذا سمع الرعد، رقم: ۷۲۳۔ كتاب الاذكار، رقم: ۵۵۳۔ علامہ نووی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

سفر کی دعائیں

سواری پر سوار ہونے کی دعا

((بِسْمِ اللهِ، اَلْحَمْدُلِلّٰهِ، ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾ (الزخرف: ١٣،١٤)

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَإِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا أَنْتَ)) [1]

''میں اللہ تعالیٰ کے نام سے سوار ہوتا ہوں، تمام قسم کی تعریفات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ پاک اور قابل ستائش ہے وہ ذات کہ جس نے اس سواری کو ہمارے تابع کر دیا ورنہ ہم میں یہ طاقت کہاں تھی کہ اس کو اپنے تابع کرتے۔ اور ہم اللہ کی طرف پھرنے والے ہیں۔''

''پس تو مقدس ہے، اے اللہ! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے، تو میری مغفرت فرما، تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا۔''

پس منظر و فضیلت: ......ایک بار سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھی، پھر مسکرا دیے، لوگوں نے مسکرانے کی وجہ دریافت کی، بولے: ''ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، رقم: ٢٦٠٢۔ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ٣٤٤٦۔ مستدرك حاكم: ٩٩/٢، رقم: ٧٥٧٧۔ امام حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے، اور حافظ ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

بھی سوار ہوئے اور اخیر میں مسکرا دیے، میں نے مسکرانے کی وجہ پوچھی تو ارشاد فرمایا: ''جب بندہ علم ویقین کے ساتھ یہ دُعا کرتا ہے تو اللہ اس سے خوش ہوتا ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... سَخَّرَ: اس نے تابع کیا۔ مُقْرِنِیْنَ: تابع کرتے۔ مُنْقَلِبُوْنَ: پھرنے والے ہیں۔

سفر کے وقت کی دُعا

((اَللّٰہ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾ (الزخرف: ١٤،١٣)
اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هَذَا الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ)) [1]

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بڑا ہے، مقدس اور قابل ستائش ہے وہ ذات کہ جس نے اس سواری کو ہمارے تابع کر دیا، ورنہ ہم میں یہ طاقت کہاں تھی کہ اس کو اپنے تابع کرتے۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اس میں نیکی اور پرہیز گاری کی توفیق مانگتے ہیں اور ایسے عمل کی توفیق کہ جس سے تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ! تو ہمارے لیے اس سفر کو آسان فرما دے، اس کی مسافت کو گھٹا کر کم کر دے۔ اے اللہ! تو ہی سفر میں ہمارا ساتھی اور رفیق ہے، اور تو ہی ہمارے پیچھے ہمارے گھر والوں کا محافظ ہے۔ اے اللہ! ہم تجھ سے سفر

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الجھاد، رقم: ٢٥٩٩۔ علامہ البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

کی مشقتوں، تکلیفوں، بُرے منظر، اور اہل و عیال اور مال کو بُری حالت میں دیکھنے سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَطْوِ: گھٹادے۔ وَعْثَآءِ السَّفَرِ: سفر کی مشقتوں۔ کَآبَةِ الْمَنْظَرِ: برے منظر۔ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ: بری حالت۔

سفر سے واپسی کی دعا

❶ جب رسول اللہ ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے تو بھی یہی دعا پڑھتے تھے، مگر کچھ اضافے کے ساتھ:

((آئِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ.)) ❶

ہم لوٹ کر آئے ہیں، توبہ کرنے والے، بہر حال عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی خوبیاں بیان کرنے والے۔''

❷ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: جب رسول اللہ ﷺ کسی جنگ یا سفر حج سے واپس تشریف لاتے تو ہر بلند جگہ پر تین (۳) مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے، پھر یہ دعا پڑھتے:

((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، آئِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ.)) ❷

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، رقم: ۲۳۴۲۔ سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، رقم: ۲۰۹۹۔

❷ صحیح بخاری، کتاب العمرة، رقم : ۱۷۹۷۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، رقم : ۳۲۷۸۔

بادشاہت ہے اُسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر مکمل قدرت رکھتا ہے، ہم واپس آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، (اور) اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں، سچ کر دکھایا اللہ نے اپنا وعدہ، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس نے تمام لشکروں کو شکست دے دی۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اٰئِبُوْنَ: واپس آنے والے (رجوع کرنے والے)۔ صَدَقَ: سچ کر دکھایا۔ هَزَمَ الْاَحْزَابَ: لشکروں کو شکست دی۔

مطلوبہ شہر یا بستی پہنچنے کی دُعا

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ السَّبْعَ وَمَا أَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنَ وَمَاأَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا)) [1]

''اے اللہ! سات آسمانوں اور جوان کے زیر سایہ ہے کے پالنہار۔ اے سات زمینوں اور جوان کے اوپر ہے کے پالنہار۔ اے شیاطین اور جنہیں انہوں نے بہکایا ہے، کے پالنہار۔ اے ہواؤں، اور جس کو انہوں نے منتشر کیا ہے، کے پالنہار۔ میں تجھ سے اس بستی میں جو بھلائی ہے وہ اور اس کے باشندوں میں جو بھلائی ہے وہ، اور جو کچھ اس کے اندر ہے، اور اس میں جو بھلائی ہے وہ مانگتا ہوں

[1] ابن السنی، عمل الیوم واللیلة، رقم: ٥٢٥۔ سنن الکبری: ٢٥٦/٥، رقم: ٨٨٢٧۔ طبرانی کبیر، رقم:٧٢٩٩۔ صحیح ابن حبان (مع الاحسان)، رقم: ٢٧٠٩۔ ابن حبان نے اس کو ''صحیح'' کہا ہے۔

اور اس بستی کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''
مشکل الفاظ کے معانی:...... اَظْلَلْنَ: جوان کے زیر سایہ ہے۔ ذَرَیْنَ: منتشر کیا۔

مسافر کو رخصت کرتے وقت کی دعا

① ((اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ، وَاَمَانَتَكَ، وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ.)) [1]

''میں تیرا دین، تیری امانت یعنی اہل وعیال اور مال وغیرہ، اور تیرا انجام کار اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں دیتا ہوں۔''

② سیّدنا یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو رخصت کرتے ہوئے یہ دعا دی:
﴿فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۖ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝﴾ (یوسف: ٦٤)
''اللہ ہی سب سے اچھا حفاظت کرنے والا ہے، اور وہ سب سے زیادہ مہربان ہے۔''

مسافر کے لیے رسول اللہ ﷺ کی وصیت

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں سفر کرنا چاہتا ہوں، مجھے وصیت فرما دیجیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم اپنے آپ پر اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کو لازم پکڑو، اور ہر اونچائی چڑھتے ہوئے تکبیر (اَللّٰهُ اَكْبَرُ) کہو۔'' جب وہ آدمی واپس جانے کے لیے پلٹا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ اَطْوِلَهُ الْبُعْدَ، وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ.)) [2]

''اے اللہ! اس کی دوریوں کو سمیٹ دے، اور اس کے لیے سفر کو آسان کر دے۔''

---

[1] سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ٣٤٤٣۔ مسند احمد: ٢/٧، رقم: ٣٦٢٤۔ مستدرك حاكم، رقم: ٤٤٢١۔ امام حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے، اور حافظ ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔
[2] صحيح سنن ترمذي، رقم: ٣٤٤٥۔

مشکل الفاظ کے معانی:......اَطْوِ:سمیٹ دے۔ اَلْبُعْدَ: دوریوں۔ ھَوِّنْ: آسان کردے۔

دورانِ سفر تسبیح و تکبیر

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ: ''جب ہم بلندی پر چڑھتے تو تکبیر (اَللّٰهُ اَكْبَرُ) کہتے اور جب نیچے اترتے تو تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰهِ) کہتے۔ ❶

دوران سفر صبح کے وقت کی دُعا

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ہوتے اور صبح (سحر) کرتے تو یہ دُعا پڑھا کرتے:

((سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ)) ❷

''سنا ایک سننے والے نے، اللہ کی تعریف کو اور ہم پر جو اس کے اچھے انعامات ہوئے (ان کا تذکرہ بھی) اے ہمارے رب! ہمارا ساتھی بن جا اور مہربانی فرما ہم پر، پناہ میں آتے ہیں اللہ کی آگ (کے عذاب) سے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... سَمِعَ سَامِعٌ: سنا ایک سننے والے نے۔ صَاحِبْنَا: ہمارا ساتھی بن جا۔ اَفْضِلْ: مہربانی فرما۔ عَائِذًا: پناہ میں آتے ہیں۔

پڑاؤ ڈالنے کی دعا

((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.)) ❸

---

❶ صحيح بخارى، كتاب الجهاد والسير، رقم: ٢٩٩٣، ٢٩٩٤۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: ٢٧١٨۔

❸ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعا، رقم: ٦٨٧٨۔ سنن ترمذى، كتاب الدعوات، رقم: ٣٤٣٧۔ سنن ابن ماجه، كتاب الطب، رقم: ٣٥٣٧۔

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو اس نے پیدا کی ہے۔''

فضیلت: ......رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی جگہ پڑاؤ ڈالے اور یہ (مذکورہ بالا) کلمات پڑھ لے تو جب تک وہ اس جگہ ٹھہرا رہتا ہے کوئی موذی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

بازار میں داخل ہونے کی دُعا

① ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے حمد، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، اور وہ زندہ ہے مرتا نہیں ہے۔ اسی کے ہاتھ میں خیر ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔''

فضیلت: ...... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص بازار میں داخل ہو کر یہ (کلمات) کہے، اللہ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے، دس لاکھ خطائیں اس سے معاف کر دیتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دیتا ہے اور اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔ [1]

② سیّدنا بریدة رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بازار میں داخل ہوتے تو فرماتے:

((بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا

---

[1] صحيح سنن ترمذی : ۱۵۲/۲۔ كتاب الدعاء للطبرانی، رقم : ۷۸۹، ۷۹۰۔ مستدرك حاكم: ۵۳۸/۱۔ امام حاکم نے اسے ''صحیح '' کہا ہے۔

فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُصِيْبَ صَفَقَةً خَاسِرَةً.))❶

''اللہ کے نام سے (میں بازار میں داخل ہوتا ہوں) یا اللہ! میں تجھ سے اس بازار کی اور جو کچھ اس بازار میں ہے، اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس بازار کے شر سے اور جو کچھ بازار میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ یا اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ اس بازار میں کوئی گھاٹے کا سودا پاؤں۔''

❶ كتاب الدعاء للطبرانی، رقم: ٧٩٥۔ المشكاة، رقم: ٢٤٥٦۔

کھانے پینے کے وقت کی دعائیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴾ (البقرۃ : ۱۷۲)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمھیں عطا فرمائی ہیں اور اللہ کا شکر کرو، اگر تم صرف اس کی عبادت کرتے ہو۔''

کھانا شروع کرنے سے پہلے کی دُعا

① ((بِسْمِ اللّٰهِ)) پڑھ کر دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے آگے سے کھانا کھانا چاہیے۔ [1]

② اگر((بِسْمِ اللّٰهِ)) بھول جائے تو یاد آنے پر یہ دعا پڑھیں:

((بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ)) [2]

''اللہ تعالیٰ کے نام ہی سے شرع کرتا ہوں کھانے کے شروع میں بھی، اوراس کے آخر میں بھی۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الاطعمة، رقم: ٥٣٧٦۔ صحیح مسلم کتاب الاشربة، رقم: ٥٢٦٥۔

[2] سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمة، رقم: ٣٧٦٧۔ سنن ترمذی، کتاب الاطعمة، رقم: ١٨٥٨۔ مستدرك حاكم : ١٠٨/٤۔ الفتوحات الربانيه: ١٨٢/٥۔ امام حاکم نے اسے ”صحیح“ اورحافظ ابن حجر نے ”حسن“ کہا ہے۔

دودھ پینے کی دُعا

((اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ.))

''اے اللہ! اس میں ہمارے لیے برکت فرما اور ہمیں اس سے بھی زیادہ دے۔''

فضیلت:...... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں کوئی کھانا ایسا نہیں جانتا جو کھانے اور پینے کی جگہ کفایت کر جائے سوائے دودھ کے۔ ❶

کھانے کے بعد کی دُعائیں

① ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ))

''ہر قسم کی خوبی اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے کہ جس نے یہ کھانا مجھے کھلایا، اور یہ کھانا مجھے عطا کیا بغیر میری کسی قوت اور طاقت کے۔''

فضیلت:......رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کھانا کھایا اور یہ دعا کی تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے گئے۔ ❷

② ((اَللّٰھُمَّ اَطْعَمْتَ وَسَقَیْتَ، وَاَغْنَیْتَ وَاَقْنَیْتَ، وَهَدَیْتَ وَاجْتَبَیْتَ، فَذَالِكَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا اَعْطَیْتَ.)) ❸

---

❶ سنن ابن ماجه، كتاب الاطعمة، رقم : ٣٣٢٢ـ سلسلة الصحيحة، رقم : ٢٣٢٠ـ

❷ سنن ترمذی، كتاب الدعوات، رقم: ٣٤٥٨ـ سنن ابی داؤد، كتاب اللباس، رقم: ٤٠٢٣ـ مستدرك حاكم : ٥٠٧/١ـ امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے، اور حافظ ذہبی نے اس کی موافقت ہے۔

❸ ابن السنی، عمل اليوم والليلة، رقم: ٤٦٥ـ مسند احمد: ٦٢/٤، رقم: ١٦٥٩٥ـ الأذكار: ٥٩٧/٢ـ فتح البارى : ٤٩٤/٩ـ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے "صحیح" اور علامہ نووی نے "حسن" کہا ہے۔

''اے اللہ! تو نے کھلایا، پلایا اور سیراب کیا، غنی اور بے پرواہ کیا، قناعت پسند بنایا، ہدایت بخشی اور زندگانی عطا کی، تیرے لیے ہی تعریف ہے (ہر) اس چیز پر جو تو نے عطا کی۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَقْنَیْتَ: قناعت پسند بنایا۔ اِجْتَبَیْتَ: زندگانی عطا کی

۳ ((اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِی اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا.)) [1]

''سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے کھلایا اور سیراب کیا اور اس کے نگلنے کے لائق کیا اور اس کے نکلنے کا راستہ بنایا۔''

کھانے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنا

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لقمہ لیتا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہتا ہے، اور (پانی کا) گھونٹ پانی پیتا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے بندے سے راضی ہو جاتا ہے۔ [2]

دستر خوان اُٹھانے کے بعد کی دُعا

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا.)) [3]

''تمام تر خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، ایسی خوبیاں جو بہت زیادہ ہوں، پاکیزہ

[1] سنن ابو داؤد، کتاب الأطعمة، رقم: ۲۸۵۱۔ صحیح ابن حبان، رقم: ۱۳۵۱ (الموارد)۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ٦٩٣٢.

[3] صحیح بخاری، کتاب الاطعمة، رقم: ٥٤٥٨۔ سنن ترمذی کتاب الدعوات، رقم: ٣٤٥٦۔

ہوں اور بابرکت ہوں۔اے ہمارے رب! نہ اس سے کفایت کی گئی ہے، نہ یہ آخری کھانا ہےاور نہ اس سے بے نیازی ہوسکتی ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... غَیْرَ مَكْفِيّ: نہ اس سے کفایت کی گئی۔ لَا مُوَدَّعٍ: نہ الوادع کیا گیا۔ لَا مُسْتَغْنًى: نہ اس سے بے نیازی ہوسکتی ہے۔

مہمان کھانے کے بعد میزبان کے حق میں یہ دُعا کرے

((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاغْفِرْلَهُمْ وَارْحَمْهُمْ.)) [1]

''اے اللہ! تو انہیں اُن تمام چیزوں میں برکت عطا فرما جو تو نے انہیں عطا کر رکھی ہیں، اوران کی بخشش فرمادے اوران پر رحمت نازل فرما۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الاشربه ، رقم: ۵۳۲۸۔ سنن ابی داؤد ، کتاب الاشربه، رقم: ۳۷۸۹۔

روزوں اور عیدین کے متعلق دعائیں واذکار

روزہ کھولتے وقت کی دُعا

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے:

((ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ.)) ❶

''(اللہ کے حکم سے) پیاس بجھ گئی، رگیں تر ہوگئیں اور اللہ کی طرف سے اجر ثابت ہوگیا۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَلظَّمَأُ: پیاس۔ اِبْتَلَّتْ: تر ہوگئیں۔ اَلْعُرُوْقُ: رگیں۔

جس کے پاس روزہ افطار کرے اُسے یہ دُعا دے

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سیّدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے تو وہ آپ کے لیے روٹی اور سالن لائے۔ آپ ﷺ نے تناول فرمایا اور دُعا کی:

((أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَآئِكَةُ.)) ❷

''تمہارے پاس روزے دار روزہ افطار کرتے رہیں، تمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں

---

❶ سنن ابوداؤد، کتاب الصلاة، رقم:٢٣٥٧۔ صحيح الجامع الصغير: ٤/ ٢٠٩۔

❷ سنن ابوداؤد، کتاب الأطعمة، رقم:٣٨٥٤۔ الكلم الطيب، ص:٧٠۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اور فرشتے تمہارے لیے اللہ کی رحمت کے نزول کی دعائیں کرتے رہیں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... أَفْطَرَ: روزہ افطار کیا۔ اَلْاَبْرَارُ: نیک لوگ۔

لیلۃ القدر کی دُعا

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر مجھے پتہ چل جائے لیلۃ القدر کی کون سی رات ہے؟ تو میں کیا دعا کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہو:

((اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ.)) ❶

''اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرما۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... عَفُوٌّ: معاف کرنے والا۔ تُحِبُّ: پسند کرتا ہے۔ فَاعْفُ: معاف کردے۔

رمضان المبارک اور دوسرے مہینوں کا چاند دیکھ کر دُعا

((اَللّٰھُمَّ أَھِلَّهُ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَ الْاِسْلَامِ، رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ.)) ❷

''اے اللہ! تو اس چاند کو ہم پر امن و ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ میرا اور تیرا رب ایک اللہ ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... أَھِلَّهُ: طلوع فرما۔ الْأَمْنِ: امن یعنی آفات اور مصائب سے۔

---

❶ سنن ترمذي، کتاب الدعوات، رقم:٣٥١٣۔ مسند أحمد:٦/ ١٧١۔ شیخ البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن ترمذی، رقم: ٢٤٥١۔ سنن دارمی: ١/ ٣٣٦۔ الکلم الطیب: ١٦١/١١٤۔ سلسلة الصحیحة، رقم: ١٨١٦۔

تکبیرات عیدین کے الفاظ

تکبیرات عید کہنا مسنون عمل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٨٥﴾﴾

(البقرة : ١٨٥)

''اور تاکہ تم گنتی پوری کرو اور تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو کیونکہ اس نے تمہیں ہدایت دی ہے اور تاکہ تم شکر گزار بنو۔''

۱ ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.)) [1]

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور ہر قسم کی تعریف کے لائق بھی اللہ ہی ہے۔''

۲ ابوعثمان نہدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہمیں تکبیرات کے الفاظ کی تعلیم دیتے تھے۔ وہ کہتے تم اللہ کی کبریائی بیان کرو (یعنی) بار بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہو (پھر یہ کلمات کہو):

((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَعْلٰى وَاَجَلُّ مِنْ اَنْ تَكُوْنَ لَكَ صَاحِبَةٌ اَوْ يَكُوْنُ لَكَ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ، وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا.)) [2]

''اے اللہ! تو اس بات سے بالا و برتر ہے کہ تیری بیوی ہو، یا تیری اولاد ہو، یا

---

[1] مصنف ابن ابی شیبة، رقم : ٥٦٤٩، سنن دار قطنی : ٢/ ٥٠۔ اس کی سند صحیح ہے۔

[2] مصنف عبد الرزاق : ١١/ ٢٩٠، رقم : ٢٠٥٨١۔ سنن الکبریٰ بیهقی : ٣/ ٣١٦۔ فتح الباری : ٢/ ٥٩٥۔ اس کی سند صحیح ہے۔

بادشاہت میں تیرا کوئی شریک ہو، یا کمزوری میں تیرا کوئی مددگار ہو، اور اس کی خوب بڑائی بیان کرو، اللہ واقعی سب سے بڑا ہے، اے اللہ! ہمیں معاف فرما، اے اللہ ہم پر رحم فرما۔''

۳ عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما (بایں الفاظ) تکبیرات کہا کرتے تھے:

((اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَجَلُّ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.)) [1]

---

[1] السنن الكبرى للبيهقي : ۳/۳۱۵، رقم : ٦٢٨٠، مصنف ابن ابی شيبه، رقم : ١٥٦٤٥۔ اس کی اسناد صحیح ہے۔

حج وعمرہ سے متعلق دعائیں واذکار

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾

(آل عمران : ۹۷)

''اللہ نے ان لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض کیا ہے جو اس کی طرف سفر کرنے کی طاقت رکھتے ہوں۔''

احرام کا تلبیہ

عمرہ اور حج تمتع کرنے والا میقات سے روانہ ہوتے وقت یہ الفاظ کہے:

((لَبَّيْكَ عُمْرَةً.))

''(یا اللہ) میں تیری بارگاہ میں عمرہ کے لیے حاضر ہوں۔''

حج افراد کرنے والا یہ الفاظ کہے:

((لَبَّيْكَ حَجًّا))

''(یا اللہ) میں تیری بارگاہ میں حج کے لیے حاضر ہوں۔''

حج قِران کرنے والا یہ الفاظ کہے:

((لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا.))[1]

''(یا اللہ) میں تیری بارگاہ میں عمرہ اور حج کے لیے حاضر ہوں۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، رقم : ۱۲۵۱۔

تلبیہ کے الفاظ

حج یا عمرہ کرنے والا احرام باندھنے کے بعد میقات سے تلبیہ شروع کردے۔ تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں:

((لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ.)) ❶

''حاضر ہوں، یا اللہ! میں حاضر ہوں۔ بار بار حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں پھر حاضر ہوں۔ یقینا سب تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی لیے ہیں اور ساری بادشاہت بھی تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔''

نبی کریم ﷺ سے تلبیہ کے یہ الفاظ بھی ثابت ہیں:

((لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ.)) ❷

''حاضر ہوں میں، اے معبود برحق۔''

((اَللّٰهُمَّ حَجَّةً لَا رِيَاءَ فِيْهَا وَلَا سُمْعَةَ.)) ❸

''اے اللہ! ایسے حج کا قصد ہے جس میں دکھلاوا اور ریاء نہیں ہے۔''

طواف شروع کرنے کی دُعا

حجر اسود کو بوسہ دیتے یا چھوتے یا دائیں ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے یوں کہنا چاہیے:

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الحج، قم: ١٥٤٩۔

❷ سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، رقم: ٢٧٥٢۔ سنن ابن ماجه، ٢٩٢٠۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ سنن ابن ماجه، کتاب المناسك، رقم: ٢٨٩٠۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

((بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.)) ❶

''اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) اور اللہ سب سے بڑا ہے۔''

طواف میں ذکر و دُعا

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھنا مسنون ہے:

﴿ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾ ❷

''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں اچھائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔''

آبِ زم زم پینے کی دعا

((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَّ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ)) ❸

''اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم، وسیع رزق اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:......نَافِعًا: نفع بخش۔ وَاسِعًا: وسیع۔ دَآءٍ: بیماری۔

صفا کے قریب یہ کلمات پڑھنے چاہئیں

((اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ، اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ.)) ❹

---

❶ مسند أحمد مع الفتح الرباني : ١٢ /٦٧۔ اس کی اسناد صحیح ہے۔

❷ سنن أبو داؤد، كتاب المناسك، رقم : ١٨٩٢۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

❸ مستدرك حاكم : ١٠ /٤٧٣۔ سنن دار قطني: ٢/ ٢٨٨۔ امام حاکم نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❹ صحيح مسلم، كتاب الحج، رقم : ١٢١٨۔

''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ میں اس چیز کے ساتھ ابتدا کرتا ہوں جس کے ساتھ اللہ نے ابتدا کی ہے۔''

صفا پر پہنچنے کے بعد

صفا پر چڑھ کر کوشش کریں کہ بیت اللہ نظر آ جائے۔ بیت اللہ کی طرف متوجہ ہو کر تین مرتبہ ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہیں اور یہ کلمات تین بار دہرائیں:

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ)) [1]

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اور تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے کئی لشکروں کو شکست دی۔''

سعی کے دوران میں ذکر

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''صفا اور مروہ کے درمیان سعی اللہ کا ذکر قائم کرنے کے لیے مقرر کی گئی ہے۔'' [2]

دوران سعی ایک دعا عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے موقوفاً ثابت ہے، دعا کے الفاظ یوں ہیں:

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الحج، رقم : ١٢١٨۔

[2] صحيح ابن خزيمه : ٤/ ٢٢٢، رقم : ٢٧٣٨۔ ابن خزیمہ نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

((رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ.)) ❶

''اے میرے رب! مجھے معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما اور تو ہی عزت والا اور بزرگی والا ہے۔''

منیٰ سے عرفات جاتے وقت کا ذکر

منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تکبیر ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' تہلیل ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' اور تلبیہ پکارنا مسنون ہے۔ ❷

میدان عرفات میں

یوم عرفہ (۹ ذوالحجہ) اور میدانِ عرفات قبولیت دعا کا بہترین دن اور بہترین جگہ ہیں۔ اس دن کی بہترین دعا جو نبی کریم ﷺ کے علاوہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے مانگی، یہ ہے:

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.)) ❸

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہت اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر شے پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔''

---

❶ مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث رقم : ١٥٥٦٢۔ محدث البانی نے ''حجۃ النبی ﷺ'' میں اس کی اسناد کی تصحیح بیان کی ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الحج، رقم : ١٢٨٤، ١٢٨٥۔

❸ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم : ٣٥٨٥۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ١٥٠٣۔

کنکری مارتے وقت

ہر کنکری ”اَللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہتے ہوئے ماری جائے۔ ❶

قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت

جو شخص اپنا جانور ذبح کرنا چاہے وہ یہ کہہ کر ذبح کرے۔

((بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ.)) ❷

”اللہ کے نام سے (میں ذبح کرتا ہوں) اللہ بہت بڑا ہے۔“

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الحج، رقم : ۱۷۵۰۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الأضاحی، رقم : ۵۵۵۸۔

متفرق دُعائیں

چھینک کی دعا

چھینکنے والا یہ دُعا کرے:

((اَلْحَمْدُلِلّٰهِ))

''سب تعریفات اللہ کے لیے ہیں۔''

سننے والا (ہر مسلمان) جواب میں کہے:

((يَرْحَمُكَ اللّٰهُ))

''اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔''

پھر چھینکنے والا جواب میں کہے:

((يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.)) [1]

''اللہ تعالیٰ تمہیں راہ ہدایت پر گامزن کرے، اور تمہارے حالات درست کرے۔''

دولہا و دلہن کو شادی کی مبارک دیتے وقت یہ دُعا کرے

((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ.)) [2]

''اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے، تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں کے درمیان

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الادب، رقم: ٦٢٢٤.

[2] سنن تر مذی، كتاب النكاح، رقم: ١٠٩١۔ سنن أبي داؤد، كتاب النكاح، رقم: ٢١٣٠۔ صحيح ابن حبان ،رقم: ٤٠٥٢۔ صحيح الكلم الطيب، رقم: ١٧٢۔

خیر وبھلائی میں اتفاق پیدا کرے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... بَارَكَ: برکت دے۔ جَمَعَ: اتفاق پیدا کرے۔

شب زفاف کی دعا

((اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ.)) ❶

''اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر وبھلائی کا سوال کرتا ہوں، اور اس چیز کی بھلائی کا بھی جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جس پر تو نے اسے پیدا کیا۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ: جس فطرت پر تو نے اسے پیدا کیا۔

دلہن سے مقاربت کی دعا

((بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا.)) ❷

''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ (جماع کرتا ہوں)، اے اللہ! تو ہمیں شیطان مردود سے بچا، اور شیطان کو ہماری اس (اولاد) سے دور کر دے جو تو ہمیں عطا فرمائے۔''

---

❶ سنن ابن ماجه، كتاب التجارات، رقم: ۲۲۵۲۔ مستدرك حاكم: ۱۸۳/۲۔ الاقتراح، رقم: ٤٤٠۔ صحيح ابن حبان، رقم: ٤٠٥٢۔ امام حاکم، ذہبی، ابن دقیق اور ابن حبان رحمہم اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحيح بخاری، كتاب بدء الخلق، رقم: ۳۲۷۱۔ صحيح مسلم، كتاب النكاح، رقم: ١٤٣٤۔

مشکل الفاظ کے معانی:...... جَنِّبْنَا: ہمیں بچا۔ مَا: جو۔ رَزَقْتَنَا: تو ہمیں عطا فرمائے۔

عقیقہ کی دعاء

بِسْمِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ لَكَ وَإِلَيْكَ هٰذِهِ عَقِيْقَةُ فُلَانٍ. ❶

''اللہ کے نام سے اور اللہ بہت بڑا ہے، اے اللہ! یہ فلاں بچہ یا بچی کا عقیقہ ہے جو تیرے لیے ہے اور تیری جانب سے ہے۔''

گدھے کی آواز اور کتے کی بھونک سن کر یہ دعا کرے

گدھے کی آواز سن کر یہ دعا کرے:

((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.))❷

''اے اللہ! میں شیطان مردود سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

مرغ کی آواز سن کر یہ دعا کرے

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.))❸

''اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل وکرم کا سوال کرتا ہوں۔''

کفارۂ مجلس کی دعا

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ أَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ))❹

---

❶ مسند احمد : ۳/۳۵٦، ۳۵۷، البیهقی، مصنف ابن ابی شیبة : ۸/۵۷۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن ابو داؤد، کتاب الأدب، رقم: ۵۱۰۳ ۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، رقم: ۳۳۰۳۔

❸ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم ٣٤٣٢۔ مسند احمد: رقم: ٤٩٤۔ موارد الظمان، رقم: ٢٣٦٦۔ مستدرك حاكم: ١/ ٥٣٧۔ صحيح الكلم الطيب، رقم: ١٨٦۔

''اے اللہ! میں تیری ہی پاکی بیان کرتا ہوں، اور تیری ہی خوبی بیان کرتا ہوں اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی معبود برحق ہے، اور تجھ سے اپنی بخشش کا سوال کرتا ہوں، اور میں تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں۔''

فضیلت:......رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ان کلمات کو ذکر کی مجلس میں کہے گا تو یہ کلمات اس مجلس کے اختتام پر مہر کی مانند ہوں گے، اور جو شخص ان کلمات کو لغو وغیرہ کی مجلس میں کہے گا تو یہ کلمات اس کے لیے (مجلس کے تمام گناہوں سے) کفارہ ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کلمات کو ایک دستاویز میں لکھ دیتا ہے، اور اس پہ مہر لگا دی جاتی ہے جو تا روزِ قیامت نہیں ٹوٹ پائے گی۔''

غصہ دُور کرنے کی دعا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطَٰنِ تَذَكَّرُوا ﴾

(الاعراف : ۲۰۱)

''بے شک اللہ سے ڈرنے والوں کو جب شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ لاحق ہوتا ہے تو وہ اللہ کو یاد کرنے لگتے ہیں۔''

((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.)) [1]

''میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔''

مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا کرے

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ

[1] صحیح بخاری، کتاب الادب، رقم: ٦٠٤٨۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم: ٢٦١٠۔

مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا)) ❶

''ہر قسم کی خوبی اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے بچا رکھا ہے کہ جس میں تجھے مبتلا کیا ہوا ہے، اور اس نے مجھے اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دے رکھی ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... عَافَانِيْ: مجھے بچا رکھا ہے۔اِبْتِلَاكَ: تجھے مبتلا کیا ہے۔

تحفہ دینے اور اسے قبول کرنے والے کی دعا

تحفہ قبول کرنے والا کہے:

((بَارَكَ اللهُ فِيْكُمْ))

''اللہ تعالیٰ تمہارے مال میں (بھی) برکت عطا فرمائے۔''

اور تحفہ دینے والا یوں کہے:

((وَفِيْهِمْ بَارَكَ اللهُ)) ❷

''اللہ تعالیٰ اُن کے مال میں (بھی) برکت عطا فرمائے۔''

نیا پھل دیکھ کر یہ دعا کرے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا.)) ❸

''اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے پھلوں میں برکت دے، ہمارے شہر میں

---

❶ سنن ترمذی ، کتاب الدعوات ،رقم: ٣٤٣٢۔ سلسله صحیحة، رقم: ١٩١۔

❷ ابن السنی ، عمل الیوم واللیلة ، رقم: ٢٧٩۔ نسائی ، عمل الیوم واللیلة ، رقم: ٣٠٣۔ صحیح الکلم الطیب، رقم:١٩٤۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الحج، رقم: ١٣٧٣۔ سنن ترمذی ،کتاب الدعوات، رقم: ٣٤٥٤۔

برکت دے، ہمارے صاع میں برکت دے اور ہمارے مُد میں بھی برکت دے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... صَاعِنَا: ہمارے صاع۔ یاد رہے کہ حجازی صاع۔ 180 تولے = دو سیر چار چھٹانک = سوا دو سیر = 099520.2 (تقریباً دو کلو سو گرام)۔ مُدِّنَا: ہمارے مد۔ یاد رہے کہ مد حجازی کا اعشاری وزن 9 چھٹانک = 880.524 گرام۔

گھر سے نکلتے وقت کی دعا

۱ ((بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.))

''میں اللہ تعالیٰ کے نام پر بھروسہ کرتے ہوئے گھر سے نکلا ہوں، اور میں نے اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کیا، مجھ میں (برائی سے) بچنے اور نیکی کرنے کی قوت نہیں ہے مگر اللہ ہی کی توفیق سے۔''

فضیلت:...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر سے نکلے اور یہ کہے تو اس وقت کہا جاتا ہے: تجھے ہدایت دی گئی، تو کفایت کیا گیا اور تو بچالیا گیا۔ شیطان اس سے دور ہوجاتے ہیں اور ایک دوسرا شیطان کہتا ہے: تو ایسے شخص کو کیسے گمراہ کرسکتا ہے، جو بلاشبہ ہدایت دیا گیا، کفایت کیا گیا اور بچایا گیا۔ [1]

۲ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی میرے گھر سے نکلتے تو نظر آسمان کی طرف اٹھاتے اور یہ دعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ أَنْ أَضِلَّ اَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهِلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ.)) [2]

''اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی کو گمراہ کروں یا

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم ۵۰۹۵۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن ابوداؤد، باب ما یقول اذا خرج من بیته، رقم: ۵۰۹۴۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

خود گمراہ ہو جاؤں، کسی کو پھسلاؤں یا پھسلایا جاؤں، خود کسی پر ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں، لاعلمی میں کسی کے ساتھ زیادتی کروں یا زیادتی کیا جاؤں۔''

گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہنا

امام ابوداؤد نے سیّدنا ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تین قسم کے لوگوں کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے (ان میں سے) گھر میں سلام کہہ کر داخل ہونے والے شخص کا ضامن بھی اللہ عزوجل ہے۔''❶

گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر کریں

(۱) سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت ہے کہ یقیناً انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوا اور اس وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے: تم نے رات بسر کرنے کی جگہ پالی......''❷

بے آباد گھر میں داخل ہونا

سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا، جب کوئی بے آباد گھر میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ وہ کہے:

((اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ.))❸

''سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر۔''

---

❶ سنن ابوداؤد، کتاب الجهاد، رقم : ۲٤۹۱۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔
❷ صحیح مسلم، کتاب الأشربة، رقم : ۵۲٦۲.
❸ مصنف ابن ابی شیبة، رقم : ۲۵۸۳۵.

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ. بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا، وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا، وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا.)) ❶

''اے اللہ! میں تجھ سے گھر میں داخل ہوتے ہوئے اور نکلتے ہوئے خیر اور بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام سے ہم نکلے اور اپنے رب پر ہم نے بھروسہ کیا۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَلْمَوْلَجِ: داخل ہوتے ہوئے۔ اَلْمَخْرَجِ: نکلتے ہوئے۔

کشائش رزق کی دعا

① ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا وَاسِعًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا.)) ❷

''اے اللہ! میں تجھ سے نفع مند علم، وسیع رزق اور تیری بارگاہ میں مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔''

② استغفار کی کثرت حصولِ رزق کا ذریعہ

اپنے گناہوں کی معافی مانگنے والا، اور توبہ کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی مہربانی کے لائق اور اس کی حفظ و رحمت کا اہل ہوتا ہے۔ تائب کے مال میں برکت ڈال دی جاتی ہے۔ مشکلات و

---

❶ سنن ابوداؤد، کتاب الأدب، رقم:٥٠٩٦۔ الأذکار للنووی، ص:٥٠۔ معجم کبیر للطبرانی : ٣/ ٢٩٦۔ اس دُعا کو ابوداوَد، طبرانی اور نووی وغیرہ نے درست جانا ہے مگر اس کی سند میں مقال ہے، لیکن وہ کمزوری موضوع کے درجہ تک نہیں پہنچتی کہ اس کو مردود قرار دیا جاسکے۔

❷ صحیح سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوة، رقم: ٩٢٥۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۖ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۰﴾ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؕ﴿۱۲﴾﴾

(نوح:۱۰۔۱۲)

''تم سب اپنے رب سے مغفرت طلب کرو، وہ بے شک بڑا مغفرت کرنے والا ہے، وہ آسمان سے تمہارے لیے موسلا دھار بارش بھیجے گا اور تمہیں مال و دولت اور لڑکوں سے نوازے گا، اور تمہارے لیے باغات پیدا کرے گا، اور تمہارے لیے نہریں نکالے گا۔''

''عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بارش مانگنے کے لیے جب آپ نکلے تو منبر پر چڑھ کر آپ نے خوب استغفار کیا، اور استغفار والی آیتوں کی تلاوت کی جن میں سے ایک آیت یہ بھی تھی۔ پھر فرمانے لگے کہ بارش کو میں نے بارش کی تمام راہوں سے جو آسمان میں ہیں طلب کر لیا ہے یعنی وہ احکام ادا کیے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ بارش نازل فرمایا کرتا ہے۔''

(تفسیر ابن کثیر: ۵/۵۰۷)

''حسن رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص نے خشک سالی کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو...... دوسرے شخص نے اپنے فقر کی شکایت کی ...... تیسرے شخص نے اولاد کی کمی کی شکایت کی ...... چوتھے شخص نے اپنی زمین کی پیداوار کی کمی کی شکایت کی ......تو سیّدنا حسن رحمۃ اللہ علیہ نے سب کو استغفار کرنے کی تلقین فرمائی...... اس پر ان سے سوال کیا گیا کہ آپ سے لوگوں نے مختلف قسم کی شکایتیں کیں......مگر آپ نے سب کو ایک ہی علاج بتلایا کہ استغفار کرو ...... اس سوال کے جواب میں حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہی (مذکورہ بالا) آیت تلاوت فرمائی۔''(تفسیر الخازن، تحت هذه الآية)

۞ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّي وَانْقِطَاعِ عُمُرِي.)) ❶

''اے اللہ! اپنی روزی کا وسیع ترین حصہ مجھے میرے بڑھاپے میں اور زندگی کے اختتام پر عطا فرما۔''

۞ سیدنا مرہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے پاس ایک مہمان آیا، آپ ﷺ نے کھانا لانے کے لیے ایک آدمی کو اپنی بیویوں کے پاس بھیجا، لیکن کسی کے پاس کھانا نہ ملا، سو آپ ﷺ نے یہ دعا کی:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ، فَاِنَّهُ لَا يَمْلِكُهَا اِلَّا اَنْتَ.)) ❷

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل اور رحمت کا سوال کرتا ہوں، کیونکہ تو ہی اپنی رحمت کا مالک ہے۔''

شرک سے بچنے کے دعا

❶ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ وَاَنَا اَعْلَمُ، وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ.))

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں تیرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤں، اور مجھے اس کا علم بھی ہو، اور ایسی بات کے لیے تجھ سے بخشش چاہتا ہوں جس کا مجھے علم نہ ہو۔''

---

❶ مستدرك حاكم : ٥٤٢/١ـ صحيح الجامع الصغير: ٣٩٦/١، سلسلة الاحاديث الصحيحة، حديث : ١٥٣٩.

❷ السلسلة الصحيحة، رقم : ١٥٤٣.

شانِ ورود:...... سیّدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے ابوبکر! یقیناً تم لوگوں میں شرک چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے۔''

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا شرک یہی نہیں کہ کوئی شخص اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود ٹھہرائے؟

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً شرک چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے۔ کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتلاؤں کہ جب تم وہ کہو، تو تم سے اس کا تھوڑا اور زیادہ (یعنی سارا شرک) ختم ہوجائے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم (یہ مذکورہ کلمات) کہو۔''[1]

❷ فروہ بن نوفل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نوفل رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ پڑھو اور اسی پر اپنی بات چیت ختم کرکے سوجاؤ۔ بے شک اس میں شرک سے براءت کا اظہار ہے۔''[2]

نیا لباس پہننے کی دعا

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ

---

[1] ابن السنی، عمل الیوم واللیة، رقم: ٢٨٦۔ الأدب المفرد، رقم: ٧١٧۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

[2] سنن ابوداؤد، ابواب النوم، رقم: ٥٠٥٥۔ مستدرک حاکم: ١/ ٦٥، و ٣/ ٥٣٨۔ امام حاکم اور محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ.))

''تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور میری محنت و قوت کے بغیر یہ (رزق) مجھے عطا کیا۔''

فضیلت:...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی نیا کپڑا پہنے اور یہ دعا پڑھے تو اس انسان کے پہلے کے (صغیرہ) گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ [1]

مشکل الفاظ کے معانی:...... کَسَانِیْ: مجھے پہنایا۔ رَزَقَنِیْهِ: یہ (رزق) مجھے عطا کیا۔

نیا لباس پہننے والے کو یہ دعا دی جائے

((اِلْبَسْ جَدِيْدًا، وَعِشْ حَمِيْدًا وَمُتْ شَهِيْدًا.)) [2]

''نیا لباس پہن اور اچھی زندگی بسر کر، اور شہادت کی موت تجھے نصیب ہو۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اِلْبَسْ: لباس پہن۔ عِشْ: زندگی بسر کر۔

لباس اُتارتے وقت کی دعا

سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بنی آدم میں سے کوئی اپنے کپڑے اتارے تو اس کی شرم گاہ کے اور جنات کی آنکھوں کے درمیان پردہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کہے:

''بِسْمِ اللّٰهِ.'' اللہ کے نام کے ساتھ۔'' [3]

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، رقم: ٤٠٢٣۔ ارواء الغلیل، رقم: ١٩٨٩۔

[2] ابن السنی، عمل الیوم واللیلة، رقم: ٣١١۔ صحیح سنن ابن ماجه، رقم: ٣٥٥٨.

[3] صحیح الجامع الصغیر: ١/ ٦٧٥.

حصول علم کی دُعا

① ﴿رَّبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا﴾ (طه:١١٤)

''میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔''

فضیلت و اہمیت:... اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ کو نصیحت کی کہ آپ اپنے رب سے زیادتی علم کی دعا کرتے رہیں۔

صاحب فتح البیان رقمطراز ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم کو علم کے سوا کسی چیز میں زیادتی طلب کرنے کی نصیحت نہیں کی۔

② ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ عِلۡمًا نَافِعًا، وَرِزۡقًا وَاسِعًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا.))

''اے اللہ! میں تجھ سے نفع مند علم، وسیع رزق اور تیری بارگاہ میں شرف قبولیت حاصل کرنے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔''

افادہ:...... نبی کریم ﷺ یہ دعا نماز فجر کے بعد کیا کرتے تھے۔[1]

انشراح صدر کے لیے دعا

﴿رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ ۙ﴿۲۵﴾ وَ یَسِّرۡ لِیۡۤ اَمۡرِیۡ ۙ﴿۲۶﴾ وَ احۡلُلۡ عُقۡدَۃً مِّنۡ لِّسَانِیۡ ۙ﴿۲۷﴾ یَفۡقَهُوۡا قَوۡلِیۡ ﴿۲۸﴾﴾ [طه: ٢٥ تا ٢٨]

''میرے رب! میرا سینہ کھول دے۔ اور میری مہم کو میرے لیے آسان کردے۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دے، تاکہ وہ لوگ میری بات سمجھیں۔''

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوة، رقم : ٢٥ـ الروض النضير، رقم : ١١٩٩ـ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی:...... يَسِّرْ: آسان کردے۔ اُحْلُلْ: کھول دے۔ عُقْدَةً: گرہ۔ يَفْقَهُوْا: وہ سمجھیں۔

سمجھ دار بچے کو دیکھ کر یہ دعا کرے

((اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ.)) ❶

''اے اللہ! اسے دین کی سمجھ عطا فرما۔''

افادہ:...... مذکورہ بالا دو دعاؤں میں لفظ ''فقہ'' استعمال ہوا ہے جس سے مراد کتاب و سنت کا فہم ہے۔ یاد رہے کہ فقہ، سے مراد فقہ حنفی نہیں ہے جیسا کہ ہمارے ہند و پاک کے معاشرے میں لوگ فقہ سے مراد فقہ حنفی لیتے ہیں۔

نصوص کتاب وسنت میں فقہ سے یہی مراد ہے یعنی فہم کتاب وسنت۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴾ (التوبہ : ۱۲۲)

''ایسا کیوں نہیں ہوتا ہر جماعت کے کچھ لوگ نکلیں، تاکہ دین کی سمجھ حاصل کریں، اور جب اپنی قوم کے پاس واپس لوٹیں تو انہیں اللہ سے ڈرائیں، تاکہ وہ برے کاموں سے پرہیز کریں۔''

قرآنی آیت کریمہ میں بھی دین اسلام کی فقہ کو حاصل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے نہ کہ فقہ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی اور جعفری کو سیکھنے، سمجھنے اور پھیلانے اور پھیلا کر امت مسلمہ کو پارہ پارہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

مزید برآں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الوضوء، رقم: ۱۴۳۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَبَلَّغَهَا مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيْهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ أَفْقَهُ مِنْهُ.)) [1]

''اللہ اُس بندے کو شاداں وخوش وخرم اور تر وتازہ رکھے، جس نے میری بات سنی، اس کو یاد کیا اور اس کو ان تک پہنچایا، جنہوں نے نہیں سنا، بعض اوقات فقہ کا حامل غیر فقیہ ہوتا ہے، اور کبھی حامل فقہ اپنے سے زیادہ سمجھدار اور فقیہ تک بات پہنچاتا ہے۔''

پس معلوم ہوا کہ کتاب وسنت میں فقہ سے مراد کتاب وسنت کا فہم ہے نہ کہ فقہ حنفی کیونکہ نزول کتاب کے وقت اور ورد واحادیث کے وقت تو فقہ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی اور جعفری کا وجود تک نہ تھا۔ فلیتدبر!

علم، دل، تقویٰ اور آرزو کی بہتری کی دعا

(۱)......حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں تم میں سے وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے، آپ یہ دعا مانگتے تھے:

أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. أَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا. أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ،

[1] سنن ابوداؤد، كتاب العلم، رقم:٣٦٦٠۔ سنن ترمذی، رقم:٢٦٥٦، ٢٦٥٨۔ سنن ابن ماجة، رقم:٢٣١، ٢٣٢۔ مسند أحمد: ٤/ ٨٠۔ طبرانی كبير، رقم:١٥٤١۔ سلسلة الصحيحة، رقم:٤٠٤.

وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا.)) ❶

''اے اللہ! میں نکمے پن، سستی، بزدلی، بخل، بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا کر دے اور اسے پاک کر دے کیونکہ تو ہی اسے بہتر پاک کرنے والا ہے۔ تو اس کا دوست اور کارساز ہے۔ اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ایسے دل سے جو (تجھ سے) نہ ڈرے، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔''

(۲)......سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، اللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا طَهَّرْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ ذُنُوبِي كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ، وَعِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِيشَةً تَقِيَّةً، وَمِيتَةً سَوِيَّةً، وَمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزِي.)) ❷

''اے اللہ! مجھے برف، اولے اور ٹھنڈے پانی کے ساتھ پاک کر دے۔ اے اللہ! مجھے خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے پاک

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الذکر و الدعاء، رقم: ٦٩٠٦۔

❷ مسند أحمد بن حنبل (مؤسسة الرسالة): ١٩٤٠٢، المعجم الأوسط للطبرانی: ٣٠٦/٧، حديث: ٧٥٧٢٠۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح لغیرہ'' قرار دیا ہے۔

کر دیا جاتا ہے۔ اور میری ذات اور میرے درمیان اور میری خطاؤں کے درمیان دوری بنا دے۔ جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری پیدا کی ہے۔ اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو، ایسے نفس سے جس کا پیٹ نہ بھرتا ہو، ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو، ایسے علم سے جو فائدہ نہ دے، اے اللہ! میں ان چاروں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے تقوی والی زندگی، راہ راست والی موت اور رسوائی سے پاک محشر کا سوال کرتا ہوں۔''

اللہ کی پناہ میں آنے کی دعائیں

﴿وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝۴۴﴾ (ص : 44)

''اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، بے شک اللہ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔''

① ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرْكِ الشَّقَاءِ، وَسُوْءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ.)) [1]

''اے اللہ! میں بلا کی مشقت، بدبختی کے ملنے، برے فیصلے اور دشمن کے خوف سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... جَهْدِ: مشقت۔ اَلشَّقَاءِ: بدبختی۔ شَمَاتَةِ: خوف۔ اَلْاَعْدَاءِ: دشمن۔

② ((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ.)) [2]

[1] صحيح بخاري، كتاب الدعوات، رقم: ٦٣٤٧۔
[2] صحيح مسلم ، كتاب الذكر و الدعا، رقم: ٦٩٤٣۔

''اے اللہ! میں آپ کی دی ہوئی نعمت کے زائل ہونے، عافیت کے بدل جانے، اور تیرے ناگہانی عذاب اور ہر طرح کی تیری ناراضگی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... زَوَالِ: زائل ہونے۔ تَحَوُّلِ: بدل جانے۔ فُجَائَةِ: ناگہانی۔ نِقْمَتِكَ: تیری ناراضگی۔

۳۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ، وَمِنْ زَوْجٍ تُشَيِّبُنِيْ قَبْلَ الْمَشِيْبِ، وَمِنْ وَلَدٍ يَكُوْنُ عَلَيَّ رِبًا، وَمِنْ مَالٍ يَكُوْنُ عَلَيَّ عَذَابًا، وَمِنْ خَلِيْلٍ مَاكِرٍ عَيْنُهُ تَرَانِيْ، وَقَلْبُهُ يَرْعَانِي، إِنْ رَاٰى حَسَنَةً دَفَنَهَا، وَإِذَا رَاٰى سَيِّئَةً اَذَاعَهَا.)) [1]

''اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں برے پڑوسی سے اور ایسی بیوی سے جو مجھے بڑھاپے سے پہلے بوڑھا کر دے اور ایسی اولاد سے جو میرا آقا بن بیٹھے اور ایسے مال سے جو میرے لیے باعثِ عذاب بن جائے اور ایسے چالباز دوست سے جس کی آنکھیں مجھے تک رہی ہوں اور جس کا دل میرے پیچھے پڑا ہوا ہو اور میری ہر نیکی کو دباتا جائے اور ہر برائی کو نشر کرتا جائے۔''

بُرے اخلاق سے بچنے کی دعا

((اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ، وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَاءِ، وَلِسَانِيْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ

[1] السلسلة الصحيحة، رقم: ٣١٣٧.

الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرِ.)) ❶

''اے اللہ میرے دل کو نفاق سے، میرے عمل کو ریا سے، میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک کردے، کیونکہ تو آنکھ کی چوری اور دل کی پوشیدہ باتوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔''

حسن سلوک کرنے والے کے لیے دُعا

((جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا.)) ❷

''اللہ عزوجل تمہیں (اس سے) بہتر بدلہ دے۔''

ظالم انسان کو بددعا دینا

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِي سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَيْنِ مِنِّيْ، وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي، وَاَرِنِي مِنْهُ ثَأْرِي.)) ❸

''اے اللہ! میرے لیے میرے کانوں اور میری آنکھوں کو درست رکھنا اور انہیں آخری دم تک قائم رکھنا۔ جو مجھ پر ظلم کرے اس کے خلاف میری مدد فرما اور اس سے میرا انتقام مجھے دکھا۔''

خواہش نفس سے بچنے کی دعا

◻ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ

❶ مشكوة، كتاب الدعوات، رقم: ٢٥٠١۔ كنز العمال :٢/١٨٤، رقم: ٣٦٦٠۔

❷ سنن ترمذى، رقم : ٢٠٣٥، صحيح الجامع الصغير، رقم : ٦٣٦٨.

❸ مسند البزار، رقم : ٣١٩٤، السلسلة الصحيحة، رقم : ٣١٧٠.

وَالْاَهْوَاءِ.)) ❶

''اے اللہ! میں برے اخلاق و اعمال اور خواہش نفس کی برائی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

٢ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ.)) ❷

''اے اللہ! بلاشبہ میں اس برائی کے شر سے جو میں نے (غلطی سے) کر لی ہو اور اس فعل و عمل کے شر سے جو میں نے ابھی نہیں کیا، تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

ہر اس چیز سے پناہ مانگنا جس سے رسول اللہ ﷺ نے پناہ مانگی ہے

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ میرے پاس کسی کام کی غرض سے تشریف لائے جبکہ میں نماز میں مصروف تھی۔ مجھے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے میں دیر ہوگئی تو آپ نے فرمایا: ''عائشہ جامع قسم کی دعا کیا کرو۔'' جب میں نے نماز ختم کی تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جامع قسم کی دعا کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم کہو:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُكَ مِمَّا سَأَلَكَ بِهِ مُحَمَّدٌ ﷺ،

---

❶ سنن ترمذی، رقم: ٣٥٩١۔ المشکاة، رقم: ٢٤٧١۔ امام ترمذی نے اسے ''حسن غریب'' اور محدث البانی نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحیح مسلم، رقم: ٦٨٩٥.

وَأَعُوذُ بِكَ مِمَّا تَعَوَّذَ مِنْهُ مُحَمَّدٌ ﷺ ، وَمَا قَضَيْتَ لِي مِنْ قَضَاءٍ فَاجْعَلْ عَاقِبَتَهُ رُشْدًا)) [1]

''اے اللہ میں تم سے ہر جلد یا بہ دیر آنے والی بھلائی کا سوال کرتی ہوں۔ جس کو میں جانتی ہوں اور جس کو نہیں جانتی۔ اور میں تجھ سے دنیا وآخرت کے شر سے پناہ چاہتی ہوں، جس کا مجھے علم ہو اور جس کا علم نہ ہو۔ اور میں تجھ سے جنت اور اس کے قریب کرنے والے ہر قول وفعل کی سوالی ہوں۔ اور میں آگ سے تیری پناہ مانگتی اور ہر اس بات اور عمل سے بھی پناہ مانگتی ہوں جو مجھے اس کے قریب کرے۔ اور میں اس چیز کا سوال کرتی ہو جس کا سوال محمد ﷺ نے کیا اور ہر اس چیز سے پناہ مانگتی ہوں جس سے محمد ﷺ نے پناہ مانگی اور تو نے جو فیصلہ بھی میرے لیے کیا اس کا انجام اچھا کر دے۔''

دنیا اور آخرت کی بھلائی کے لیے دعائیں

① ﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠١﴾﴾

''اے اللہ ہمیں دنیا اور آخرت (دونوں) میں خیر وبھلائی عطا فرما، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔''

فضیلت: ......اُم المؤمنین سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر اوقات یہ دعا کیا کرتے تھے۔ [2]

② ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا

[1] سنن ابن ماجه، رقم : ٣٨٤٦، السلسلة الصحيحة، رقم : ١٥٤٢.
[2] صحيح بخارى ، كتاب الدعوات، رقم: ٦٣٨٩۔

وَالْآخِرَةِ.))[1]

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت (دونوں) میں درگزری، سلامتی اور ہر تکلیف سے بچاؤ کا سوال کرتا ہوں۔''

۞ ۳ رسول اللہ ﷺ دنیا و آخرت کی درستگی اور اصلاح کے بارے میں اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ آخِرَتِيْ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ.))[2]

''اے اللہ! تو میرے اس دین کی اصلاح فرما جو میرے کام کی حفاظت کرنے والا ہے اور میری دنیاوی اصلاح فرما دے جس میں میری روزی ہے اور میری آخرت کو ٹھیک کر دے جہاں مجھے دوبارہ جانا ہے اور میری زندگی کو میری ہر ایک بھلائی کی زیادتی کا سبب بنا دے اور موت کو ہر ایک برائی سے راحت کا سبب بنا دے۔''

۞ ۴ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيْقِ الْمُقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.))[3]

''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھے ہدایت دے، مجھے وافر روزی دے اور مجھے عافیت دے۔ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں قیامت کے روز تکلیف دہ جگہ پر کھڑا

[1] الترغيب والترهيب: ٤/٥٠٨۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ١٥٢٣۔

[2] صحيح مسلم، كتاب الذكر و الدعاء، رقم: ٢٧٢٠۔ مجمع الزائد: ٣/٤٧۔

[3] سنن ابن ماجة، رقم: ١٣٥٦، صحيح ابوداؤد، رقم: ٧٤٢.

ہونے سے۔‘‘

حساب کی آسانی کے لیے دعا

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو بعض نمازوں میں یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

((اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَسِیْرًا.)) ❶

’’اے اللہ! مجھ سے آسان حساب لینا۔‘‘

پسندیدہ و ناپسندیدہ چیز دیکھتے وقت کی دعا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب پسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے:

((اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِی بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ.))

’’ساری تعریف اللہ کے لیے ہے، جس کی نعمتوں سے نیک کام پورے ہوتے ہیں۔‘‘

اور جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ.)) ❷

’’ساری تعریف اللہ کے لیے ہے، ہر حال میں (یعنی ہر حال میں اللہ کا شکر ہے)۔‘‘

صحت، عافیت، امانت، اچھا اخلاق اور رضاء بالقضاء طلب کرنے کی دُعا

① سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندے کی کوئی دعا

---

❶ مسند احمد : ٤٨/٦، مشکوة المصابیح، رقم : ٥٥٦٢۔ حمزہ زین نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔
❷ السلسلة الاحادیث الصحیحة، رقم : ٣٠٦٠.

اِس دعا سے افضل نہیں ہے:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ.)) ❶

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں خیریت و عافیت کا سوال کرتا ہوں۔''

۞ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((یَاعَمِّ ! اَکْثِرِ الدُّعَاءَ بِالْعَافِیَةِ.)) ❷

''اے میرے چچا جان! یہ دعا بکثرت کیا کرو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَافِیَةِ۔''

۞ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الصِّحَةَ، وَالْعِفَّةَ، وَالْاَمَانَةَ، وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدْرِ.)) ❸

''اے اللہ! میں تجھ سے صحت، پاک دامنی، امانت، اچھے اخلاق اور تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

۞ ((یُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ یَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِیعَةِ رَحِمٍ، أَوْ یَسْتَعْجِلُ فَیَقُولُ: دَعَوْتُ فَلَا أَرَى یَسْتَجِیبُ لِي، فَیَدَعُ الدُّعَاءَ)) ❹

''تم میں سے ہر ایک کی دعا اس وقت تک ضرور قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ یا

---

❶ السلسلة الصحيحة، رقم: ١١٣٨.

❷ السلسلة الصحيحة، رقم: ١٥٢٣.

❸ مسند احمد: ١٨١/٤، صحيح ابن حبان، رقم: ٩٤٩۔ ابن حبان نے اس کو ''صحیح'' کہا ہے۔

❹ صحيح بخاری، كتاب الدعوات، رقم: ٦٣٤٠.

قطع رحمی کی دعا نہیں کرتا یا جلد بازی نہیں کرتا، اس طرح کہ وہ کہتا ہے: میں نے دعا کی لیکن میں نہیں سمجھتا کہ میری دعا قبول ہو، پھر وہ دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے۔''

۵ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا پڑھی:

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَخَطَایَایَ کُلَّھَا. اَللّٰھُمَّ انْعَشْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ، وَاھْدِنِیْ لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ، فَإِنَّهُ لَا یَھْدِی لِصَالِحِھَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَھَا إِلَّا أَنْتَ.)) [1]

''اے اللہ! میرے گناہوں اور ساری کی ساری کوتاہیوں کو معاف فرما، اے اللہ! مجھے بلندیاں نصیب فرما، میری کوتاہیوں کو پورا فرما، اور میری نیک اعمال اور اچھے اخلاق کی طرف رہنمائی فرما، نہیں ہے کوئی نیک اعمال کی طرف راہنمائی کرنے والا سوائے تیرے، اور تیرے علاوہ برائیوں کو پھیرنے والا کوئی نہیں۔''

۶ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَسَیِّئِ الْاَسْقَامِ.)) [2]

''اے اللہ! میں برص، کوڑھ، دیوانگی اور بدترین قسم کی بیماریوں سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں۔''

۷ ((اَللّٰھُمَّ لَا یَأْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا یَصْرِفُ السَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.)) [3]

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی، رقم: ٤٤٣٩، کنز العمال، رقم: ٣٦٦٨.

[2] سنن ابو داؤد، رقم: ١٥٥٤، سنن نسائی، رقم: ٥٤٩٥، المشکاة، رقم: ٢٤٧٠۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[3] سنن ابی داؤد، رقم: ٣٩١٩، فتح الباری: ١٠/٣١٤.

''اے اللہ! تیرے سوا کوئی اچھائیاں لا نہیں سکتا اور نہ ہی تیرے سوا کوئی برائیوں (اور بیماریوں، مصیبتوں) کو پھیر سکتا ہے اور اللہ کے سوا نہ کوئی نیکی کی طاقت دیتا ہے اور نہ ہی برائی سے پھیرنے کی قوت۔''

⑧ رسول اللہ ﷺ اپنے رب سے یہ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي، وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِي وَخُذْ مِنْهُ بِثَأْرِي.)) ❶

''اے اللہ! تو میرے کانوں اور آنکھوں سے مستفید ہونے کا موقع عطا فرما اور تا زندگی ان کو سلامت رکھ اور مجھ پر ظلم کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما اور اس سے میرا انتقام لے۔''

⑨ ((قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ.)) ❷

''اللہ تعالیٰ نے تقدیر لکھی تھی، سو جو چاہا کر دیا۔''

اچھے اخلاق سے پیش آنا باعث مغفرت ہے

جناب ہانی بن یزید ابوشریح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے جنت میں داخل کروانے والا عمل بتلایئے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مغفرت واجب کرنے والے اعمال میں سے سلام پھیلانا اور اچھی گفتگو کرنا ہے۔'' ❸

---

❶ سنن ترمذی، رقم: ٣٦٠٦، مستدرك حاكم: ١/٥٢٣۔ امام حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب القدر، رقم: ٦٧٧٤.

❸ مجمع الزوائد، کتاب الأدب ٨/ ٢٩۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ١٠٣٥۔

ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور بے نیازی طلب کرنے کی دُعا

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْھُدٰی، وَالتُّقٰی، وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی.)) ❶

''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔''

اللہ تعالیٰ پر خالص توکل اور حسن ظن کا سوال کرنا

((اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ، وَاخْلُفْ عَلَیَّ كُلَّ غَائِبَةٍ لِیْ بِخَیْرٍ.)) ❷

''اے اللہ! جو رزق تو مجھے دے اس پر مجھے قناعت کرنے والا بنا اور اس میں مجھے برکت عطا کر، اور میرے ہاتھ سے نکل جانے والی ہر چیز کا مجھے بہترین بدلہ عطا فرما۔''

مسلمان کو دعا دینا کہ تو مسکراتا رہے

اپنے کسی مسلمان بھائی کو ہنستا دیکھ کر یوں کہنا مسنون ہے:

((اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ.)) ❸

''اللہ تمہیں مسکراتا رکھے۔''

کسی مسلمان کو اذیت دیں تو یہ دُعا کریں

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ٦٩٠٤۔

❷ مستدرك حاكم : ٥١٠/١۔ امام حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم : ٦٠٨٥.

ہوئے دیکھا، آپ فرما رہے تھے:

((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَلَا تُعَاقِبْنِي، أَيُّمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتُهُ أَوْ شَتَمْتُهُ فَلَا تُعَاقِبْنِي فِيهِ)) ❶

''(اے اللہ) میں بشر ہوں، میرا مواخذہ نہ فرمانا، میں نے جس مسلمان کو بھی اذیت دی ہے یا اسے برا بھلا کہا ہے اس میں میری پکڑ نہ کرنا۔''

دوسرے مسلمان بھائی کے لیے اُس کی عدم موجودگی میں دُعا کرنا

[۱] سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دینی بھائی کی دعا اپنے دینی بھائی کے بارے میں قبول ہوتی ہے۔ ❷

[۲] سیدنا صفوان بن عبداللہ بن صفوان سے روایت ہے، اور ان کے نکاح میں سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کی بیٹی درداء تھی، وہ کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس شام آیا تو گھر میں ام درداء تھیں جبکہ ابودرداء رضی اللہ عنہ وہاں موجود نہیں تھے۔ ام درداء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم اس سال حج پر جا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: پھر ہمارے لیے بھی خیر کی دعا کرنا۔ کیونکہ نبی ﷺ فرماتے تھے:

((إِنَّ دَعْوَةَ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ، كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ: آمِينَ، وَلَكَ بِمِثْلٍ.)) ❸

''بلاشبہ مسلمان آدمی کی دعا جو وہ اپنے بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں کرتا

---

❶ مسند احمد، رقم: ۲۵٦۵، مصنف عبد الرزاق: ۳۲٤۸۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ الجامع لإبن وهب: ۱٦۱، الكنى للدولابي: ۹۵۹/۳.

❸ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: ۸۸، ۲۷۳۳.

ہے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ جب وہ دعا کرتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے سر کے پاس مقرر کر دیا جاتا ہے۔ جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو وہ کہتا ہے: آمین اور تجھے بھی ایسا ہی ملے۔''

صبر، شکر اور تواضع کے حصول کی دُعا

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ شُكُوْرًا، وَاجْعَلْنِيْ صُبُوْرًا، وَاجْعَلْنِيْ فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْرًا وَفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا.)) [1]

''اے اللہ! مجھے شکر کرنے والا، صبر کرنے والا بنا دے، اپنی نظر میں چھوٹا اور دوسرے لوگوں کی نظر میں بڑا بنا دے۔''

کچھ جامع دُعائیں

◆ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مِلْءِ مَا اَحْصٰى كِتَابُهُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ.)) [2]

''اللہ کے لیے تعریفات ہیں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اور اس کی مخلوق کے بھرنے کے برابر، اور اسی کے لیے تعریفات ہیں، آسمانوں اور زمینوں کے بھرنے کے برابر، اللہ ہی کے لیے تعریف ہے اس مقدار کے برابر جو اس کی

---

[1] مسند البزار، رقم: ۳۱۹۸، مجمع الزوائد: ۱۰/۹۸۹۔ اس کی سند میں عقبہ بن عبداللہ الاصم ضعیف راوی ہے لیکن امام بزار نے اسے حسن الحدیث قرار دیا ہے۔

[2] مسند أحمد: ۵/۲۴۹، رقم: ۲۲۱۴۴۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

کتاب میں ہے، اور اس کے لیے تعریف ہے اس چیز کی تعداد کے برابر جو اس کی کتاب میں ہے، اور اللہ کے لیے تعریف ہے ہر چیز کی تعداد کے برابر اور ہر چیز کے بھرنے کے برابر۔''

◆ ((رَبَّنَا اَصْلِحْ بَيْنِنَا، وَاهْدِنَا سُبُلَ الْإِسْلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوْرِ، وَاصْرِفْ عَنَّا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ، وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَائِلِيْنَ بِهَا وَأَتِمَّهَا عَلَيْنَا.)) [1]

''اے ہمارے رب! ہمارے درمیان اصلاح فرما، ہمیں اسلام کے راستوں پر چلا اور ہمیں اندھیروں کی طرف نجات دے دے۔ ہم سے ظاہری و باطنی بے حیائیوں کو پھیر دے اور ہمارے لیے ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں، ہمارے دلوں، ہمارے ازواج اور ہماری اولادوں میں برکت عطا فرما، ہماری توبہ قبول فرما کیونکہ تو بہت قبول کرنے والا، بہت مہربان ہے، ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر گزار بنا، اس کی تعریف کرنے والا بنا، اس کا قائل (زبان سے بیان کرنے والا) بنادے اور ان کو ہم پر مکمل فرما۔''

◆ ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ

[1] سنن ابی داؤد، رقم : ٩٦٩، کتاب الدعاء للطبرانی، رقم : ١٤٣٠، الادب المفرد، رقم : ٦٣٠۔ محقق نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ.))[1]

''اے اللہ! ہر طرح کی تعریف تیرے ہی لیے ہے، تو آسمانوں اور زمین اور ان میں رہنے والی تمام مخلوق کا سنبھالنے والا ہے۔ تیرے ہی لیے تعریف ہے، آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں پر حکومت تیرے ہی لیے ہے۔ تیرے ہی لیے تعریف ہے، تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ تیرے ہی لیے تعریف ہے تو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے۔ تیری ہی تعریف ہے، تو سچا ہے، تیرا وعدہ سچا ہے، تیری ملاقات برحق ہے، تیری بات سچی ہے، جنت برحق ہے، دوزخ برحق ہے، تمام نبی سچے ہیں، محمد ﷺ سچے ہیں اور قیامت برحق ہے۔''

۴ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں یہ دعا سکھائی:

((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ، عَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَالَمْ أَعْلَمْ. أَللّٰهُمَّ وَأَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ، وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ مُحَمَّدٌ (ﷺ) وَأَسْئَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِيْ مِنْ

[1] صحیح البخاری، رقم: ۱۱۲۰.

أَمْرٍ ان نَّجْعَلُ عَاقِبَتَهُ رُشْدًا.)) [1]

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگتا ہوں جو میں جانتا ہوں وہ اور جو نہیں جانتا اس کا بھی سوال کرتا ہوں، اور میں دنیا و آخرت کے شر سے چاہے میں ان کو جانتا ہوں یا نہیں، تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں تجھ سے جنت اور ہر اس چیز کا سوال کرتا ہوں جو مجھے جنت کے قریب کر دے، اور میں جہنم اور ہر اس قول وعمل سے پناہ مانگتا ہوں جو مجھے اس سے دور کر دے، اور میں تجھ سے اس چیز کا سوال کرتا ہوں جس کا تیرے بندے اور تیرے رسول اللہ محمد ﷺ نے تجھ سے سوال کیا تھا اور میں تجھ سے اس معاملہ کا سوال کرتا ہوں جس کا تو فیصلہ کر چکا ہے یعنی تو اس کا اچھا انجام بنا دے۔''

مصائب و آلام میں دین پر ثابت قدم رہنے کی دُعا

﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۙ﴾ (البقرة : ١٥٥)

''اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں، جانوں اور پھلوں میں کمی کر کے ضرور آزمائیں گے۔ اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے۔''

* ((يَا مُثَبِّتَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلَى دِيْنِكَ.))

''اے دلوں کے پھیرنے والے! میرا دل اپنے دین پر جما دے۔''

فائدہ:...... سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: '' کیونکہ ہر آدمی کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں

---

[1] مستدرك حاكم، باب الدعاء، الجامع الكامل، رقم : ١٩٥٧، سنن ابن ماجة، رقم : ٣٨٤٦، مسند احمد، رقم : ٤٠٩١١، الأدب المفرد للبخارى : ٦٣٩، سلسلة الصحيحة، رقم : ١٥٤٢.

کے درمیان ہے، جسے چاہے راہِ راست پر قائم رکھے اور جسے چاہے بھٹکا دے۔'' ❶

محبت الٰہی کے حصول کے لیے دعا

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ داوٗد علیہ السلام یہ دُعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ حُبَّكَ، وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ، وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَمَالِيْ، وَأَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ.)) ❷

''اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت اور جو تجھ سے محبت کرنے والا ہے اس کی، اور ایسے عمل کی جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے، کی بھیک مانگتا ہوں، اے اللہ! اپنی محبت کو میرے لیے میری جان، میرے مال، میرے اہل وعیال اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب کر دے۔''

''مجھے تم سے اللہ کے لیے محبت ہے'' کہنے والے کو دعا

((أَحَبَّكَ الَّذِيْ أَحْبَبْتَنِيْ لَهٗ))

''وہ ہستی (اللہ تعالیٰ) بھی تم سے محبت کرے جس کی خاطر تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔''

پس منظر و پیش منظر:......سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک نبی کریم ﷺ کی مجلس میں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا، وہاں سے ایک دوسرے آدمی کا گزر ہوا، اس نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! میں اس آدمی سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس کے متعلق آگاہ کیا ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: جاؤ، اور اسے اس کی خبر دو۔

❶ صحيح سنن ترمذی، رقم: ۲۷۹۲۔

❷ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ۳٤۹۰۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ۷۰۷۔

اس آدمی نے دوسرے کو راہ میں جا لیا، اور اس سے کہا کہ میں اللہ کی خاطر تم سے محبت کرتا ہوں۔اس نے جواباً یہ دعا دی۔ ❶

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَحَبَّكَ: تم سے محبت کرے۔ اَحْبَبْتَنِیْ: تم نے مجھ سے محبت کی۔

محبت رسول ﷺ کے حصول کے لیے دُعا

(۱) **درود شریف کی کثرت:** رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''روز قیامت میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھے گا۔'' ❷

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.))

(۲) **کثرتِ نوافل:** صحابی، ابوفراس ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ نے جب نبی کریم ﷺ سے درخواست کی کہ میں جنت میں بھی آپ ﷺ کی رفاقت چاہتا ہوں تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: زیادہ سے زیادہ اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہوکر اپنے آپ کو اس قابل بنالو کہ مجھ محمد ﷺ کی تمہیں جنت میں بھی رفاقت مل جائے۔ ❸

---

❶ سنن ابوداؤد، كتاب الأدب، رقم : ٥١٢٥۔ المشكاة، رقم : ٥٠١٧۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ٣٢٥٣۔

❷ سنن ترمذي، رقم:٤٨٤۔ صحيح ابن حبان، رقم:٩٠٨۔ ترمذی نے اسے ''حسن غریب'' اور ابن حبان نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ صحيح مسلم، كتاب الصلوٰة، رقم : ١٠٩٤۔

حصولِ عزت کے لیے دعا

1 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کلمات کو حرزِ جان بنالو:

((یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ.)) [1]

''اے شان وشوکت اور عزت واکرام والے مجھے عزت عطا فرما۔''

2 ﴿اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٦﴾﴾ (آل عمران : ٢٦)

''آپ کہہ دیجیے کہ اے میرے اللہ! حقیقی بادشاہی کے مالک! تو جسے چاہتا ہے بادشاہی عطا کرتا ہے، اور جس سے چاہتا ہے، بادشاہی چھین لیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے ذلیل بنا دیتا ہے، تمام بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔''

پس منظر و پیش منظر:......اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو طریقۂ دعا سکھلایا ہے، اور تسبیح وتحمید کی تعلیم دی ہے۔ اللہ تعالیٰ مالک کل، مالک مطلق اور مالک حقیقی ہے۔ اپنے ملک میں جیسے چاہتا ہے تصرف کرتا ہے، ایجاد کرتا ہے، ختم کرتا ہے، مارتا ہے، زندہ کرتا ہے، عذاب یا ثواب دیتا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں اور نہ کوئی اُسے روک سکتا ہے، وہ جسے چاہتا ہے، بادشاہ بنا دیتا ہے، اس لیے کہ حقیقی بادشاہت اسی کے ساتھ خاص ہے، اور دوسروں کی بادشاہت مجازی اور عارضی ہے۔ اسی کے ہاتھ میں عزت و ذلت ہے، اور اسی کے ہاتھ میں تمام بھلائیاں ہیں۔

---

[1] مسند احمد: ١٧٧/٤۔ مستدرك حاكم: ٤٩٨/١ ، ٤٩٩ ۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ اور اُمت مسلمہ پر احسان کر کے نبوت بنی اسرائیل سے نبی کریم ﷺ کی طرف منتقل کردی، اور ان کے دین کو تمام ادیان پر غالب کردیا، اور پوری دنیا میں پھیلا دیا، اس لیے مسلمانوں کو اس نعمت عظمیٰ کا شکرادا کرتے رہنا چاہیے۔

امام طبری اور ابن ابوحاتم رحمہ اللہ نے روایت بیان کی ہے کہ یقینا نبی کریم ﷺ نے اپنے رب عزوجل ثناؤہٗ سے دعا کی کہ اے اللہ! فارس وروم کے لوگوں کو مسلمان کردے تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی۔ [1]

محتاجی اور ذلت سے پناہ مانگنے کی دعا

1. سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک نبی کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ،وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ)) [2]

''اے اللہ! میں فقر وفاقہ، مال کی کمی (محتاجی) اور ذلت ورسوائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور میں اس بات سے بھی تیری ذاتِ اقدس کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں کسی پرظلم کروں یا مجھ پرظلم کیا جائے۔''

2. ((اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ.)) [3]

''اے اللہ! ہمارے تمام امور میں انجام بہتر کردے، اور ہم کو دنیا کی رسوائی اور

---

[1] تفسیر طبری: ۳/ ۲۶۰۔ فتح القدیر: ۱/ ۲۶۹، ۲۷۰۔

[2] سنن ابو داؤد، کتاب الوتر، رقم: ۱۵٤٤۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

[3] مسند احمد: ٤/۱۸۱۔ حمزہ زین نے اسے صحیح کہا ہے۔

آخرت کے عذاب سے پناہ میں رکھ۔''

نومسلم کو تعلیم کے موقع پر دعا

نبی کریم ﷺ نومسلم کو یہ دعا سکھایا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ، وَارْحَمْنِیْ، وَاهْدِنِیْ، وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِی.)) [1]

''اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت یافتہ بنا، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔''

دُعائے اسم اعظم

[1] ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنِّیْ اَشْهَدُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ، وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ.))

''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی معبودِ حقیقی نہیں، تو اکیلا، بے نیاز وہ ذات ہے کہ جس نے نہ کسی کو جنا ہے اور نہ تجھے کسی نے جنا ہے، اور اس کا برابری کرنے والا کوئی نہیں۔''

فضیلت:... نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا مانگتے سنا تو فرمایا: تو نے اللہ عزوجل کے اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے، جب بھی کوئی اس کے ساتھ سوال کرے وہ عطا کرتا ہے، اور جب بھی کوئی اس اسم کے ساتھ دُعا کرتا ہے اُس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ [2]

[2] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک آدمی

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعا، رقم: ٢٦٩٧۔

[2] سنن ابوداؤد، باب الدعاء، رقم: ١٤٩٣۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

نے نماز پڑھ کر یہ (مندرجہ ذیل) دعا مانگی:

((أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، يَا ذَالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، يَاحَيُّ يَا قَيُّومُ.))

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تیری ہی تعریف ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو بے انتہا احسان کرنے والا ہے، آسمان و زمین کو بے مادہ و بے نمونہ پیدا کرنے والا ہے۔ اے جلال و اکرام والے! اے زندہ! اے نگرانی والے!''

فضیلت:...... آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ سے اسمِ اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے، اگر اس کے ساتھ دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے، اور جب مانگا جائے تو دیا جاتا ہے۔ [1]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی فضیلت

(١) سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ''اے پروردگار! مجھے ایسی چیز سکھا جس کے ساتھ میں تجھے یاد کروں اور تجھے پکاروں۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے موسیٰ! کہہ "لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ."''

موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ''اے اللہ! یہ تو تیرے تمام بندے کہتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہہ۔''

موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ''مجھے کوئی خصوصی چیز سکھاؤ۔''

فرمایا: ''اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں، ان کے اندر تمام چیزوں سمیت

[1] سنن ابو داؤد، باب الدعاء، رقم: ١٤٩٥۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور "لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو یہ اکیلا ان سے وزنی ہو جائے گا۔"❶

④ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَفْضَلُ الذِّكْرِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) ❷

"سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والا ذکر 'لا الہ الا اللہ' ہے۔"

⑤ مزید برآں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "جو شخص یقین قلب کے ساتھ "لا إله الا الله" کا اقرار کرے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔"❸

ایک روایت کے لفظ یہ ہیں:

((مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَلَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ.)) ❹

"جو شخص اخلاص قلب کے ساتھ "لا إله إلا الله" پڑھے گا تو وہ جنت میں داخل ہوگا، اسے آگ نہ چھو سکے گی۔"

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کی فضیلت

① سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کیا میں تجھے ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟ تو میں نے کہا: کیوں نہیں! بلکہ اے اللہ کے رسول! ضرور بتائیے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کہا کرو:

❶ صحيح ابن حبان: ٨/ ٣٥، رقم: ٦١٥٨۔ ابن حبان نے اسے "صحيح" کہا ہے۔

❷ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ٣٣٨٣۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے "حسن" کہا ہے۔

❸ مسند أحمد: ٤/ ١١١۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ١٣١٤.

❹ مسند حمیدی، رقم: ٣٦٩، الترغيب والترهيب ٢/ ٤١٤، تاریخ کبیر للبخاری: ١٢/ ٦٤.

((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ)) ❶

''اللہ کے سوا کوئی برائی سے بچنے کی توفیق اور نیکی کی قوت بخشنے والا نہیں۔''

﴿۲﴾ جناب قیس بن سعد بن عباد رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یقیناً ان کے باپ نے انہیں نبی کریم ﷺ کی خدمت کے لیے آپ ﷺ کے پاس بھیج دیا۔ وہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں اس وقت نماز پڑھ چکا تھا، تو آپ ﷺ نے اپنے پاؤں مبارک سے مجھے ٹھوکر لگائی اور ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ تو میں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ)) ❷

﴿۳﴾ سیّدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اسراء والی رات ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرے، تو انہوں نے دریافت فرمایا: ''اے جبریل! آپ کے ساتھ کون ہیں؟''

انہوں نے جواب دیا: یہ محمد ﷺ ہیں۔

سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ سے ارشاد فرمایا: اپنی امت کو حکم دیجیے، کہ وہ جنت کے پودے بکثرت لگائیں، کیونکہ اس کی مٹی پاکیزہ اور زمین وسیع ہے۔

انہوں نے جواب دیا: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ)) ❸

آپ ﷺ نے پوچھا: ''جنت کے پودے کیا ہیں؟''

---

❶ صحیح بخاری، کتاب التوحید، رقم : ۷۳۸۶۔

❷ سنن ترمذی، رقم : ۳۸۱۶۔ امام ترمذی نے اسے ''حسن صحیح'' اور محدث البانی نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❸ مسند أحمد، رقم : ۲۳۵۵۲۔ الإحسان في تقریب صحیح ابن حبان، رقم : ۸۲۱۔ صحیح الترغیب والترھیب : ۲/۲۵۰.

رسول اللہ ﷺ کے محبوب ترین کلمات

((سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُلِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ))

''میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں، تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ سب سے بڑا ہے۔''

فضیلت:...... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کلمات مجھے ہر اس چیز سے محبوب ہیں جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ [1]

اللہ تعالیٰ کے محبوب کلمات

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ.))

''میں اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں، جو بڑا ہے اور میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی حمد کے ساتھ۔''

فضیلت:... نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ کلمات اللہ تعالیٰ الرحمن کو بڑے پسند ہیں، زبان پر بڑے ہلکے ہیں لیکن (روزِ قیامت) میزان میں بڑے بھاری ہوں گے۔'' [2]

توبہ واستغفار کی فضیلت

یقیناً اللہ تعالیٰ نے استغفار کا حکم رسول اللہ ﷺ کو دیا تھا:

﴿وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝۵۵﴾

(المؤمن : ٥٥)

''اور اپنے گناہوں سے معافی مانگو۔ صبح وشام اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہو۔''

---

[1] صحیح مسلم، رقم : ٦٨٦٨۔صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم : ٦٨٤٧۔

[2] صحیح بخاری، کتاب التوحید، رقم: ٧٥٦٣۔

ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ کثرت سے استغفار کرتا رہے، نبی کریم ﷺ کثرت سے استغفار کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ ایک دن میں سو بار، اور بعض دفعہ ایک مجلس میں ستر سے زیادہ مرتبہ استغفار کرتے۔ حالانکہ آپ ﷺ معصوم عن الخطاء تھے۔ درحقیقت اس میں امت کے لیے درس ہے۔ نبی کریم ﷺ جن کلمات کے ساتھ استغفار کرتے، ان میں سے سیّد الاستغفار کے الفاظ بھی تھے، اور ذیل میں دیے گئے کلماتِ استغفار بھی تھے۔

1 ﴿رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝﴾

(آل عمران : ١٦)

''اے ہمارے رب! بے شک ہم ایمان لائے، پس تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔''

2 ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾ (آل عمران : ١٤٧)

''اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے کاموں میں ہم سے جو زیادتیاں ہوئیں وہ معاف کر دے۔ اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔''

3 ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝﴾

(ابراهيم : ٤١)

''اے ہمارے رب! جس دن حساب قائم ہوگا اس دن مجھے، میرے والدین کو اور تمام مومنوں کو معاف فرمانا۔''

4 ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝﴾ (الاعراف : ٢٣)

''اے ہمارے رب! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا، اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور تو نے ہم پر رحم نہ فرمایا تو یقیناً ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔''

5 ﴿ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ﴾ (الاعراف : ۱۵۵)

''لہٰذا ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو ہی بہترین بخشنے والا ہے۔''

6 ﴿ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴾ (المؤمنون : ۱۱۸)

''اے میرے رب! میری مغفرت فرما، اور (مجھ پر) رحم فرما، اور تو ہی سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔''

7 ﴿ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (الحشر : ۱۰)

''اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جنھوں نے ایمان لانے میں ہم سے پہل کی اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی کینہ نہ رکھ جو ایمان لائے، اے ہمارے رب! یقیناً تو بے حد شفقت کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

8 ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ.)) [1]

''میں اس اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں، جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ زندہ ہے، ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اور میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔''

[1] سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم:۳۳۹۷، الکلم الطیب : ۳۹۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

٩ ((رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ.)) ❶

''اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول کر لے، یقینا تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

١٠ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا اَخْطَاْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا جَهِلْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ.)) ❷

''اے اللہ! میں نے جو گناہ غلطی سے کیے یا جو جان بوجھ کر کیے اور جو چھپ کر کیے اور جو کھل کر کیے اور جو لاعلمی سے کیے اور جو جان بوجھ کر کیے سب معاف فرمادیں۔''

١١ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَاخْسَأْ شَیْطَانِیْ وَفُكَّ رِهَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی.)) ❸

''اے اللہ! میرے گناہ معاف کردیں اور میرے شیطان کو نامراد کردیں اور میرے بوجھ کو ہلکا کردیں اور مجھے اعلیٰ مجلس میں شامل فرمالیں۔''

١٢ ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ.)) ❹

''میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں اور اُسی کی طرف توبہ کرتا ہوں۔''

❶ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم : ٣٤٣٤۔ سلسلة الصحیحة، رقم : ٥٥٦۔
❷ مسند احمد، رقم : ١٩٢٥۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
❸ سنن ابی داؤد، رقم : ٥٠٥٤۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
❹ صحیح البخاری، رقم : ٦٣٠٧.

مرض اور موت سے متعلق دُعائیں

صدقہ کے ذریعہ بیماری کا علاج کرنا

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((دَاوُوْا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ.)) [1]

''اپنے مریضوں کا علاج صدقہ کے ذریعہ کرو۔''

مریض کی عیادت کے وقت

1. سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو (اس کے پاس بیٹھ کر) فرماتے:

((لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ.)) [2]

''کوئی حرج نہیں، یہ بیماری گناہوں کو دھوڈالے گی۔''

2. ((أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ.))

''میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں جو بڑا ہے، عرش عظیم کا رب ہے کہ وہ تجھے شفا دے دے۔''

فضیلت:...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایسے مریض کی عیادت کی جس کی موت کا وقت ابھی نہیں آیا اور اس کے لیے سات مرتبہ یہ دعا مانگے، تو اللہ اس

---

[1] صحيح الجامع الصغير، رقم: ٣٣٥٨.

[2] صحيح بخاری، کتاب المناقب، رقم: ٣٦١٦۔

مریض کو شفا دے گا۔ ❶

مریض زندگی کے آخری لمحات میں یہ دعا مانگے

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: (بوقت وفات) نبی کریم ﷺ میرے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو یہ الفاظ ادا فرماتے ہوئے سنا:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْأَعْلٰى.)) ❷

''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔''

مرض الموت میں کثرت سے پڑھی جانے والی دعا

نبی ﷺ مرض الموت میں درج ذیل دعا کثرت سے پڑھا کرتے تھے:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ.)) ❸

''اللہ تعالیٰ پاک ہے، اور ہر قسم کی خوبی اس کے لیے ہے، میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔''

قریب المرگ شخص کو کلمہ کی تلقین

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.)) ❹

''قریب الموت لوگوں کو ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کی تلقین کیا کرو۔''

---

❶ سنن ترمذی، کتاب الطب، رقم : ۲۰۸۳۔ المشکاۃ، رقم: ۱۵۵۳۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❷ مختصر صحیح مسلم، للألبانی، رقم : ۱۶٦٤۔

❸ صحیح مسلم: ۹۱٦، مسند احمد: ۱۰۹۹۳.

❹ مسند احمد: ۱۸٤/٦ ، رقم: ۲۵۵۰۸۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

کسی فوتگی والی مصیبت پر درج ذیل دعا مانگے

((إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. أَللّٰهُمَّ أُجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَأَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا.))

''ہم اللہ کے لیے ہیں، اور ہم اللہ ہی کی طرف پلٹ کے جانے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور اس کے عوض میں مجھے اس سے بہتر چیز عطا فرما۔''

فضیلت:......سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی مسلمان کو مصیبت پہنچے اور وہ یہ دعا مانگے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے تو اللہ اس کو پہلے سے بہتر بدل عطا فرما دے گا۔ [1]

تعزیت کرنے کی مسنون دُعا

① ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَالْتَحْتَسِبْ.)) [2]

''بے شک یہ اللہ کا مال تھا جو اس نے لے لیا، اور جو اس نے دے رکھا ہے وہ بھی تو اس کا ہے، اس کے پاس ہر چیز کا وقت مقرر ہے۔ بس صبر کرو اور اللہ سے اجر کی اُمید رکھو۔''

② ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْلَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ.))

---

[1] صحیح بخاری، کتاب المرض، رقم: ٥٦٧١۔ صحیح مسلم، رقم: ٦٨١٤۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، رقم: ٩٢٣۔

''اے اللہ! ابوسلمہ کو بخش دے، ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا مرتبہ بلند فرما اور اس کے پسماندگان کی نسل سے اس کا جانشین پیدا فرما، یارب العالمین! ہم سب کو اور مرنے والے کو معاف فرما، میّت کی قبر کشادہ کر دے اور اسے نور سے بھر دے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:......اِرْفَعْ: بلند فرما۔ اَلْمَهْدِيِّيْنَ: ہدایت یافتہ۔ اَلْغَابِرِيْنَ: پسماندگان۔ اِفْسَحْ: کشادہ کر دے۔

پس منظر و پیش منظر:......سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے۔ اس وقت ابوسلمہ کی آنکھیں پتھرا چکی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بند کیں اور فرمایا: ''جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کے تعاقب میں جاتی ہے۔'' گھر والے اس بات پر رونے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرنے والوں کے حق میں بھلی بات کہو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ابوسلمہ کے حق میں یہ دعا فرمائی۔ [1]

نوٹ:...... یاد رہے کہ اب ہمیں ''لِأَبِيْ سَلَمَةَ'' کے بجائے ''لَهُ'' کہنا ہوگا۔

میّت کو قبر میں اتارتے وقت یہ دعا پڑھیں

((بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ.)) [2]

''اللہ کے نام سے اور رسول اللہ ﷺ کے طریقہ پر (ہم اس کو قبر میں

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، رقم : ٢١٣٠۔ سنن ابوداؤد، رقم : ٣١١٨۔ سنن ابن ماجه، رقم : ١٤٥٤، المشكاة، رقم : ١٦١٩۔

[2] سنن ابوداؤد، رقم : ٣٢١٣۔ سنن ترمذی، رقم : ١٠٤٦۔ سنن ابن ماجه، رقم : ١٥٥٠۔ مسند أحمد : ٢/ ٢٧ و ٥/ ٢٥٤۔ مستدرك حاكم : ٤/ ٥٣٩۔ تفسير ابن كثير : ٣/ ٤١٠۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اتارتے ہیں)۔''

اور ابن ماجہ کے الفاظ ہیں:

((بِسْمِ اللّٰهِ، وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ.))

''میں اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کے راستے میں اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر اسے دفن کرتا ہوں۔''

اور ابو خالد احمر نے ایک مرتبہ یوں کہا کہ جب میّت لحد میں اتاری جاتی تو آپ پڑھتے:

((بِسْمِ اللّٰهِ، وَعَلَى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ.)) ❶

''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ، اور اس کے رسول کی سنت پر۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ سنن کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک میت کے دفن کے بعد اس کی قبر پر مٹی ڈالتے ہوئے پہلی بار فرمایا: ﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ﴾ دوسری لپ ڈالتے ہوئے فرمایا: ﴿وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ﴾ تیسری بار فرمایا: ﴿وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى﴾ (طٰه : ٥٥) ''اسی زمین سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں پھر واپس لوٹائیں گے۔ اور اسی سے دوبارہ تم سب کو نکالیں گے۔''

زیارت قبور کی دُعا

① ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَإِنَّآ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ، نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ.)) ❷

''ان گھروں والے مومنو! اور مسلمانو! تم پر سلام ہو، ہم بھی ان شاء اللہ تم سے

---

❶ سنن ابن ماجة، كتاب الجنائز، رقم: ١٥٥٠۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الجنائز، رقم: ٩٧٥.

ملنے والے ہیں، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت کے طلب گار ہوں۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَهْلَ الدِّيَارِ: گھروں والے۔ یعنی قبروں والے۔ لَاحِقُوْنَ: ملنے والے ہیں۔

② ((اَلسَّلَامُ عَلٰى أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاخِرِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ))[1]

''اس بستی کے مومنوں اور مسلمانوں پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ ہم میں سے آگے جانے والوں اور پیچھے آنے والوں پر رحم فرمائے۔ ان شاء اللہ ہم آپ لوگوں کے پاس آنے ہی والے ہیں۔''

روضہ مبارک پر درود وسلام پڑھنے کے مسنون الفاظ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾ (الاحزاب : ٥٦)

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں، اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی ان پر صلوٰۃ بھیجو اور سلام بھیجو، خوب سلام بھیجنا۔''

◇ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى

[1] صحيح مسلم، كتاب الجنائز، رقم: ٩٧٤.

اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.)) ❶

((اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ.)) ❷

''اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ ﷺ پر سلامتی اور اللہ کی رحمت و برکات ہوں ہم پر اور اللہ کے نیک صالح بندوں پر بھی سلامتی ہو۔''

۲ ((صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.)) ❸

۳ ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَابَكْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرُ.)) ❹

''اے اللہ کے رسول ﷺ آپ ﷺ پر سلام ہو، ابوبکر رضی اللہ عنہ پر سلام ہو اور عمر رضی اللہ عنہ پر سلام ہو۔''

---

❶ صحیح بخاری، کتاب احادیث الأنبیاء، رقم: ۳۳۷۰۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۸۳۱۔

❸ صحیح بخاری، کتاب العلم، رقم: ۱۲۲۔

❹ فضل الصلوٰة علی النبی ﷺ للألبانی، ص:۱۰۰۔ فضل الصلوٰة علی النبی ﷺ للجهضمی، ص:۸۲۔ السنن الکبریٰ للبیهقی۔

نماز جنازہ کی دُعائیں

❶ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، أَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ. أَللّٰهُمَّ لَا تُحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ.)) ❶

''اے اللہ! ہمارے زندہ اور مردہ کو، حاضر اور غائب کو، چھوٹے اور بڑے کو، مرد اور عورت کو بخش دے۔ اے اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھنا چاہے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے مارنا چاہے اسے ایمان پر موت دے۔ اے اللہ! ہمیں مرنے والے پر صبر کرنے کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں کسی آزمائش میں مبتلا نہ کرو۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... لَا تَحْرِمْنَا: تو محروم نہ رکھ۔ لَا تُضِلَّنَا: ہمیں آزمائش میں مبتلا نہ کر۔

❷ ((أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ

❶ سنن ابوداؤد، كتاب الجنائز، رقم : ٣٢٠١۔ سنن ترمذى، رقم : ١٠٢٤۔ سنن ابن ماجة، رقم : ١٤٩٧٨۔ محدث البانی ؒ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ.)) ❶

''اے اللہ! اسے معاف فرما، اس پر رحم فرما، اسے عافیت بخش، اس سے درگزر فرما، اس کی بہترین مہمانی کر، اس کی قبر کشادہ فرما، اس کے گناہ پانی، اولوں اور برف سے دھو ڈال، اسے گناہوں سے اس طرح صاف کردے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے، اسے اس کے (دنیا والے) گھر سے بہتر گھر، (دنیا کے) لوگوں سے بہتر لوگ اور اس کی بیوی سے بہتر جوڑا عطا فرما۔ اسے بہشت میں داخل فرما اور فتنہ قبر، عذاب قبر اور عذاب جہنم سے محفوظ رکھ۔''

۳ ((أَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ ، فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ ، وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.)) ❷

''اے اللہ! یہ فلاں بن فلاں (میّت اور اس کے باپ کا نام لیں) تیرے ذمے اور تیری رحمت کے سائے میں ہے، اس کو فتنہ قبر، عذاب قبر اور آگ کے عذاب سے بچا، تو وفا والا اور حق والا ہے، اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما، بلاشبہ تو بخشنے اور رحم کرنے والا ہے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... حَبْلِ جِوَارِكَ: تیری رحمت کے سائے۔ اَهْلُ الْوَفَاءِ: وفا والا۔

❶ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، رقم: ۲۲۳۲، ۲۲۳٤۔

❷ سنن ابوداؤد، کتاب الجنائز، رقم: ۳۲۰۲۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

۴ ((أَللّٰهُمَّ (هٰذَا) عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ (مِنَّا). إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ إِحْسَانِهٖ وَإِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَاغْفِرْلَهُ. لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ.)) [1]

''اے اللہ! یہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہے۔ یہ گواہی دیتا تھا کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یقینا محمد (ﷺ) تیرے بندے اور رسول ہیں۔ اور تو ہماری نسبت اس کے بارے میں خوب جانتا ہے۔ (اے اللہ!) اگر یہ نیکوکار تھا تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرمادے اور اگر یہ گنہگار تھا تو اس کے گناہوں کو معاف کردے۔ اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ کرنا اور اس کے بعد ہمیں کسی آزمائش میں مبتلا نہ کرنا۔''

۵ ((أَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ أَمَتِكَ إِحْتَاجَ إِلٰى رَحْمَتِكَ، وَأَنْتَ غَنِيٌّ مِنْ عَذَابِهٖ. إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ إِحْسَانِهٖ، وَإِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ.)) [2]

''اے اللہ تیرا بندہ ہے، تیری باندی کا بیٹا ہے، تیری رحمت کا محتاج ہے، تو اسے عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اگر یہ نیکوکار ہے تو اسے بھلائی میں زیادہ کر اور اگر یہ خطاکار ہے تو اس کی خطاؤں کو معاف فرما۔''

---

[1] مسند أبو يعلى، رقم : ١١ /٦٥٩٨۔ المطالب العالية، رقم : ٧٦٣۔ ابویعلی اور ابن حجر نے اس کی سند کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

[2] مستدرك،الحاكم، كتاب الجنائز، باب ادعية صلاة الجنازة، رقم : ١٣٦٨۔ امام حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

بچے کی نماز جنازہ میں دُعا

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا، وَفَرَطًا، وَذُخْرًا وَاَجْرًا.)) ❶

''اے اللہ! اس بچے کو ہمارے لیے پیش رو، میر کارواں، ذخیرہ اور باعث اجر بنا۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... سَلَفًا: پیش رو۔ فَرَطًا: میر کارواں۔ ذُخْرًا: ذخیرہ۔

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب قرائة فاتحة الکتاب علی الجنازة، معلقا۔

اسمائے حسنیٰ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ (الاعراف:۱۸۰)

''اور اللہ کے بہت ہی اچھے نام ہیں، پس تم لوگ اسے انہی ناموں کے ذریعہ پکارو۔''

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

''اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو (ننانوے) نام ایسے ہیں کہ جس مومن آدمی نے بھی ان کو یاد کرلیا (اور انہیں صبح وشام وہ پڑھتا رہا، ان کے ساتھ دعا کرتا رہا) وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔'' [1]

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اَلرَّحْمٰنُ	بہت مہربان	اَلرَّحِيْمُ	نہایت رحم کرنے والا
اَلْمَلِكُ	حقیقی بادشاہ	اَلْقُدُّوْسُ	برائیوں سے پاک ذات
اَلسَّلَامُ	سلامتی والا	اَلْمُؤْمِنُ	امن وایمان دینے والا
اَلْمُهَيْمِنُ	نگہبان	اَلْعَزِيْزُ	سب پر غالب
اَلْجَبَّارُ	سب سے زبردست	اَلْمُتَكَبِّرُ	بڑائی اور بزرگی والا
اَلْخَالِقُ	تخلیق کرنے والا	اَلْبَارِئُ	جان ڈالنے والا

[1] صحيح بخارى، كتاب الدعوات، رقم:٦٤١٠، صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: ٤/ ٢٧٧٦

الْمُصَوِّرُ	صورتیں بنانے والا	الْغَفَّارُ	بخشنے والا
الْقَهَّارُ	سب کو اپنے قابو میں رکھنے والا	الْوَهَّابُ	سب کچھ عطا کرنے والا
الرَّزَّاقُ	روزی دینے والا	الْفَتَّاحُ	کھولنے والا
الْعَلِيْمُ	بہت وسیع علم والا	الْقَابِضُ	روزی قبض کرنے والا
الْبَاسِطُ	روزی پھیلانے والا	الْخَافِضُ	پست کرنے والا
الرَّافِعُ	بلند کرنے والا	الْمُعِزُّ	عزت دینے والا
الْمُذِلُّ	ذلت دینے والا	السَّمِيْعُ	سب کچھ سننے والا
الْبَصِيْرُ	سب کچھ دیکھنے والا	الْحَكَمُ	حاکم مطلق
الْعَدْلُ	سرتاپا انصاف	اللَّطِيْفُ	بڑا لطف وکرم کرنے والا
الْخَبِيْرُ	باخبر اور آگاہ	الْحَلِيْمُ	بڑا بردبار
الْعَظِيْمُ	بڑی عظمت والا	الْغَفُوْرُ	بہت بخشنے والا
الشَّكُوْرُ	قدردان	الْعَلِيُّ	بہت بلند وبالا
الْكَبِيْرُ	بہت بڑا	الْحَفِيْظُ	سب کا محافظ
الْمُقِيْتُ	سب کو روزی وتوانائی دینے والا	الْحَسِيْبُ	سب کیلئے کفایت کرنے والا
الْجَلِيْلُ	بزرگی والا	الْكَرِيْمُ	عزت والا
الرَّقِيْبُ	بڑا نگہبان	الْمُجِيْبُ	دعائیں سننے اور قبول کرنے والا

اَلْوَاسِعُ	وسعت والا	اَلْحَكِيْمُ	بڑی حکمتوں والا
اَلْوَدُوْدُ	بڑا محبت کرنے والا	اَلْمَجِيْدُ	بڑی شان والا
اَلْبَاعِثُ	مردوں کو زندہ کرنے والا	اَلشَّهِيْدُ	گواہ
اَلْحَقُّ	سچا مالک	اَلْوَكِيْلُ	بڑا کارساز
اَلْقَوِيُّ	بڑی طاقت وقوت والا	اَلْمَتِيْنُ	شدید قوت والا
اَلْوَلِيُّ	بڑا مددگار اور حمایتی	اَلْحَمِيْدُ	تعریف کے لائق
اَلْمُحْصِيُ	اپنے علم اور شمار میں سب کچھ رکھنے والا	اَلْمُبْدِئُ	پہلی بار پیدا کرنے والا
اَلْمُعِيْدُ	دوبارہ پیدا کرنے والا	اَلْمُحْيِي	زندگی دینے والا
اَلْمُمِيْتُ	موت دینے والا	اَلْحَيُّ	ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والا
اَلْقَيُّوْمُ	سب کو قائم اور سنبھالنے والا	اَلْوَاجِدُ	ہر چیز کو پالنے والا
اَلْمَاجِدُ	بزرگی اور بڑائی والا	اَلْوَاحِدُ	اکیلا تن تنہا
اَلْاَحَدُ	اکیلا	اَلصَّمَدُ	بے نیاز
اَلْقَادِرُ	قدرت والا	اَلْمُقْتَدِرُ	پوری قدرت والا
اَلْمُقَدِّمُ	پہلے اور آگے کرنے والا	اَلْمُؤَخِّرُ	پیچھے اور بعد میں رکھنے والا
اَلْاَوَّلُ	سب سے پہلے	اَلْاٰخِرُ	سب کے بعد
اَلظَّاهِرُ	ظاہر وآشکار	اَلْبَاطِنُ	پوشیدہ و پنہاں
اَلْوَالِيُ	متولی اور متصرف	اَلْمُتَعَالِ	سب سے بلند و برتر
اَلْبَرُّ	احسان کرنے والا	اَلتَّوَّابُ	بہت توبہ قبول کرنے والا

اَلْمُنْتَقِمُ	بدلہ لینے والا	اَلْعَفُوُّ	بہت زیادہ معاف کرنے والا
اَلرَّءُوْفُ	بہت بڑا مشفق	مَالِكُ الْمُلْكِ	بادشاہی کا مالک
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ	عظمت و جلال اور انعام و اکرام والا	اَلْمُقْسِطُ	عدل و انصاف قائم کرنے والا
اَلْجَامِعُ	سب کو جمع کرنے والا	اَلْغَنِیُّ	بڑا بے نیاز و بے پرواہ
اَلْمُغْنِیُ	غنی بنا دینے والا	اَلْمَانِعُ	روک دینے والا
اَلضَّآرُّ	ضرر پہنچانے والا	اَلنَّافِعُ	نفع پہنچانے والا
اَلنُّوْرُ	سرتاپا نور اور نور بخشنے والا	اَلْهَادِیُ	ہدایت دینے والا
اَلْبَدِیْعُ	نئی طرح پیدا کرنے والا	اَلْبَاقِیُ	ہمیشہ رہنے والا
اَلْوَارِثُ	سب کا وارث	اَلرَّشِیْدُ	رشد و ہدایت دینے والا
اَلصَّبُوْرُ	بڑے صبر و تحمل والا [1]		

[1] سنن ترمذی، رقم: ۳۵۰۷۔ یہ روایت اسماء کے سرد کے ساتھ اگرچہ ضعیف ہے لیکن یہ اسماء حسنیٰ دوسری صحیح روایات سے ثابت ہیں۔

مختلف مواقع پر دم کرنا

آیات قرآنیہ اور ادعیہ ماثورہ کے ساتھ دم کرنے، کروانے اور بوقت ضرورت میڈیسن استعمال کرنے میں کچھ حرج نہیں، بلکہ شرعی طور پر یہ سب جائز ہے، توکل علی اللہ کے منافی نہیں۔ بشرطیکہ وہ جائز طریقے اور حلال اشیاء کے ساتھ ہو۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ خود بھی دم کیا کرتے تھے اور آپ ﷺ نے امت کو بھی اجازت دی ہے۔

البتہ مسنون دَم کے لیے اہل علم نے بعض شرطیں بیان کی ہیں۔ یعنی دَم اللہ کے کلام یا اس کے اسماء وصفات اور عربی زبان میں ہو۔ دَم معروف المعنی ہو اور یہ اعتقاد رکھا جائے کہ دَم جھاڑ بذاتہ مؤثر نہیں بلکہ اس کی تاثیر اللہ عزوجل کی قضاء وقدر سے ہے۔
(عون المعبود : ٤ /٢١)

اس تعریف سے معلوم ہوا کہ پریشانی کے موقع پر شرکیہ دَم جھاڑا کرنا ناجائز ہے۔ پھر بعض روایات میں تصریح موجود ہے:

((لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ تَكُنْ شِرْكًا.)) ❶

یعنی ''دم کا کوئی حرج نہیں جب تک وہ شرکیات پر مشتمل نہ ہو۔''

جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ سے جو باتیں ہم نے یاد کی ہیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ:

((إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ.)) ❷

---

❶ صحيح مسلم، كتاب السلام، رقم : ٥٧٣٢۔

❷ مستدرك حاكم : ٤/ ٢٧١، رقم : ٧٥٨۔ سلسلة الصحيحة، رقم : ٣٣١۔

''بے شک شرکیہ دَم، گھونگے اور منکے وغیرہ اور محبت کے تعویذ شرک ہیں۔''

محدث البانی رقمطراز ہیں: ''اس حدیث میں ''الرقی'' سے مراد شرکیہ دَم یا ہر وہ چیز ہے جس میں جنات سے پناہ مانگی جائے، یا ان الفاظ کا مفہوم سمجھ میں نہ آئے یا غیر عربی زبان میں لکھے ہوئے تعویذ، جیسے یا کبیکج وغیرہ ہیں۔ [1]

امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''وَالْمَنْهِىُّ مِنَ الرُّقَى مَا كَانَ فِيْهِ الشِّرْكُ اَوْ كَانَ يُذْكَرُ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنَ اَوْ مَا كَانَ مِنْهَا بِغَيْرِ لِسَانِ الْعَرَبِ وَلَا يَدْرِىْ مَا هُوَ وَلَعَلَّهُ يَدْخُلُهُ سِحْرٌ اَوْ كُفْرٌ۔'' [2]

''ممنوع دم وہ ہے جس میں شرک ہو، یا جس میں سرکش جنات کا ذکر کیا گیا ہو، یا وہ عربی زبان کے علاوہ ہو اور اس کا مفہوم معلوم نہ ہو۔ شاید کہ اس میں جادو یا کفر داخل کیا گیا ہو اور جو دَم قرآنی آیات اور اللہ عزوجل کے ذکر سے کیا جائے وہ جائز و مستحب ہے۔''

〈1〉 آپ ﷺ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو مندرجہ ذیل کلمات کے ساتھ دم کیا کرتے تھے:

((أُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ.))

''میں تمہیں اللہ کے کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں، ہر شیطان اور زہریلی بلا کے ڈر سے اور ہر لگنے والی نظر بد سے۔''

اور ارشاد فرماتے کہ:

---

[1] سلسلة الصحيحة: ١/ ٦٤٩، ٦٥٠ القسم الثانی۔

[2] شرح السنة: ١٢/ ١٥٩۔

''ہمارے باپ ابراہیم علیہ السلام بھی سیّدنا اسماعیل اور سیّدنا اسحاق علیہما السلام کو اسی طرح دم کیا کرتے تھے۔'' ❶

﴿۲﴾ سیّدنا جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کو دَم کرتے ہوئے درج ذیل کلمات پڑھا کرتے تھے:

((بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ.)) ❷

''اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ ﷺ کو دَم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ ﷺ کو تکلیف دے اور ہر انسان کی شرارت اور حسد کرنے والی آنکھ سے، اللہ آپ ﷺ کو شفا دے، میں اللہ کے نام سے آپ ﷺ کو دَم کرتا ہوں۔''

﴿۳﴾ خیبر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں پر دَم کیا اور لعاب دہن بھی لگایا تھا اور دَم میں یہ دُعا پڑھی تھی:

((اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ.)) ❸

''اے اللہ! اس سے گرمی اور سردی کو دور کر دے۔''

﴿۴﴾ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اس دعا کے ساتھ دم کرتے تھے:

---

❶ صحيح بخارى، كتاب احاديث الأنبياء، رقم : ٣٣٧١۔ سنن ابن ماجه، كتاب الطب، رقم : ٣٥٢٥۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الطب، رقم : ٢١٨٦۔ سنن ابن ماجه، كتاب الطب، رقم : ٣٥٢٣۔ سلسلة الصحيحة، رقم : ٢٠٦۔

❸ سنن ابن ماجة، كتاب السنة، رقم : ١١٧۔ مسند احمد : ١ /٩٩، رقم : ٧٧٨۔ مجمع الزوائد : ٩/ ١٢٢۔ علامہ ہیثمی، احمد شاکر اور محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

((اَمْسِحِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ.)) [1]

''اے لوگوں کے رب! بیماری ختم کر دے، اور تیرے ہی ہاتھ میں شفاء ہے، بیماری کو دور کرنے والا تیرے علاوہ کوئی نہیں ہے۔''

﴿۵﴾ جس حصہ بدن میں درد کی شکایت ہو وہاں دایاں ہاتھ (سیدھا) پھیرتے ہوئے سات مرتبہ درج ذیل کلمات پڑھے، یہ انتہائی مفید ہیں۔

((بِسْمِ اللّٰهِ، اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ.))

''میں اللہ تعالیٰ کی عزت وقدرت کی پناہ مانگتا ہوں، اس درد اور تکلیف کے شر سے جو میں محسوس کر رہا ہوں اور جس سے مجھے تکلیف کا ڈر ہے۔''

شانِ ورود:...... سیّدنا عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مجھے مہلک درد تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اپنا دایاں ہاتھ اس درد والی جگہ پر رکھو اور سات مرتبہ یہ کلمات کہو۔ [2] (مذکورہ بالا دعا)

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَجِدُ: جو میں محسوس کرتا ہوں۔ اُحَاذِرُ: مجھے تکلیف کا ڈر ہے۔

پھوڑہ ختم کرنے کی دُعا

﴿۶﴾ نبی کریم ﷺ کی بعض ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ

[1] صحيح بخاری، كتاب الطب، باب النفث فى الرقية، رقم : ٥٧٥٠.

[2] صحيح مسلم، كتاب السلام، رقم: ٥٧٣٧۔ سنن ابن ماجه، كتاب الطب، رقم: ٣٥٢٢۔ سلسلة الصحيحة: ٣/ ٤٠٤۔ التعليق الرغيب: ٤/ ١٥٦۔

اُن کے ہاں تشریف لائے، تو دریافت کیا: ''تمہارے پاس ذریرہ ہے؟ آنحضرت ﷺ نے اس ذریرۃ کو اس پھوڑے پر رکھا اور فرمایا: تم کہو:

((اَللّٰهُمَّ مُصَغِّرَ الْكَبِيْرِ، وَمُكَبِّرَ الصَّغِيْرِ، صَغِّرْ مَا بِيْ.))

''اے اللہ! بڑے کو چھوٹا اور چھوٹے کو بڑا کرنے والے! جو مجھے پھوڑا ہے، اسے چھوٹا کردے۔''

چنانچہ (فرماتی ہیں کہ) وہ پھوڑا ختم ہوگیا۔ ❶

⑦ موذی جانور کے کاٹ لینے پر ''سورۃ فاتحہ'' پڑھ کر دم کرنا انتہائی مفید ہے، جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے واقعہ سے ثابت ہوتا ہے۔ ❷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧ (الفاتحة)

''سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ نہایت مہربان بے حد رحم کرنے والا ہے۔ قیامت کے دن کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھی راہ پر چلا۔ ان لوگوں کی راہ پر جن پر تو نے انعام کیا۔ ان کی راہ نہیں جن پر تیرا غضب نازل

---

❶ عمل اليوم والليلة، رقم : ٦٣٥۔ مسند أحمد، رقم : ٢٣١٤١۔ مستدرك حاكم: ٤/٢٠٧۔ التلخيص الحبير : ٤/ ٤٢٠٧۔ حاکم نے اسے صحیح کہا ہے، اور ذہبی نے ان سے موافقت کی ہے، حافظ ابن حجر نے بھی اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❷ صحيح بخاری، كتاب الاجاره، رقم: ٢٢٧٦۔ صحيح مسلم ، كتاب السلام، رقم: ٥٧٣٣۔

ہوا، اور نہ ان کی جو گمراہ ہو گئے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... نَسْتَعِيْنُ: ہم مدد مانگتے ہیں۔ اَلْمَغْضُوْبِ: جن پر تیرا غضب نازل ہوا۔ اَلضَّالِيْنَ: جو گمراہ ہو گئے۔

فائدہ:...... امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''مکہ مکرمہ میں مجھ پر ایک وقت ایسا آیا کہ میں بیمار پڑ گیا اور میرے پاس نہ کوئی طبیب تھا اور نہ کوئی دوا تھی۔ چنانچہ میں سورۂ فاتحہ کے ذریعے اپنا علاج خود کرنے لگا اور پھر اس کی عجیب تاثیر پائی۔ میں یہ کرتا کہ آبِ زمزم کا ایک گھونٹ پی لیتا اور اس پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرتا پھر اسے پی لیتا۔ اسی سے مجھے مکمل طور پر شفا حاصل ہو گئی۔ پھر بہت سی تکالیف میں اسی طریقہ پر میں عمل کرنے لگا جس سے مجھے انتہائی فائدہ ہوتا۔ اس کے بعد جو شخص بھی مجھ سے اپنی کسی بیماری کی شکایت کرتا تو میں اسے یہی نسخہ بتا دیتا اور ان میں سے بہت سے لوگوں کو جلد شفا یابی ہو جاتی ہے۔'' [1]

﴿۸﴾ زخم یا پھوڑے پر دم کرتے وقت انگلی زمین پر رکھ کر درج ذیل کلمات کا پڑھنا مفید ہے:

((بِسْمِ اللّٰهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا، لِيَشْفٰى بِهِ سَقِيْمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا.)) [2]

''اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے، زمین کی مٹی، اور ہم میں سے بعض کے لعاب کے ذریعے ہمارا مریض شفا دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔''

---

[1] دیکھیے: زاد المعاد: ٤/١٧٨، الجواب الكافي، ص: ٢١.

[2] صحيح بخاري، كتاب الطب، رقم: ٥٧٤٥۔ سنن ابی داؤد، کتاب الطب، رقم: ٣٨٩٥۔

مشکل الفاظ کے معانی:...... تُرْبَةُ: مٹی۔ رِيْقَةِ: تھوک۔ سَقِيْمُنَا: ہمارا مریض۔

⑨ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول ﷺ اپنے اہل بیت میں سے کسی کو بیماری سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتے یعنی دم کرتے، تو اس کے بدن پر اپنا دایاں ہاتھ مبارک پھیرتے اور درج ذیل کلمات پڑھتے:

((أَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، أَذْهِبِ الْبَأْسَ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.)) ❶

''اے تمام لوگوں کے پالنہار! تو تکلیف کو دور فرما کر شفا عطا فرمادے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری ہی طرف سے شفا ہے ایسی شفا جو بیماری کو نہیں چھوڑتی۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... اَلْبَأْسَ: تکلیف۔ لَا يُغَادِرُ: باقی نہیں چھوڑتی۔ سَقَمًا: بیماری۔

⑩ اگر تیماردار مریض کو موت آنے سے قبل مریض پر سات مرتبہ درج ذیل کلمات پڑھ کر دم کرے تو اللہ تعالیٰ اسے شفا دیتا ہے:

((اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ.)) ❷

''میں اللہ بزرگ و برتر سے جو عرش عظیم کا رب ہے، سوال کرتا ہوں کہ تجھ کو وہ تندرست کردے۔''

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الطب، رقم: ٥٧٥٠، صحيح مسلم، كتاب السلام، رقم: ٥٧٠٧۔

❷ سنن ابی داؤد، كتاب الجنائز، رقم: ٣١٠٦۔ صحيح ابن حبان، رقم: ٢٩٧٨۔ مستدرك حاكم: ٣٤٢/١، ٤١٦/٤۔ الاذكار للنووی: ٣٦٥/١۔ امام ابن حبان، حاکم اور نووی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

آیاتِ شفا

ذیل میں دی گئی آیات کو پڑھ کر مریض کو دم کریں:

① ﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾ ﴾ (يونس : ٥٧)

''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لیے شفا ہے۔ رہنمائی کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے۔''

② ﴿ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ ﴾ (النحل : ٦٩)

''اس کے پیٹ سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے جس کے رنگ مختلف ہوتے ہیں، اُس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔''

③ ﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ ﴾ (بنی اسرائیل: ٨٢)

''ہم اس قرآن کے سلسلۂ تنزیل میں جو کچھ نازل کر رہے ہیں جو ماننے والوں کے لیے شفاء اور رحمت ہے، مگر ظالموں کے لیے خسارے کے سوا اور کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا۔''

④ ﴿ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ ﴾ (فصلت : ٤٤)

''آپ ﷺ کہہ دیں کہ یہ تو ایمان والوں کے لیے ہدایت وشفا ہے۔''

⑤ ﴿ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ ﴾ (التوبة : ١٤)

''اور وہ شفا بخشے مومن قوم کے سینوں کو۔''

۞ ﴿وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ۝﴾ (الشعراء : ٨٠)

''اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا بخشتا ہے۔''

احادیث شفا

[1] ((بِسْمِ اللهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا، لِيَشْفِي بِهِ سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا.)) [1]

''اللہ کے نام سے ہماری زمین کی خاک اور ہم میں سے کسی کے لعاب کی برکت سے ہمارا مریض شفا پائے گا، ہمارے رب کے حکم سے۔''

[2] ((أَذْهِبِ الْبَأْسَ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.)) [2]

''اے لوگوں کے رب! بیماری کو دُور فرما، اور شفا دے کہ تو ہی شفا دینے والا ہے، نہیں ہے شفا سوائے تیری شفا کے ایسی شفا جو کسی بیماری کو نہ چھوڑے۔''

فائدہ:...... بیمار کی عیادت کے وقت آپ ﷺ اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور یہ دعا فرماتے۔

[3] ((لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللهُ.)) [3]

''کوئی حرج نہیں، یہ بیماری ان شاء اللہ تمہارے لیے گناہوں سے پاک ہونے کا ذریعہ ہوگی۔''

[4] ((بِسْمِ اللهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ

---

[1] صحيح مسلم، كتاب السلام، رقم: ٥٧١٩۔

[2] صحيح بخارى، كتاب الطب، رقم: ٥٧٤٣۔

[3] صحيح بخارى، كتاب المرضى، رقم: ٥٦٥٦۔

أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ.))

''اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھے دم کرتا ہوں، ہر اُس چیز سے جو تجھ کو ایذاء دے، اور ہر شریر نفس سے اور حاسد آنکھ سے۔ اللہ تجھ کو شفا دے۔ اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھ کو دم کرتا ہوں۔''

فضیلت:... جناب ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: اے محمد! آپ کو درد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! چنانچہ جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو دَم کیا۔ [1]

امام احمد اور نسائی نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے عبادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بلاشبہ جبریل نے مجھے دَم کیا اور میں تندرست ہوگیا۔ اے ابن الصامت! کیا میں تمہیں وہ دَم نہ سکھاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ تو آنحضرت ﷺ نے (یہی کلام) ارشاد فرمایا۔ [2]

٥ ((اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ)) [3]

''میں بڑی عظمت والے اللہ سے جو عرش عظیم کا رب ہے دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے۔''

فائدہ:...... مریض کی موت کا وقت نہ آ پہنچا ہو تو سات دفعہ یہ دعا پڑھنے سے عافیت مل جاتی ہے۔

٦ ((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ،

---

[1] صحيح مسلم، كتاب السلام، رقم: ٥٦٩٩۔

[2] مسند أحمد، رقم: ٢٢٧٥٩۔ السنن الكبرىٰ للنسائى، رقم: ١٠٧٧٦۔ شیخ شعیب نے اسے "صحيح لغيره" قرار دیا ہے۔

[3] صحيح الجامع الصغير، رقم: ٢٠٨٣۔

وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ.)) [1]

''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے ہر شیطان اور زہریلے جانور کی بُرائی اور نظر لگانے والی آنکھ سے۔''

مشکل الفاظ کے معانی:...... هَامَّةٍ: زہریلے جانور۔ عَيْنٍ لَامَّةٍ: نظر لگانے والی آنکھ۔

آسیب یا جنات کے اثرات کا علاج

جنات کے اثرات اور ان کے شر سے بچنے کے لیے بہترین دوا یہ ہے کہ نمازوں کی پابندی کرنا اور دیگر واجبات شرعیہ پر عمل کرنا اور محرمات سے اجتناب کرنا اور صبح وشام کے اذکار ہمیشہ پڑھتے رہنا قرآن کریم کی تلاوت کرنا اس سے انسان جنات اور شیاطین کے شر سے دُور رہتا ہے اور اگر انسان کی غفلت اور سستی کی وجہ سے اس پر جنات کا اثر ہو چکا ہوتو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ''القول الجمیل'' میں فرماتے ہیں اس مریض کا علاج یہ آیات ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٦ (الفاتحہ)

''سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔ بدلے کے دن کا مالک ہے۔ (اے رب!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا، ان کا نہیں جن پر غصہ کیا گیا اور وہ گمراہ ہیں۔''

[1] صحیح بخاری، کتاب الأنبیاء، رقم: ۳۳۷۱۔

درود ابراھیمی

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.))

''اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آل محمد (ﷺ) پر، جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) پر اور آلِ ابراہیم پر، یقینا تو قابل تعریف، بڑی شان والا ہے۔

اے اللہ! برکت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آل محمد (ﷺ) پر، جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) پر اور آلِ ابراہیم پر، یقینا تو قابلِ تعریف، بڑی شان والا ہے۔''

آیاتِ سحر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿الٓمٓ ۚ ﴿١﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۙ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥﴾﴾ (البقرۃ:۱ تا ۵)

''الٓمٓ۔ یہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں، ہدایت ہے متقین کے لیے۔ وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور وہ نماز کو (اس کے آداب کے ساتھ) قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے، وہ اس میں سے خرچ کرتے

ہیں اور وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو آپ کی طرف نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا اور وہی آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ لوگ ہدایت پر ہیں اپنے رب کی طرف سے اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔‘‘

﴿وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ بَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۠ وَّ تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَ السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝﴾

(البقرۃ: ۱۶۳، ۱۶۴)

’’اور تمہارا (سچا) معبود ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں، وہ بہت مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔ بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے بدل بدل کر آنے جانے میں اور ان کشتیوں میں جو سمندر میں ان چیزوں کو لیے چلتی ہیں جو لوگوں کو نفع دیتی ہیں اور اللہ کے نازل کردہ آسمانی پانی میں کہ پھر اس کے ذریعے سے زمین کو جو مردہ ہو چکی تھی اس نے زندہ کیا اور ان ہر قسم کے جانوروں میں جو اس نے زمین میں پھیلائے ہیں اور ہواؤں کے پھیرنے میں اور ان بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان پابند کر دیے گئے ہیں، (ان سب میں) ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔‘‘

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ

مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا
شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ
الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾ لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۙۗ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ
بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ۗ لَا انْفِصَامَ
لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَی النُّوْرِ ؕ۬ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی
الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ ﴾

(البقرة:۲۵۵،۲۵۷)

’’اللہ ہی ہے، جس کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں، زندہ ہے، سب کو سنبھالے ہوئے ہے، اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے، سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کو اپنے احاطے میں نہیں لا سکتے، سوائے اس بات کے جو وہ چاہے۔ اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہ بلند تر، نہایت عظمت والا ہے۔ دین میں کوئی زبردستی نہیں، بلاشبہ ہدایت، گمراہی سے واضح ہو چکی ہے، پھر جو شخص طاغوت کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لے آئے تو یقیناً اس نے ایک مضبوط کڑا تھام لیا جو ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔ اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے، وہ ان کو

اندھیروں سے نکال کے روشنی کی طرف لاتا ہے اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ان کے دوست طاغوت ہیں، وہ انہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں، وہی لوگ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

﴿ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۪ وَاغْفِرْ لَنَا ۪ وَارْحَمْنَا ۪ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ﴾

(البقرۃ: ۲۸۴ تا ۲۸۶)

'' آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے (سب) اللہ ہی کا ہے اور تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے، خواہ اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا حساب لے گا، پھر جسے وہ چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔ رسول (ﷺ) اس (ہدایت) پر ایمان لائے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل کی گئی ہے اور سارے مومن بھی، سب اللہ پر، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔

(وہ کہتے ہیں:) ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے اور وہ کہتے ہیں: ہم نے (حکم) سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اللہ کسی کو اس کی برداشت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا، کسی شخص نے جو نیکی کمائی اس کا پھل اسی کے لیے ہے اور جو اس نے برائی کی اس کا وبال بھی اسی پر ہے۔ اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول چوک یا غلطی ہو جائے تو ہماری گرفت نہ کر۔ اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب! جس بوجھ کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں وہ ہم سے نہ اٹھوا اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے، لہٰذا تو کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔''

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۟ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾﴾

(آل عمران: ۱۸، ۱۹)

''اللہ نے گواہی دی ہے کہ بے شک اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں اور اہل علم نے بھی، اس حال میں کہ وہ انصاف کے ساتھ قائم ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ انتہائی غالب، خوب حکمت والا ہے۔ بے شک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے اور اہل کتاب نے (صحیح) علم آ جانے کے بعد صرف اس لیے اختلاف کیا کہ وہ آپس میں ضد اور حسد رکھتے تھے اور جو کوئی

اللہ کی آیات ک انکار کرے تو بے شک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔''

﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۲۶ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۫ وَ تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۫ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۲۷﴾ (آل عمران: ۲۶، ۲۷)

''آپ کہہ دیجیے! اے اللہ! اے بادشاہی کے مالک! تو جسے چاہے بادشاہی دیتا ہے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لیتا ہے اور تو ہی جسے چاہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے ذلت دیتا ہے۔ سب بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، بے شک تو ہر چیز پر خوب قادر ہے۔ تو رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور تو مردے سے زندے کو اور زندے سے مردے کو نکالتا ہے اور جسے تو چاہے بے حساب رزق دیتا ہے۔''

﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَ النُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۵۴ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝۵۵ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَ ادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۵۶﴾ (الاعراف: ۵۴ تا ۵۶)

''بے شک تمہارا رب وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر وہ عرش پر مستوی ہو گیا۔ وہ دن کو رات سے اس طرح ڈھانپتا ہے

کہ وہ (رات) جلدی سے اس (دن) کو آلیتی ہے، اور (اس نے) سورج، چاند اور تارے (پیدا کیے) اس حال میں کہ وہ سب اس (اللہ) کے حکم کے پابند کر دیے گئے ہیں۔ آگاہ رہو! پیدا کرنا اور حکم دینا اسی کا کام ہے، اللہ رب العالمین بہت بابرکت ذات ہے۔ تم اپنے رب کو آہ وزاری کرتے ہوئے اور چپکے چپکے پکارو، بے شک وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور زمین کی اصلاح کے بعد تم اس میں فساد نہ کرو اور اللہ کو خوف سے اور طمع کرتے ہوئے پکارو، بے شک اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے قریب ہے۔''

﴿ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝١١٠ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝١١١ ﴾ (بنی اسرائیل:۱۱۰، ۱۱۱)

''کہہ دیجیے: ''اللہ'' کہہ کر پکارو یا ''رحمٰن'' کہہ کر، تم جس نام سے بھی پکارو تو اسی کے لیے سب اچھے اچھے نام ہیں، اور اپنی نماز نہ بلند آواز سے پڑھیں نہ بالکل آہستہ آواز سے، بلکہ اس کے درمیان راستہ اختیار کریں اور کہہ دیجیے: ساری حمد اللہ ہی کے لیے ہے جس نے (اپنے لیے) کوئی اولاد نہیں بنائی اور نہ بادشاہی میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ اسے ناتوانی (و کمزوری) کی وجہ سے کوئی حمایتی درکار ہے اور آپ اس (اللہ) کی کمال درجے کی بڑائی بیان کریں۔''

﴿ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝١١٥ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝١١٦ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

(المومنون: ۱۱۵ تا ۱۱۸)

''کیا تم نے سمجھا تھا کہ ہم نے تمہیں بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ بلاشبہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے۔ پس بہت بلند و بالا ہے اللہ جو سچا بادشاہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ عزت والے عرش کا رب ہے اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو یقیناً اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے، بے شک کافر فلاح نہیں پائیں گے۔ اور آپ کہیں: اے میرے رب! (میری) مغفرت فرما اور (مجھ پر) رحم فرما، اور تو ہی سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿۲﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿۵﴾ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ٍالْكَوَاكِبِ ﴿۶﴾ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿۷﴾ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿۸﴾ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿۹﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾﴾

(الصافات: ۱ تا ۱۰)

''قسم ہے قطار در قطار صفیں باندھنے والوں (فرشتوں) کی! پھر جھڑک کر ڈانٹنے والوں کی! پھر قرآن کی تلاوت کرنے والوں کی! بلاشبہ تمہارا معبود یقیناً ایک ہے۔ (وہی) رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور اس کا جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور (تمام) مشرقوں کا رب ہے۔ بے شک ہم ہی نے آسمانِ

دنیا کو ستاروں سے زینت دے کر سجایا ہے اور ہر سرکش شیطان سے (اس کی) حفاظت کے لیے۔ (تاکہ) وہ عالم بالا کی (باتیں) سن نہ پائیں اور (ان پر) ہر طرف سے (شہاب) پھینکے جاتے ہیں۔ (انہیں) بھگانے کے لیے، اور ان کے لیے دائمی عذاب ہے۔ مگر جو کوئی (ایک آدھ بات) اچانک اچک کر لے جائے تو نہایت چمکتا ہوا ستارہ اس کے پیچھے لگ جاتا ہے۔''

﴿وَ اِذْ صَرَفْنَاۤ اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْۤا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِیَ وَ لَّوْا اِلٰی قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ۝۲۹ قَالُوْا یٰقَوْمَنَاۤ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰی مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ یَهْدِیْۤ اِلَی الْحَقِّ وَ اِلٰی طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝۳۰﴾ (الاحقاف:۲۹ تا ۳۰)

''اور (یاد کیجیے) جب ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو آپ کی طرف متوجہ کیا، جبکہ وہ قرآن غور سے سنتے تھے، پھر جب وہ اس (کی تلاوت سننے) کو حاضر ہوئے، تو (ایک دوسرے سے) کہا: خاموش رہو، پھر جب (تلاوت) ختم کی گئی تو وہ اپنی قوم کی طرف ڈرانے والے بن کر پھرے۔ انہوں نے کہا: اے ہماری قوم! بے شک ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے، وہ ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے کی ہیں، وہ حق کی طرف اور صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔''

﴿یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝۳۳ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۳۴ یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ۬ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝۳۵ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۳۶﴾ (الرحمٰن:۳۳ تا ۳۶)

''اے گروہ جن وانس! اگر تم آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جانے کی طاقت رکھتے ہو تو نکل جاؤ، قوت اور غلبے کے بغیر تو تم نکل ہی نہیں سکتے (اور وہ قوت تم میں کہاں!) تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ تم دونوں پر آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑا جائے گا، پھر تم (اللہ کے عذاب سے) بچ نہیں سکو گے۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟''

﴿ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝۲۱ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝۲۲ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۲۳ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۲۴ ﴾ (الحشر: ۲۱ تا ۲۴)

''(اے نبی!) اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے آپ اسے دیکھتے، اللہ کے خوف سے جھکنے والا، پھٹنے والا، اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں، تاکہ وہ غور وفکر کریں۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ غیب اور حاضر کا جاننے والا ہے، وہ نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔ اللہ وہ ہستی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ ہے، نہایت پاک، سلامتی والا، امن دینے والا، نگہبان، نہایت غالب، زور آور، بڑائی والا، پاک ہے اللہ اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔ وہ اللہ ہے، خالق ہے، موجد، صورت گر، اسی کے لیے اچھے اچھے نام ہیں، اسی کی تسبیح بیان کرتی ہے جو چیز آسمانوں

اور زمین میں ہے، اور وہ نہایت غالب، خوب حکمت والا ہے۔''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا
عَجَبًا ۝١ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝٢ وَّ اَنَّهٗ
تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا ۝٣ وَّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا
عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝٤ وَّ اَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ
كَذِبًا ۝٥ وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ
فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝٦ وَّ اَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝٧
وَّ اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّ شُهُبًا ۝٨ وَّ اَنَّا كُنَّا
نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝٩
وَّ اَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ
رَشَدًا ۝١٠﴾ (الجن: ۱ تا ۹)

''(اے نبی!) کہہ دیجیے: میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن) غور سے سنا تو انہوں نے کہا: بے شک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ وہ رشد و ہدایت کی راہ دکھاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور (اب) ہم کسی کو بھی اپنے رب کا ہرگز شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور یہ کہ بلاشبہ ہمارے رب کی شان بہت اونچی ہے، نہ اس نے (اپنی) کوئی بیوی بنائی ہے اور نہ اولاد۔ اور یہ کہ بلاشبہ ہمارا بے وقوف اللہ کی بابت ناحق جھوٹی باتیں لگاتا رہا ہے۔ اور یہ کہ بلاشبہ ہمارا خیال تھا کہ انسان اور جن اللہ پر ہرگز کوئی جھوٹ نہیں بولیں گے۔ اور یہ کہ بے شک انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں

میں سے کچھ لوگوں کی پناہ پکڑتے تھے تو انہوں نے ان کو سرکشی میں بڑھایا۔ اور یہ کہ بے شک انہوں نے بھی گمان کیا تھا جیسا کہ تم (جنوں) نے گمان کیا کہ اللہ کسی کو دوبارہ ہرگز نہیں اٹھائے گا۔ اور یہ کہ بے شک ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اسے سخت پہرے داروں اور چمک دار شعلوں سے بھرا ہوا پایا۔ اور یہ کہ بے شک ہم آسمان کے ٹھکانوں میں باتیں سننے کے لیے بیٹھا کرتے تھے، چنانچہ اب جو کوئی سننے کی کوشش کرتا ہے تو ایک چمک دار شعلہ اپنی گھات میں پاتا ہے۔''

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

﴿وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِۣ ۙ﴿۱﴾ الَّذِىۡ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾ يَحۡسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخۡلَدَهٗ ۚ﴿۳﴾ كَلَّا لَيُنۡۢبَذَنَّ فِى الۡحُطَمَةِ ۖ﴿۴﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا الۡحُطَمَةُ ؕ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الۡمُوۡقَدَةُ ۙ﴿۶﴾ الَّتِىۡ تَطَّلِعُ عَلَى الۡاَفۡـِٕدَةِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّهَا عَلَيۡهِمۡ مُّؤۡصَدَةٌ ۙ﴿۸﴾ فِىۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾﴾ (الھمزۃ)

''ہر بہت طعنہ دینے والے، بہت عیب لگانے والے کے لیے بہت بڑی ہلاکت ہے۔ وہ جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھا۔ وہ سمجھتا ہے کہ بے شک اس کا مال اسے ہمیشہ زندہ رکھے گا۔ ہرگز نہیں! یقیناً اسے ضرور حُطَمَۃ میں پھینکا جائے گا۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ حُطَمَۃ کیا ہے؟ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ وہ جو دلوں تک پہنچ جائے گی۔ بے شک وہ (آگ) ان پر (ہر طرف سے) بند کر دی جائے گی۔ لمبے لمبے ستونوں میں۔''

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

﴿قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ

اَعۡبُدُ ۝۳ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۝۴ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۝۵ لَكُمۡ دِيۡنُكُمۡ وَلِىَ دِيۡنِ ۝۶﴾ (الکافرون)

''(اے نبی!) آپ کہہ دیجیے: اے کافرو! میں ان (بتوں) کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم عبادت کرتے ہو اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور نہ میں عبادت کرنے والا ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین ہے۔''

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

﴿قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمۡ يَلِدۡ ۙ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ۝۳ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴﴾ (الاخلاص)

''(اے نبی!) آپ کہہ دیجیے: وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ ہی بے نیاز ہے۔ اس نے کسی کو نہیں جنا اور نہ وہ (خود) جنا گیا۔ اور کوئی ایک بھی اس کا ہمسر نہیں۔''

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۝۱ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الۡعُقَدِ ۝۴ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵﴾ (الفلق)

''(اے نبی!) کہہ دیجیے: میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ (ہر) اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔ اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور گرہوں میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔''

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِکِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰہِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ٪﴿۶﴾﴾ (الناس)

''(اے نبی!) کہہ دیجیے میں انسانوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ انسانوں کے بادشاہ کی۔ انسانوں کے معبود کی۔ وسوسہ ڈالنے والے، (اللہ کے ذکر کو سن کر) پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے۔ وہ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ جنوں میں سے اور انسانوں میں سے۔''

نوٹ: ...... دم کرنے والا مریض کے سر پر ہاتھ رکھے اور ان آیات کے ساتھ تین مرتبہ دم کرے اور مریض پر پھونک لگا دے۔ ان آیات کے ساتھ پانی دم کر کے پلا دیں۔

جادو سے حفاظت کا نسخہ

((اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَّبِأَسْمَآءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَأَ وَذَرَأَ.))[1]

''میں پناہ حاصل کرتا ہوں بہت عظمت والے اللہ کے ساتھ کہ کوئی بھی شے جس سے عظیم نہیں ہوسکتی، اور اللہ کے ان کلمات کے ساتھ جن سے نہ کوئی نیک

[1] مؤما امام مالك : ۳۵۰۲، عن كعب الاحبار.

تجاوز کرسکتا ہے اور نہ کوئی بد (یعنی کوئی شخص ان سے زیادہ کاعلم نہیں رکھتا) اور اللہ کے تمام اسمائے حسنیٰ (اچھے اچھے ناموں) کے ساتھ ان میں سے جس کا مجھے علم ہے یا جسے میں نہیں جانتا (تو ان تمام چیزوں کے ساتھ میں پناہ پکڑتا ہوں) ہر اس چیز کے شر سے جسے اس نے تخلیق کیا، پیدا فرمایا اور پھیلایا۔''

اشیائے شفا

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً.)) [1]

''اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا نہ اتاری ہو۔''

◆ ۱ کلونجی:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ.)) [2]

''یقیناً کلونجی ہر مرض کے لیے شفاء ہے۔''

◆ ۲ شہد:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ﴾ (النحل : ٦٩)

''اس میں لوگوں کے لیے شفاء ہے۔''

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میرے بھائی کا پیٹ خراب ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] صحيح بخاري، كتاب الطب، رقم : ٥٦٧٨.

[2] صحيح بخاري، كتاب الطب، رقم : ٥٦٨٨۔ صحيح مسلم، رقم : ١٨ / ٢٢١٥.

((اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ أَتَى الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: فَعَلْتُ، فَقَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ، وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ، اسْقِهِ عَسَلًا، فَسَقَاهُ فَبَرَأَ.)) ❶

''اسے شہد پلاؤ۔ پھر وہ دوبارہ آیا، آپ نے ارشاد فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ پھر وہ تیسری مرتبہ آیا تو پھر آپ نے اسے شہد پلانے کا حکم دیا۔ وہ پھر آیا اور کہا کہ میں نے تو اسے شہد پلایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے، البتہ تیرے بھائی کا پیٹ خطا کار ہے، اسے پھر شہد پلاؤ۔ چنانچہ اس نے شہد پلایا تو وہ تندرست ہو گیا۔''

❸ زم زم:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ.)) ❷

''زم زم جس نیک مقصد کے لیے پیا جائے وہ نیک مقصد اللہ تعالیٰ پورا کرے گا۔''

فائدہ ......: صبح صبح تھوڑا سا شہد اور کلونجی کا سفوف زم زم کے ساتھ لینا باعث شفا ہے۔

(دین خالص، از ڈاکٹر وصی اللہ عباس، ص: ۳۲)

❹ انجیر:

﴿وَالتِّيْنِ﴾ (التين : ١) ''انجیر کی قسم۔''

---

❶ صحيح بخاری، رقم : ٥٦٨٤.

❷ مسند احمد : ٣/ ٣٥٧۔ سنن ابن ماجه، كتاب المناسك ، رقم : ٣٠٦٢۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

فائدہ:...... اللہ تعالیٰ نے انجیر کی قسم اس لیے کھائی ہے کہ وہ گٹھلی سے خالی ہونے کے سبب جنت کے پھل سے زیادہ مشابہ ہے۔ بہت سے اطباء کا خیال ہے کہ انجیر جسم انسانی کے لیے بہت زیادہ نفع بخش ہے۔

❺ زیتون:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ۝﴾

(المؤمنون : ۲۰)

''اور ہم زیتون کا درخت پیدا کرتے ہیں، جو طور سیناء کے آس پاس زیادہ ہوتا ہے، جو تیل اور کھانے والوں کے لیے سالن لیے اُگتا ہے۔''

سیّدنا ابو اسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((كُلُوْا مِنَ الزَّيْتِ وَادَّهِنُوْا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ.)) [1]

''تم زیتون کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو کیونکہ یہ بابرکت درخت (کا پھل) ہے۔''

ڈاکٹر لقمان سلفی لکھتے ہیں:

''اس طرح زیتون میں بھی بہت سے فوائد ہیں، اسے کھایا جاتا ہے، اس کا تیل استعمال کیا جاتا ہے، اور مختلف دواؤں میں اہم ترین جزء کے طور پر ڈالا جاتا ہے۔'' (تیسیر الرحمن، از ڈاکٹر لقمان سلفی: ۲ / ۱۷۵۳)

---

[1] سنن ترمذی، ابواب الاطعمة، رقم : ۱۸۵۲، مسند احمد : ۴۹۷/۳۔ محدث البانی نے اسے حسن کہا ہے۔

❻ عجوہ کھجور:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يُنۢبِتُ لَكُمۡ بِهِ الزَّرۡعَ وَ الزَّيۡتُوۡنَ وَ النَّخِيۡلَ وَ الۡاَعۡنَابَ وَ مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ﴾ (النحل: ۱۱)

وہ اسی (پانی) سے تمھارے لیے کھیتی اگاتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت سات عدد عجوہ کھجوریں کھالیتا ہے اس دن اسے رات تک نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی جادو۔'' [1]

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا صبح ہی صبح سات عدد روزانہ عجوہ کھجوریں کھانے کا عمل سات دنوں کے لیے مقید بھی کرتی تھیں۔ [2]

❼ سینگی لگوانا:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''شفاء تین چیزوں میں ہے۔ (۱) سینگی لگوانے میں۔ (۲) شہد پینے میں اور (۳) آگ سے داغنے میں۔ مگر میں اپنی امت کو آگ کے ساتھ داغنے سے منع کرتا ہوں۔'' [3]

❽ عود ہندی:

﴿وَ اَيُّوۡبَ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىۡ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَ اَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ﴾ (الانبیاء:۸۳)

---

[1] صحيح البخارى، كتاب الطب، رقم: ٥٧٦٨، ٥٧٦٩۔ صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب فضل ثمر المدينة، رقم: ٥٣٣٨، ٥٣٣٩۔

[2] فتح البارى: ١/ ٢٩٤، طبع دارالسلام، الرياض۔

[3] صحيح بخارى، كتاب الطب، رقم: ٥٦٨١۔

سیّدہ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ: يُسْتَعَطُ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ.)) [1]

''عود ہندی استعمال کیا کرو، بلاشبہ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے، حلق کے درد میں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے اور سینہ کے درد کے لیے اسے چبایا جاتا ہے۔''

٩ کھنبی:

﴿وَ قَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۱۶۰﴾ (الاعراف: ١٦٠)

''اور ہم نے ان (بنی اسرائیل) کو بارہ قبیلوں کے لحاظ سے (بارہ) گروہوں میں بانٹ دیا تھا اور جب موسیٰ کی قوم نے اس سے پانی مانگا تو ہم نے اس کی طرف وحی کی کہ تو اپنا عصا (اس) پتھر پر مار۔ (اس نے مارا) تو اس (پتھر) سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے، تب ہر قبیلے نے اپنا گھاٹ جان لیا اور ہم نے ان پر بادلوں کا سایہ کیا، اور ہم نے ان پر مَنْ اور سَلْوىٰ نازل کیا (اور کہا:)

---

[1] صحیح بخاری، رقم: ٥٦٩٢.

جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمھیں دی ہیں، ان میں سے کھاؤ۔ اور (اس کے بعد) انھوں نے (جو کچھ کیا تو) ہم پر ظلم نہیں کیا، بلکہ وہ اپنے آپ ہی پر ظلم کرتے رہے۔''

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

((اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ.)) [1]

''کھمبی من سے ہے، اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔''

[1] صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم: ۵۷۰۸.

قرآنی دعائیں

سیّدنا آدم علیہ السلام کی دعا

اللہ تعالیٰ نے جناب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، ان کو عزت بخشی اور پھر ان کی بیوی یعنی امّاں حوا علیہا السلام کو ان کی پسلی سے پیدا کیا، اور اللہ عزّوجل نے اپنی نعمت ان پر تمام کردی اور دونوں کو حکم دیا کہ جنت میں رہیں اور اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں، سوائے اس درخت کے کہ جس کا کھانا اللہ نے ان کے لئے ممنوع قرار دے دیا۔

مگر شیطان ان کے پیچھے لگا رہا، انہیں طرح طرح سے بہکاتا رہا، اُن کے دل ودماغ میں یہ بات ڈالتا رہا کہ وہ اس شجرۂ ممنوعہ کو کھا لینے کے بعد ہمیشہ کے لئے جنت میں رہنے لگیں گے اور کبھی بھی اس سے نہ نکلیں گے، چنانچہ ان سے بھول ہوئی اور وہ اس شجرۂ ممنوعہ کو شیطان کے دھوکے میں آ کر کھا بیٹھے، جس کا نتیجہ اس شکل میں نکلا کہ انہیں اپنی شرمگاہیں نظر آنے لگیں، اس پر وہ دونوں جنت کے درختوں کے پتے لے لے کر اپنے جسموں پر چپکانے لگے، تاکہ اپنی پردہ پوشی کریں، اور ساتھ ہی ان دونوں نے اپنی غلطی کا اللہ کے حضور اعتراف کیا، اور اللہ تعالیٰ نے انہیں تعلیم دی کہ اپنی غلطی کی معافی کے لئے یہ دعا کریں:

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾﴾ (الاعراف : ٢٣)

’’(آدم علیہ السلام اور ان کی بیوی سیّدہ حواء علیہا السلام اللہ سے اپنی غلطی کی معافی یوں مانگتے رہے:) اے ہمارے رب! ہم نے اپنے نفسوں پر خود (ظلم کرکے) تباہ

کر لیا ہے۔ اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا، تو بلاشبہ ہم خسارہ اُٹھانے والوں میں ہو جائیں گے۔''

سیّدنا نوح علیہ السلام کی دعائیں

اللہ تعالیٰ نے سیّدنا نوح علیہ السلام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جب آپ اور دیگر اہل ایمان کشتی پر سوار ہو جائیں تو اللہ کا شکر بجالایئے کہ اس نے آپ لوگوں کو ظالموں سے نجات دے دی، اور گریہ وزاری کے ساتھ دعا کیجیے کہ:

❶ ﴿ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴾ (المؤمنون : ۲۹)

''اے میرے رب! مجھے کسی مبارک جگہ پر اتار دے، اور تو منزل عطا کرنے والوں میں سب سے اچھا ہے۔''

❷ ﴿ رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴾ (ھود : ٤٧)

''اے میرے رب! بے شک میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس سے کہ میں تجھ سے اس چیز کا سوال کروں جس کا مجھے کوئی علم نہیں، اور اگر تو نے میری بخشش نہ کی اور مجھ پر رحم (نہ) کیا تو میں خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔''

❸ ﴿ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴾ (نوح : ۲۸)

''اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اس کو جو مومن بن کر میرے گھر میں داخل ہو اور ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو اور ظالموں کو ہلاکت کے سوا کسی چیز میں نہ بڑھا۔''

سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں

❶ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قران حکیم میں کئی دعائیں موجود ہیں، آپ کی اولین دعا تعمیر کعبہ سے متعلق ہے، جب دونوں باپ بیٹے نے مل کر گھر کی بنیاد اونچی کر لی تو سیّدنا اسماعیل علیہ السلام پتھر لاتے رہے، اور سیّدنا ابراہیم علیہ السلام جوڑتے رہے۔ جب مکان اونچا ہو گیا تو وہ پتھر (مقام ابراہیم) لائے، جس پر کھڑے ہو کر سیّدنا ابراہیم علیہ السلام پتھر جوڑتے رہے، اور سیّدنا اسماعیل علیہ السلام ان کو پتھر لا لا کر دیتے رہے، دونوں بیت اللہ کے ارد گرد گھوم گھوم کر جوڑتے رہے، اور کہتے رہے۔

﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ ﴾ (البقرہ: ۱۲۷، ۱۲۸)

''اے ہمارے رب! ہماری نیکی قبول فرما لے۔ بلاشبہ تو (دعا کو) سنتا ہے اور (ہماری دل کی نیت کو) خوب جانتا ہے اور ہمارے قصور معاف کر دے بلاشبہ تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور نہایت مہربان ہے۔''

❷ ﴿ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝ ﴾

(ابراھیم: ۴۰ تا ۴۱)

''اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز کا پابند بنادے، اے ہمارے رب! اور میری دعا کو قبول فرمالے۔ اے ہمارے رب! تو مجھے اور میرے والدین کو اور مومنوں کو اس دن معاف کر دے جب حساب ہو گا۔''

سیّدنا سلیمان علیہ السلام کا اظہارِ تشکر

سیدنا سلیمان بن داوٗدعلیہما السلام کو پرندوں اورحشرات الارض کی بولیوں کاعلم دیا گیا تھا، چنانچہ ایک مرتبہ جب آپ علیہ السلام جنوں، انسانوں اور پرندوں پر مشتمل اپنی ایک منظم ومرتب فوج کے ساتھ روانہ ہوئے، راستے میں ان کا گزر ایک ایسی وادی سے ہوا کہ جس میں چیونٹیاں پائی جاتی تھیں، ایک چیونٹی نے اس لشکر جرار کو دیکھ کر چیونٹیوں سے کہا کہ تم سب جلدازجلد اپنی بلوں میں داخل ہوجاؤ، کہیں ایسا نہ ہوکہ سلیمان علیہ السلام اور اس کالشکر لاشعوری طور پر تمہیں کچل دے، اس موقع پر سیّدنا سلیمان علیہ السلام مسکرانے لگے اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے یہ دعا مانگی:

﴿رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰى وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ ۝۱۹﴾

(النمل :۱۹)

’’اے میرے رب! مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کر سکوں۔ وہ (حکومت، سلطنت اورعلم وحکمت والی) نعمت کہ جو تونے میرے اُوپر بھی کی اور میرے والدین کو بھی عنایت فرمائی ہے۔ اور (اس بات کی بھی توفیق دے کہ) میں عمل صالح کرتا رہوں، وہ عمل کہ جس سے تو خوش ہو جائے، اور (آخرت میں) مجھے اپنی رحمت کے ساتھ اپنے صالح بندوں میں داخل فرما۔‘‘

سیّدنا یونس علیہ السلام کی دعا

جب مچھلی نے سیّدنا یونس علیہ السلام کو نگل لیا تو دعا کی:

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾

(الانبیاء:۸۷)

''تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو تمام عیوب سے پاک ہے، میں بے شک ظالم تھا۔''

فضیلت:... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یونس علیہ السلام کی دعا جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ پڑھی۔ جب بھی کوئی مسلمان اپنے رب سے کسی حاجت کے لیے یہ دعا کرے گا تو اس کی دُعا قبول کی جائے گی۔'' [1]

سیّدنا ہود علیہ السلام کی دُعائے توکل

﴿اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَ رَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴾ (ھود : ٥٦)

''بے شک میں نے اللہ پر بھروسا کیا ہے جو میرا رب ہے اور تمھارا رب ہے، (زمین پر) چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جسے اس نے اس کی پیشانی سے نہ پکڑ رکھا ہو، بے شک میرا رب صراط مستقیم پر ہے۔''

سیّدنا ایوب علیہ السلام کی دعا

سیّدنا ایوب علیہ السلام اللہ کے بڑے ہی شاکر و صابر بندے تھے۔ اللہ نے انہیں خوب مال و دولت اور اولاد و جاہ سے نوازا تھا، اس لیے اپنے رب کا خوب شکر ادا کرتے تھے۔ اس کے بعد اللہ نے انہیں بیماری میں مبتلا کر دیا اور اولاد و دولت سب جاتی رہی، تو اپنے

[1] سنن ترمذي، كتاب الدعوات، رقم:٣٥٠٥۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

رب کی رضا کے لیے بہت ہی صبر سے کام لیتے رہے، اور دل میں شکوہ کو جگہ نہیں دی۔ جب ان کی تکلیف حد سے بڑھنے لگی اور اسی حال میں اٹھارہ برس گزر گئے تو انہوں نے اپنے رب سے دعا کی، اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول کیا، چنانچہ ان کی بیماری جاتی رہی، اور اللہ عزوجل نے اپنے فضل و کرم سے انہیں پہلے سے بھی زیادہ مال و دولت اور اولاد و جان سے نوازا۔

دعا یہ ہے:

﴿ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴾ (الانبیاء:۸۳)

''اے رب! مجھے تکلیف دہ بیماری لاحق ہوگئی ہے، اور تو سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔''

سیّدنا لوط علیہ السلام کی دعائیں

آپ علیہ السلام کی قوم بدفعلی کا ارتکاب کرتی تھی، آپ اسے انتہائی مبغوض جانتے تھے بالآخر آپ نے اس بستی کو چھوڑ دینا چاہا اور قوم سے کہا کہ تمہاری اس مجرمانہ حرکت کا نتیجہ ہلاکت و بربادی کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ اور چونکہ آپ کو یقین تھا کہ اللہ اس قوم پر اپنا عذاب ضرور نازل کرے گا، لہٰذا دعا کی:

❶ ﴿ رَبِّ نَجِّنِیْ وَ اَهْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ﴾ (الشعراء : ۱۶۹)

''میرے رب! مجھے اور میرے خاندان کو ان کے کرتوتوں کے انجام بد سے بچالے۔''

❷ ﴿ رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ﴾ (العنکبوت: ۳۰)

''اے میرے رب! فسادی لوگوں کے مقابلے میں میری مدد فرمائی۔''

سیّدنا زکریا علیہ السلام کی دعائیں

جب زکریا علیہ السلام نے سیّدہ صدیقہ مریم علیہا السلام کے ساتھ اللہ کا لطف وکرم دیکھا، تو اپنی کبرسنی اور بیوی کے سن یاس کو پہنچ جانے کے باوجود نیک وصالح لڑکے کے لیے دعا کی، جو نیکی اور طہارت ونجابت میں مریم کے مانند ہو۔

① ﴿رَبِّ هَبۡ لِیۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِیۡعُ الدُّعَآءِ ۝﴾

(آل عمران : ۳۸)

''اے میرے رب! مجھے تو اپنے پاس سے اچھی اولاد عطا فرما، بے شک تو دعا کو سننے والا ہے۔''

② ﴿رَبِّ لَا تَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡوٰرِثِیۡنَ ۝﴾ (الانبیاء : ۸۹)

''اے میرے رب! تو مجھے اکیلا نہ چھوڑ، اور تو ہی بہترین وارث ہے۔''

سیّدنا یعقوب علیہ السلام کی دعا

سیّدنا یعقوب علیہ السلام کا حالِ زار دیکھ کر ان کے بیٹوں کو ان پر بڑا رحم آتا تھا، اور جب ان کی حالت دن بہ دن غیر ہونے لگی، اور ڈرے کہ کہیں یوسف کا غم ان کے دل کو نہ کھائے، اور ان کی موت کا سبب نہ بن جائے، تو انہوں نے ان سے کہا کہ اللہ کی قسم! آپ یوسف کو ہمیشہ یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ غم آپ کی زندگی کا ہی خاتمہ نہ کردے۔ چنانچہ یعقوب علیہ السلام نے دعا فرمائی:

﴿اِنَّمَاۤ اَشۡكُوۡا بَثِّیۡ وَ حُزۡنِیۡۤ اِلَی اللّٰهِ﴾ (یوسف : ۸۶)

''میں اپنا درد وغم اور حزن والم اللہ سے کہتا ہوں۔''

سیّدنا یوسف علیہ السلام کی دعا

اللہ تعالیٰ نے جب اپنی نعمت یوسف علیہ السلام پر تمام کردی، والدین اور بھائیوں کو ان کے پاس پہنچادیا، اور انہیں علم نبوت، علم تعبیر رؤیا، اور مصر کی عظیم بادشاہت سے نوازا، تو انہوں نے اپنے رب سے دعا کی:

﴿رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۟ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝﴾ (یوسف : ۱۰۱)

''میرے رب! تو نے مجھے بادشاہت عطا کی اور خوابوں کی تعبیر کا علم دیا، اور آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے! دنیا وآخرت میں تو ہی میرا یار ومددگار ہے، تو مجھے اسلام کی حالت میں فوت کر، اور نیک لوگوں سے ملادے۔''

سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کی دعائیں

سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے مصر سے نکل کر مدین کا رخ کیا، چنانچہ بحفاظت حدودِ مصر سے نکل کر مدین کے علاقہ میں پہنچ گئے، اور چلتے چلتے ایک کنوے کے پاس جا پہنچے تو دولڑکیاں ملیں، جن کی بکریوں کو آپ علیہ السلام نے پانی پلا دیا، پھر ایک درخت کے نیچے جا کر بیٹھ گئے، اور دعا کی کہ میرے رب! روزی حاصل کرنے کا جو ذریعہ ابھی میرے سامنے ظاہر ہوا ہے، میں اس کا محتاج ہوں، یعنی لڑکیوں کے والد کو ایک مزدور چاہیے اور مجھے روزی کی ضرورت ہے۔

۱ ﴿رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ۝﴾ (القصص : ۲٤)

''اے میرے مالک! تو جو کوئی نعمت (خوراک، گھر، سواری، علم وحکمت اور

بیوی کی) مجھ پہ اتارے تو میں اس کا محتاج ہوں۔''

جب موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے سامنے دعوتِ توحید پیش کرنے کا حکم ملا تو سوچا کہ ان کے سر ایک عظیم ذمہ داری ڈال دی گئی ہے۔ ایک طرف بحیثیت انسان انہیں اپنی کم مائیگی اور بے سروسامانی یاد آ رہی تھی تو دوسری طرف فرعون جیسے عظیم شاہ مصر کی قوت و جبروت اور اس کا جاہ وجلال ان کی آنکھوں میں گھوم رہا تھا، اور اس کے کبر وغرور اور کفر وسرکشی کا عالم یہ تھا کہ اس نے اللہ کا انکار کر دیا تھا اور خود معبود ہونے کا دعویٰ کر بیٹھا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی پیغامبری کے لیے چن لیا تھا، اور انہیں بہرحال یہ کام کرنا تھا، اسی لیے انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ:

۲ ﴿رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۝ وَ يَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۝ وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۝ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝﴾ (طٰه : ۲۵تا۲۸)

''میرے رب! میرا سینہ میرے لیے کھول دے، اور میری مہم کو میرے لیے آسان کر دے، اور میری زبان کی گرہ کھول دے تا کہ وہ لوگ میری بات سمجھیں۔''

۳ ﴿رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝﴾ (القصص : ۱٦)

''اے میرے رب! بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے، لہٰذا تو میری مغفرت فرما، چنانچہ اللہ نے اسے بخش دیا، بلاشبہ وہ بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

اصحابِ کہف کی دعا

اصحاب کہف کا واقعہ قرآن مجید میں سورۂ کہف میں تفصیلاً بیان ہوا ہے، اور اس میں

ان کی یہ دعا بھی منقول ہے۔

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا۝۱۰﴾

(الکہف : ۱۰)

''اے ہمارے مالک! ہمیں اپنی خاص رحمت عنایت فرما۔ اور ہمارے کام سے ہمارے لیے بھلائی مقدر کردے (یا ہماری عاقبت بخیر کر)''

شیاطین کی شرارتوں سے محفوظ رہنے کے لیے آپ ﷺ کی دعا

﴿رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ۝۹۷ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ۝۹۸﴾ (المؤمنون : ۹۷، ۹۸)

''اے میرے مالک! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں اس بات سے بھی تیری پناہ کا طلب گار ہوں کہ وہ (شیطان) میرے پاس آئیں۔''

نبی کریم ﷺ کی زبانِ اقدس پر کثرت سے جاری رہنے والی دعا

سورۂ بقرہ میں حج کے ذکر کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی دو بڑی قسموں کا ذکر فرمایا ہے: پہلی قسم ان لوگوں کی جن کا مطمع نظر صرف دنیوی منفعت ہوتی ہے، ان کے متعلق فرمایا کہ ایسے لوگوں کے لیے آخرت کی کامیابی کا کوئی حصہ ان کو نہیں ملے گا، اِلاَّ یہ کہ وہ توبہ کرلیں اور اللہ انہیں معاف کردے۔

دوسری قسم ان لوگوں کی، جن کے پیش نظر صرف دنیا نہیں، بلکہ آخرت بھی ہوتی ہے، اوران کی پوری زندگی ان دعائیہ الفاظ سے تعبیر ہوتی ہے۔

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (البقرہ : ۲۰۱)

''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما ،اور آخرت میں بھی ہمارے لیے بھلائی مقدر کردے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچانا۔''

فائدہ:...... احادیث میں اس دعا کی بڑی فضیلت آئی ہے، سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کثرت سے یہ دعا کرتے تھے۔ ❶

ابوداؤد وغیرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رُکنِ یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہی دعا کرتے تھے۔ ❷

سیدنا اَنس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک مریض کی عیادت کی جو سوکھ کر کانٹا ہو گیا تھا، آپ نے اسے یہی دعا کرنے کی نصیحت کی، اس نے ایسا ہی کیا اور اس کی بیماری دور ہوگئی۔ ❸

سورۃ البقرہ کی آخری آیات کی دُعائیں

﴿١﴾ ﴿سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ﴾ (البقرہ : ۲۸۵)

''(اے ہمارے پروردگار!) ہم نے (تیرا حکم) سن لیا۔ اور ہم نے (اُس کے مطابق) اطاعت اختیار کرلی۔ اے ہمارے مالک! ہم تیری بخشش کے طلبگار ہیں اور ہم نے تیری طرف ہی پلٹ کر آنا ہے۔''

---

❶ صحیح بخاری ، کتاب الدعوات ، رقم :٦٣٨٩۔

❷ سنن ابوداؤد، کتاب الحج ، رقم :١٨٩٢۔محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم :٢٦٨٨، مسند احمد :رقم : ١١٩٨٨۔

﴿۲﴾ ﴿ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ ﴾ (البقرہ : ۲۸۶)

''اے ہمارے رب ! بھول چوک اور غلطی پر ہمارا مؤاخذہ نہ کر، اے ہمارے رب! اور ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا کہ تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! اور ہم پر اس قدر بوجھ نہ ڈال کہ جس کی ہم میں طاقت نہ ہو، اور ہمیں درگزر فرما، اور ہماری مغفرت فرما، اور ہم پر رحم فرما، تو ہمارا آقا و مولیٰ ہے ، پس کافروں کی قوم پر ہمیں غالب کر دے۔''

فضیلت:... ان دونوں آیات کی احادیث مبارکہ میں بڑی فضیلت آئی ہے، سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری دونوں آیتیں رات میں پڑھ لے گا، وہ اس کو کافی ہو جائیں گی۔'' ❶

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں عرش کے نیچے خزانے میں تھیں اور رسول اللہ ﷺ کو معراج کی رات عطا ہوئیں۔ ❷

احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ جب یہ دعا کی جاتی ہے، تو اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول فرماتا ہے۔

---

❶ صحیح بخاری ، کتاب فضائل القران، رقم : ۵۰۰۸، ۵۰۰۹۔
❷ صحیح مسلم ، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، رقم:۲۵٤ ۔

راسخین فی العلم کی دعا

قرآن کریم میں راسخین فی العلم کو تعلیم دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ایمان پر ثابت قدمی کی دعا کریں:

﴿ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ ﴾ (آل عمران : ۸)

''اے ہمارے پروردگار! اس کے بعد کہ تو نے ہمیں سیدھی راہ سمجھادی ہے، ہمارے دلوں کو ڈانواں ڈول نہ کر ڈالنا (راہِ حق سے ٹیڑھا نہ ہونے دینا) اور اپنی جناب سے ہمیں خاص رحمت عنایت فرما۔ بلاشبہ تو بہت بڑا عطا کرنے والا ہے۔''

اصحاب عقل و دانش کی پانچ رَبَّنَا پر مشتمل دعا

اصحابِ عقل و دانش کی کثرت عبادت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ رب العزت نے ان کی لمبی دعا نقل فرمائی ہے، جو پانچ ''رَبَّنَا'' پر مشتمل دعاؤں کا مجموعہ ہے۔

﴿ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ ﴾

(آل عمران : ۱۹۱ تا ۱۹٤)

''اے ہمارے پروردگار! تو نے اس مخلوق کو بے فائدہ (بے کار) پیدا نہیں کیا تو پاک ہے (ہر لغو اور بے کار کام سے) تو ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔ اے

ہمارے مالک! جس کو تو نے دوزخ میں ڈال دیا (ہمیشہ وہاں رہنے کے لیے) اس کو تو نے رسوا (ذلیل وخوار) کیا۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے ہمارے رب! ہم نے (تیری وحدانیت اور شریعت کی طرف) ایک پکارنے والے کی آواز کو سنا (نبی محمد ﷺ یا قرآن کو) جو (تیرے ساتھ پختہ) ایمان کے لیے منادی کرتا ہے۔ (یا ہر داعی الی اللہ کہتا ہے؛ لوگو!) ایمان لاؤ اپنے پروردگار پر، تو ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے پروردگار! پس ہمارے گناہوں کو اب بخش دے اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دے۔ اور ہمیں دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اُٹھا۔ (نیکی کی حالت میں ہمیں موت آئے) اے ہمارے مالک! تو نے جن جن چیزوں کے ہم سے اپنے پیغمبروں کے ذریعے وعدے کر رکھے ہیں، وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن (سب لوگوں کے سامنے) ہمیں رسوا نہ کرنا، بے شک تو خلافِ وعدہ نہیں کرتا۔''

فضیلت :...... امام قرطبی رحمہ اللہ نے ''احکام القران'' میں ان آیات کے تحت امام جعفر صادق رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے، کہ جو شخص نہایت ہی غمزدہ اور پریشان حال ہو وہ پانچ ''رَبَّنَآ'' پڑھ لے، اللہ رب العزت اسے غم سے نجات دیں گے۔ جب ان سے تفصیل دریافت کی گئی، تو انہوں نے فرمایا: ''اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ'' (دعا سے پہلی آیت) ''لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ'' تک پڑھ کر دیکھ لو۔ (ان آیات میں پانچ دفعہ لفظ ''رَبَّنَآ'' ذکر ہوا ہے۔

''عباد الرحمن'' کی ایک دعا

سورۂ فرقان میں ''رحمن'' کے ان نیک بندوں کی نو صفات بیان کی گئی ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اپنے فضل وکرم سے جنت عطا فرمائے گا، اوران کی دو دعائیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

﴿ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٦٦﴾ ﴾ (الفرقان : ٦٥، ٦٦)

''اے ہمارے رب کریم! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے۔ بلاشبہ دوزخ کا عذاب (کافروں اور گنہگاروں کے لیے) اٹل ہے۔ بلاشبہ یہ جہنم بہت بری جگہ ہے، تھوڑی دیر رہنے کے لیے بھی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہنے کو بھی۔''

''عباد الرحمن'' کی دوسری دعا

﴿ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿٧٤﴾ ﴾ (الفرقان : ٧٤)

''اے ہمارے مالک! ہمیں ایسی بیویاں اور ایسی اولاد عطا فرما، جن کی طرف سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں، اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنا دے۔''

گذشتہ مسلمانوں کے لیے مومنین کی دعا

قرآن مجید نے بتایا ہے کہ مومنین کا وطیرہ یہ ہوتا ہے، کہ جب یہ لوگ اپنے رب کے سامنے دست بدعا ہوتے ہیں تو اپنے تمام گذشتہ مسلمان بھائیوں کے لیے بھی یہ دعا کرتے ہیں:

﴿ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٠﴾ ﴾ (الحشر : ١٠)

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے اُن بھائیوں کو بھی جو (تیرے ساتھ) ایمان لانے میں ہم سے سبقت لے جا چکے ہیں۔ اور ہمارے دلوں میں مسلمانوں کی طرف سے میل (کینہ، حسد) مت آنے دے۔ اے

ہمارے رب! بلاشبہ تو نہایت شفقت والا اور مہربان ہے۔''

حصولِ اولاد کی دعائیں

◆ ١ ﴿رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۰۰﴾ (الصافات : ١٠٠)

''اے میرے رب! مجھے صالح (لڑکا) عطا فرما۔''

◆ ٢ ﴿رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝۸۹﴾ (الانبیاء: ٨٩)

''اے میرے رب! تو مجھے اکیلا نہ چھوڑ، اور تو ہی بہترین وارث ہے۔''

◆ ٣ ﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝۷۴﴾ (الفرقان : ٧٤)

''اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں پرہیز گاروں کا امام بنا۔''

والدین کے لیے مومنین کی دُعا

◆ ١ ﴿رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝۴۰ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝۴۱﴾

(ابراھیم : ٤٠تا٤١)

''اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو بھی نماز قائم کرنے والا بنا۔ اے ہمارے رب! اور تو میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب! جس دن حساب قائم ہوگا، اس دن مجھے، میرے والدین کو اور تمام مومنوں کو معاف فرمانا۔''

◆ ٢ ﴿رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝۲۴﴾ (بنی اسرائیل : ٢٤)

''میرے رب! ان دونوں پر رحم فرما جیسے انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی۔''

فضیلت: ...... سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ! أَنّٰى لِيْ هٰذِهٖ فَيَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ.)) ❶

''اللہ عزوجل نیک آدمی کا جنت میں درجہ بلند فرماتا ہے: تو آدمی عرض کرتا ہے ''اے میرے رب! میرا درجہ کیسے بلند ہوا؟'' اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے تیرے لیے تیرے بیٹے کے استغفار کرنے سے۔''

اہل تقویٰ کی دعا

اہل تقویٰ جو اللہ کی جنت اور اس کی نعمتوں کے حقدار بنے ان کی صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ نیکیوں کو بھی وسیلہ بنا کر دعا کرتے ہیں:

﴿ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾ (آل عمران: ١٦)

''اے ہمارے مالک! بلاشبہ ہم (تیرے اور تیرے نبی پر) ایمان لائے ہیں۔ پس تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔''

اہل ایمان کی دعائیں

◆ ﴿ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ ﴾ (الفرقان:٦٥ تا ٦٦)

''اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کے عذاب کو ٹال دے، بے شک اس کا

❶ مشکوٰۃ المصابیح، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث: ٢٣٥٤۔

عذاب ہمیشہ کے لیے جان کو لگ جانے والا ہے۔ یقیناً وہ بڑا ہی برا ٹھکانا اور جائے قیام ہے۔''

◆ ﴿ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ﴾ (التحریم : ۸)

''اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر اور ہمیں بخش دے، یقیناً تو ہر چیز پر خوب قادر ہے۔''

◆ ﴿ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ ﴾ (المؤمنون : ۱۰۹)

''اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے، لہٰذا تو ہماری مغفرت فرما اور ہم پر رحم کر، اور تو ہی سب بہتر رحم کرنے والا ہے۔''

عرش الٰہی کو تھامنے والے فرشتوں کی اہل ایمان کے حق میں دعا

﴿ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ﴾ (المؤمن : ۷تا۸)

''اے ہمارے رب! تو اپنی رحمت اور اپنے علم کے ذریعہ ہر چیز کو محیط ہے، پس تو ان لوگوں کو معاف کردے جنہوں نے توبہ کی، اور تیری راہ کی پیروی کی، اور تو انہیں جہنم کے عذاب سے نجات دے۔ اے ہمارے رب! اور تو انہیں ہمیشہ رہنے والے باغات میں داخل کردے جن کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے، اور اُن لوگوں کو بھی تو اُن جنتوں میں داخل کردے جو ان کے ماں باپ،

بیویوں اور اولاد میں سے نیک ہوں، تو بے شک زبردست، بڑی حکمتوں والا ہے۔''

بے کسوں کا سہارا

﴿ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴾ (النمل : ٦٢)

''بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے، کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے؟ اور تمہیں زمین کے نائب بنا تا ہے، کیا اللہ کے ساتھ اور معبود ہے؟ تم بہت کم نصیحت وعبرت حاصل کرتے ہو۔''

واقعہ : ......حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں: ایک صاحب فرماتے ہیں کہ میں ایک خچر پر لوگوں کو دمشق سے زیدانی لے جایا کرتا تھا اور اسی کرایہ پر میری گزر بسر تھی ایک مرتبہ ایک شخص نے خچر کرایہ پر لیا میں نے اسے سوار کیا اور لے چلا۔ ایک جگہ جہاں دو راستے تھے پہنچے تو اس نے کہا اس راہ چلو میں نے کہا میں اس سے واقف نہیں ہوں سیدھی راہ یہی ہے اس نے کہا نہیں میں پوری طرح واقف ہوں یہ بہت نزدیک کا راستہ ہے۔ میں اس کے کہنے سے اسی راہ پر چلا تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ ایک لق و دق بیابان میں ہم آ گئے ہیں جہاں کوئی راستہ نظر نہیں آتا نہایت خطرناک جنگل اور ہر طرف لاشیں پڑی ہوئی ہیں میں سہم گیا۔ وہ مجھ سے کہنے لگا ذرا لگام تھام لو مجھے یہاں اترنا ہے۔ میں نے لگام تھام لی وہ اترا اور اپنا تہمد اونچا کر کے کپڑے ٹھیک کر کے چھری نکال کر مجھ پر حملہ کیا۔ میں وہاں سے سرپٹ بھاگا لیکن اس نے میرا تعاقب کیا اور مجھے پکڑ لیا۔ میں اسے قسمیں دینے لگا لیکن اس نے خیال بھی نہ کیا۔ میں نے کہا اچھا یہ خچر اور کل سامان جو میرے پاس ہے تو لے لے اور مجھے چھوڑ دے۔ اس نے کہا یہ تو میرا ہو ہی چکا لیکن میں

تو تجھے زندہ چھوڑنا چاہتا ہی نہیں۔ میں نے اسے اللہ تعالیٰ کا خوف دلایا آخرت کے عذابوں کا ذکر کیا لیکن اس چیز نے بھی اس پر کوئی اثر نہ کیا اور وہ میرے قتل پر تلا رہا۔ اب میں مایوس ہوگیا اور مرنے کے لئے تیار ہوگیا اور اس سے بہ منت التجا کی کہ آپ مجھے دو رکعت نماز ادا کر لینے دیجئے۔ اس نے کہا اچھا جلدی پڑھ لے۔ میں نے نماز شروع کی لیکن رب کی قسم میری زبان سے قرآن کا ایک حرف نہیں نکلتا تھا یونہی ہاتھ باندھے دہشت زدہ کھڑا ہوا تھا اور وہ جلدی مچا رہا تھا۔ اسی وقت اتفاق سے یہ آیت میری زبان پر آ گئی:

﴿ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ ﴾ (النمل :٦٢)

''یعنی اللہ تعالیٰ ہی ہے جو بے قرار کی بے قراری کے وقت کی دعا کو سنتا اور قبول فرماتا ہے اور بے بسی بے کسی کو سختی اور مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔''

پس اس آیت کا زبان سے جاری ہونا تھا جو میں نے دیکھا کہ بیچوں بیچ جنگل میں سے ایک گھوڑے پر سوار تیزی سے اپنا گھوڑا بھگائے نیزہ تانے ہماری طرف چلا آ رہا ہے اور بغیر کچھ کہے اس ڈاکو کے پیٹ میں اس نے اپنا نیزہ گھونپ دیا جو اس کے جگر کے آر پار ہوگیا وہ اسی وقت بے جان ہوکر گر پڑا۔ سوار نے باگ موڑی اور جانا چاہا لیکن میں اس کے قدموں سے لپٹ گیا اور بالحاح کہنے لگا اللہ کے لئے یہ تو بتلاؤ کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا میں اس کا بھیجا ہوا ہوں جو مجبوروں بے کسوں اور بے بسوں کی دعا قبول فرماتا ہے اور مصیبت و آفت کو ٹال دیتا ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا اور وہاں سے اپنا خچر اور مال لے کر صحیح سالم واپس لوٹا۔

(تفسیر ابن کثیر: ۴/ ۹۹)

شریروں کے شر سے بچاؤ کا ذریعہ

﴿وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا﴾ (بنی اسرائیل : ٤٥)

''اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان جوآخرت پر ایمان نہیں لاتے ایک مخفی پردہ ڈال دیتے ہیں۔''

واقعہ : ...... حافظ ابویعلی موصلی رحمہ اللہ نے اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کی روایت کو بیان کیا ہے کہ جب سورت ﴿تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ﴾(اللھب : ١١١) نازل ہوئی تو بھینگی ام جمیل بڑے جوش وخروش سے آئی، اس نے ہاتھ میں پتھر پکڑا ہوا تھا اور کہہ رہی تھی: ((مُذَمَّمٌ اَبَیْنَا اَوْ اَتَیْنَا۔ اَلشَّكُ مِنْ اَبِیْ مُوْسٰی۔ وَدِیْنُهٗ قَلَیْنَا وَاَمْرُهٗ عَصَیْنَا۔)) ''ہم نے (ان کا) انکار کیا ہے یا یہ کہا کہ مذمم ہمارے پاس آئے، یہ ابوموسیٰ کو شک ہے کہ اس نے کیا کہا، اس کے دین سے ہم بیزار ومتنفر ہیں اور اس کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں۔'' رسول اللہ ﷺ اس وقت جلوہ افروز تھے اور آپ کے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ آرہی ہے اور مجھے ڈر ہے کہ آپ ﷺ کو دیکھ نہ لے، آپ نے فرمایا: ((اِنَّهَا لَنْ تَرَانِیْ)) ''یقیناً یہ مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گی۔'' اور آپ ﷺ نے اس وقت قرآن پڑھ کر اپنے آپ کو اس کے شر سے محفوظ کرلیا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا﴾ (بنی اسرائیل : ٤٥)

''اور جب آپ قرآن پڑھا کرتے ہیں تو ہم آپ میں اور ان لوگوں میں جو

آخرت پر ایمان نہیں رکھتے چھپایا ہوا پردہ کر دیتے ہیں۔''

راوی کا بیان ہے کہ یہ عورت آئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑی ہوگئی مگر نبی کریم ﷺ کو نہ دیکھ سکی۔ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوکر کہنے لگی: اے ابوبکر! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تیرے ساتھی نے میری مذمت کی ہے تو سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں اس گھر کے رب کی قسم! انھوں نے تیری مذمت نہیں کی۔ تو وہ یہ کہتی ہوئی واپس چلی گئی کہ قریش کو معلوم ہے کہ میں اس کے سردار کی بیٹی ہوں۔ [1]

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

[1] مسند أبی یعلٰی الموصلی : ١/ ٥٣، ٥٤، حدیث: ٥٣۔ مزید دیکھئے: المستدرك للحاكم، التفسیر : ٢/ ٣٦١، حدیث : ٣٣٧٦ اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے اپنی کتاب صحیح السیرة النبویة، باب أمر اللّٰه رسوله بإبلاغ الرسالة......، ص: ١٣٧، ١٣٨ میں ذکر کیا ہے۔

پنجسوره

سورۃ الفاتحہ کی فضیلت

(۱)......سیّدنا ابوسعید بن معلٰی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا، پس آپ ﷺ نے مجھے بلایا تو میں نماز پڑھنے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپ کو کس چیز نے میرے پاس آنے سے روکا؟'' میں نے عرض کیا: میں نماز پڑھ رہا تھا، آپ نے ارشاد فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں حکم دیا: ''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔'' (الانفال: ۲۴)

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں مسجد سے نکلنے سے پہلے تمہیں قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت نہ سکھلاؤں؟ پھر جب نبی کریم ﷺ مسجد سے نکلنے لگے تو میں نے آپ ﷺ کو یاد دلایا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ (سورۂ فاتحہ) ہی سبع مثانی (بار بار دہرائی جانے والی آیتیں) اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔''[1]

(۲)......سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ ایک سفر میں تھے، پس آپ ﷺ ایک جگہ ٹھہرے تو ایک آدمی بھی آپ ﷺ کے پہلو میں ٹھہرا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: ''کیا میں تجھے افضل قرآن کی خبر دوں؟'' وہ آدمی کہتا ہے کہ آپ ﷺ نے مجھ پر سورۂ فاتحہ تلاوت فرمائی۔[2]

(۳)......سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کا ایک تالاب پر گزر ہوا تو وہاں ایک آدمی کو سانپ نے یا کسی زہریلی چیز نے ڈسا ہوا تھا۔ تو ان تالاب والوں میں سے ایک آدمی نے ان سے آ کر کہا: کیا تم میں سے کوئی دَم کرنے والا ہے؟

---

[1] صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، رقم: ٤٤٧٤.

[2] مستدرك حاكم: ١/٥٦٠۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

کیونکہ تالاب کے پاس آبادی میں ایک سانپ یا زہریلی چیز کا ڈسا ہوا آدمی ہے؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی نے جا کر بکریاں لینے کی شرط پر سورۂ فاتحہ کا دَم کیا۔ پس وہ آدمی شفایاب ہوگیا۔ پس وہ اپنے ساتھیوں کے پاس بکریاں لے آیا تو انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا، اور کہا کہ تو نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پر اجرت لی ہے؟ حتیٰ کہ وہ مدینہ منورہ پہنچے تو انہوں نے کہا، اے اللہ کے رسول! اس نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے، تو اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ تم اللہ کی کتاب پر اجرت لینے کے حق دار ہو۔''[1]

ایاتُها ۷ (۱) سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ (۵) رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِكِ

ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو رب ہے سب جہانوں کا جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ مالک

يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۳﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿۴﴾

ہے قیامت کے دن کا۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ

ہمیں صراط مستقیم پر استقامت عطا فرما۔ ان (لوگوں) کی راہ پر جن پر تو نے انعام کیا۔

عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾ ع

نہ ان (لوگوں) کی راہ پر جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ان کی راہ پر جو گمراہ ہوئے۔

[1] صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم : ۵۷۳۷.

سورة البقرہ کی آخری دو آیات کی فضیلت

(۱) ......سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، بے شک شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۂ بقرہ تلاوت کی جاتی ہے۔'' [1]

فائدہ: ...... اس حدیث نبوی کی روشنی میں معلوم ہوا کہ قبرستان میں قرآن مجید کی تلاوت ممنوع ہے۔ جو لوگ تدفین کے بعد یا ویسے ہی قبرستان میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں، وہ بدعت کا ارتکاب کرتے ہیں۔

(۱) ......سیّدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''سورۃ بقرہ کی تلاوت کیا کرو اس لیے کہ اس کا حاصل کرنا برکت اور چھوڑنا باعث حسرت ہے۔ اور جادوگر (اس کو حاصل کرنے یا اس کا مقابلہ کرنے) کی طاقت نہیں رکھتے۔'' [2]

(۳) ......سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جبریل نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ نے اپنے اوپر ایک دروازہ کھلنے کی آواز سنی، تو آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا تو جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو آج ہی کھلا ہے اس سے قبل کبھی نہیں کھلا، اس دروازے سے ایک فرشتہ اترا، تو جبریل علیہ السلام نے کہا، یہ فرشتہ آج ہی نازل ہوا ہے، اس سے قبل کبھی نازل نہیں ہوا، اس نے سلام کے بعد کہا، آپ ﷺ کو ان

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، رقم : ١٨٢٤.
[2] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، رقم : ١٨٧٤.

دونوں روشنیوں کی خوشخبری ہو، جو آپ ﷺ ہی کو عطا کی گئی ہیں، آپ ﷺ سے قبل کسی پیغمبر کو نہیں دی گئیں۔ سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کا آخر، ان میں سے آپ جو حرف پڑھیں گے آپ کو عطا کیے جائیں گے۔ [1]

(۴)......سیّدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی تلاوت کرتا ہے وہ اس کے لیے کافی ہو جاتی ہیں۔'' [2]

سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ

رسول (ﷺ) اس (ہدایت) پر ایمان لائے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل کی گئی ہے

كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ

اور سارے مومن بھی، سب اللہ پر، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔

لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا

(وہ کہتے ہیں:) ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے اور وہ کہتے ہیں: ہم نے

وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا یُكَلِّفُ

(حکم) سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹ کر آنا

---

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، رقم : ١٨٧٧.

[2] صحيح بخاری، كتاب فضائل القرآن، رقم : ٥٠٠٩۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، رقم : ١٨٨٠.

اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا

ہے۔ اللہ کسی کو اس کی برداشت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا، کسی شخص نے جو نیکی کمائی اس کا پھل اسی کے

اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ

لیے ہے اور جو اس نے برائی کی اس کا وبال بھی اسی پر ہے۔ اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول چوک یا غلطی

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ

ہو جائے تو ہماری گرفت نہ کر۔ اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے

مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ

لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب! جس بوجھ کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں وہ ہم سے نہ اٹھوا

وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا

اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے، لہٰذا تو

ع ٨ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾ ع

کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

آیت الکرسی کی فضیلت

(۱)......سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ابوالمنذر! (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی کنیت) کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کے پاس قرآن کریم میں سب سے افضل آیت کون سی ہے؟'' فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوالمنذر! کیا آپ جانتے ہو کہ آپ کے پاس قرآن کریم میں سب سے افضل آیت کون سی ہے؟ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا: ﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ﴾ تو آپ ﷺ نے (پیار سے) میرے سینے پر (ہاتھ) مارا اور فرمایا: ''ابوالمنذر! اللہ تجھے یہ علم مبارک کرے۔''

اور مسند احمد میں زائد بات یہ ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں، یہ عرش کے پائے کے پاس بادشاہ (اللہ) کی تقدیس بیان کرتی ہے۔''[1]

(۲)......سیّدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی تو وہ جنت اور اس کے درمیان صرف موت ہی حائل ہے۔ (یعنی مرتے ہی جنت میں داخل ہوگا)۔''[2]

(۳)......سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، وہ آئندہ نماز تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت و ذمہ داری میں ہوتا ہے۔''[3]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، رقم: ١٨٨٥۔ مسند احمد: ١٤١/٥.

[2] عمل اليوم والليلة لابن السنى، رقم: ١٢٤۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم: ٩٧٢.

[3] الترغيب والترهيب: ٤٥٣/٢۔ مجمع الزوائد: ١٠/ ١٠٩۔ حافظ منذری اور علامہ ہیثمی نے اس کی سند کو ''حسن'' قرار دیا ہے۔

(۴)......سوتے وقت آیت الکرسی پڑھنے والا شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔ ❷

آیۃ الکرسی

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ

اللہ ہی ہے، جس کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں، زندہ ہے، سب کو سنبھالے ہوئے ہے، اسے اونگھ

سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۭ

آتی ہے نہ نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے، سب اسی کا ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ یَعْلَمُ مَا

کون ہے جو اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے؟ وہ جانتا ہے جو

بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ

کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کو

مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ

اپنے احاطے میں نہیں لا سکتے، سوائے اس بات کے جو وہ چاہے۔ اس کی کرسی نے آسمانوں اور

الْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾

زمین کو گھیر رکھا ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہ بلند تر، نہایت عظمت والا ہے۔

---

❷ الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، رقم : ۸۷٤۔ مستدرك حاكم : ۵٦۲/۱۔ مجمع الزوائد : ۱۱۷/۱۔ ۱۱۸۔ ابن حبان، حاکم اور ہیثمی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

سورۂ آل عمران کے آخری رکوع کی فضیلت

(۱)......احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو تہجد کے لیے جب اٹھتے تب سورۂ آل عمران کی ان دس آخری آیتوں کی تلاوت فرماتے، چنانچہ صحیح بخاری میں ہے، سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے اپنی خالہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزاری۔ یہ ام المومنین حضور ﷺ کی بیوی صاحبہ تھیں۔ حضور ﷺ جب آئے تو تھوڑی دیر تک آپ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے باتیں کرتے رہے، پھر سو گئے۔ جب آخری تہائی رات باقی رہ گئی تو آپ اٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف نگاہ کر کے ﴿ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ ﴾ سے آخر سورت تک آیتیں تلاوت فرمائیں۔ پھر کھڑے ہوئے، مسواک کی، وضو کیا اور گیارہ رکعت نماز ادا کی، سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کی صبح کی اذان سن کر پھر دو رکعتیں صبح کی سنتیں پڑھیں۔ پھر مسجد میں تشریف لا کر لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔ [1]

(۲)......حضرت عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ابن عمر اور عبید بن عمیر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آپ کی خدمت میں آپ کے گھر حاضر ہوئے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اجازت فرمائی، ہمارے اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان ایک پردہ حائل تھا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبید بن عمر سے پوچھا کہ تمہیں کس چیز نے ہمارے گھر آنے سے روک رکھا ہے؟ عبید کہنے لگے کسی شاعر کے اس شعر نے کہ "زُرْ غِبًّا

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر: سورۃ آل عمران باب قولہ (ان فی خلق السموت والارض) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ النبی ودعائہ باللیل، رقم: ۷۶۳.

تَزْدَدْ حُبًّا'' ''دیر سے ملاقات محبت کو بڑھائی ہے'' تب سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ''اے ام المومنین! ہمیں آپ ﷺ کے کسی ایک پسندیدہ عمل مبارک سے آگاہ فرمایئے؟'' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کے تمام کام ہی پسندیدہ اور قابل نمونہ تھے۔ ایک رات نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میرا بدن آپ کے بدن مبارک سے مس ہوا تو فرمایا ''عائشہ! میں نے تو اپنے رب کی عبادت کرنی ہے'' میں نے کہا ''یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میں آپ کی قربت کو بہت پسند کرتی ہوں اور یہ بھی چاہتی ہوں کہ آپ اپنے رب کی عبادت کریں۔ تب نبی اکرم ﷺ اٹھے، مشکیزہ کے پاس تشریف لائے، پانی کم استعمال کرتے ہوئے وضو فرمایا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور نماز میں مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک بھی تر ہو گئی پھر سجدہ فرمایا اور سجدے میں اتنا روئے کہ سجدہ کی جگہ والی زمین آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ نماز ختم کر کے پہلو کے بل لیٹ کر آنسو بہاتے رہے۔ یہاں تک کہ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ صبح کی اذان کے لیے مسجد میں آئے تو آپ ﷺ کو یوں آنسو بہاتے دیکھ کر عرض کیا: ''یارسول اللہ! آپ اتنا کیوں روتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے اگلے اور پچھلے سارے گناہ معاف کر دیے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے بلال! افسوس ہے تجھ پر، میں کیوں نہ آنسو بہاؤں کہ آج کی رات مجھ پر سورہ آل عمران کی یہ آیات ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ ...... ﴾ آخر آیت تک اتری ہیں، اس پر افسوس ہے، جو یہ آیات پڑھے پھر اس پر غور و فکر اور تدبر نہ کرے۔''❶

❶ المصباح المنیر، فی تهذیب تفسیر ابن کثیر، ص ۲٦۷۔ الموارد الظمان، ص ۱۳۹.

سورۂ آل عمران کا آخری رکوع

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ

بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات و دن کے بار باری

وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ۚۙ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ

آنے جانے میں اہل عقل کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔ جو اٹھتے بیٹھتے

اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوۡدًا وَّعَلٰی جُنُوۡبِهِمۡ وَیَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ

اور لیٹتے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں

خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ

سوچ بچار کرتے (اور پکار اٹھتے) ہیں اے ہمارے رب! تو نے یہ سب کچھ بے مقصد پیدا نہیں کیا

سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّکَ مَنۡ تُدۡخِلِ

تو پاک ہے پس ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے۔ اے ہمارے رب! جسے تو نے جہنم

النَّارَ فَقَدۡ اَخۡزَیۡتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴿۱۹۲﴾

میں ڈالا تو گویا اسے بڑی رسوائی میں ڈال دیا اور (وہاں) ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہو گا۔

رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیۡ لِلۡاِیۡمَانِ اَنۡ اٰمِنُوۡا

اے ہمارے رب! ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا جو ایمان کی طرف دعوت دیتا ہے کہ اپنے رب

بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا

پر ایمان لاؤ، تو ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ معاف کر دے اور ہماری برائیاں

سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۚ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا

ہم سے دور فرما دے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت دے۔ اے ہمارے رب! تو نے اپنے رسولوں

وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّكَ لَا

پر ہم سے جو وعدہ کیا ہے وہ ہمیں عطا کر اور یومِ قیامت ہمیں رسوا نہ کرنا، بے شک تو

تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ

وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ سو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کرتے ہوئے فرمایا: میں کسی عمل

اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ

کرنے والے کے عمل کو مرد ہو یا عورت، ضائع نہیں کروں گا

بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ

تم ایک دوسرے کا حصہ ہو، لہٰذا جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے

دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ

نکالے گئے اور میری راہ میں دکھ اٹھائے، جنہوں نے جہاد کیا اور شہید ہو گئے، میں ضرور ان کی

عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

برائیاں ان سے دور کر دوں گا اور انہیں داخل کروں گا ایسے باغات میں، جن میں

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ

نہریں بہہ رہی ہیں اللہ کے ہاں ان کا یہی بدلہ ہے اور اللہ کے ہاں کیا ہی

حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي

اچھا بدلہ ہے۔ (اے نبی!) آپ کو دھوکہ نہیں ہونا چاہیے ملک میں کافروں کے ادھر ادھر چلنے

الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۫ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ

پھرنے سے۔ یہ چند روزہ زندگی کا لطف ہے پھر ان کا ٹھکانا جہنم ہے

وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ

جو بہت برا ٹھکانا ہے۔ لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے

جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا

ایسے باغات ہیں جن میں نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کے ہاں کی

الثلثة

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَاِنَّ

مہمانی ہو گی اور جو کچھ اللہ کے ہاں موجود ہے نیک لوگوں کے لیے بہت بہتر ہے۔ اہل کتاب

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ

میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور ان پر جو تمہاری طرف اتارا گیا

وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ

اور اس پر بھی جو ان کی طرف اتارا گیا تھا اور اللہ کے حضور عاجزی کرتے ہیں اور تھوڑی سی قیمت

اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ

کے عوض اللہ کی آیات کو نہیں بیچتے۔ ایسے لوگوں کا اجر ان کے رب کے ہاں موجود ہے

اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

بلاشبہ اللہ حساب چکانے میں دیر نہیں لگاتا۔ ایمان والو! صبر کرو،

اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ

پامردی دکھاؤ اور ہر وقت جہاد کے لیے تیار رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم

تُفْلِحُوْنَ ﴿٢٠٠﴾ ع ٢٠

کامیابی حاصل کر سکو۔

سورۃ الکہف کی فضیلت

(۱)......سیّدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک شخص سورۃ کہف کی تلاوت کر رہا تھا، اس کے ایک طرف گھوڑا دو رسیوں میں بندھا ہوا تھا، اس وقت ایک بادل نے اسے ڈھانپ لیا، پھر وہ قریب سے قریب ہونے لگا اور اس کا گھوڑا بدکنے لگا۔
جب صبح ہوئی تو وہ شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وہ (بادل کا ٹکڑا) سکینت تھی جو قرآن کی تلاوت کی وجہ سے اتری تھی۔''[1]

(۲)......سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جس نے جمعہ کی رات سورۃ کہف کی تلاوت کی، اس کے لیے اس سے لے کر بیت اللہ شریف تک روشنی ہو جاتی ہے۔''[2]

(۳)......سیّدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے سورۃ الکہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کیں، وہ دجال کے فتنے سے بچا لیا گیا۔''[3]

[1] صحيح بخاری، كتاب فضائل القرآن، رقم : ٥٠١١۔ سنن ترمذی، ابواب فضائل القرآن، رقم : ٢٨٨٥۔
[2] مسند دارمی : ٤٥٤/٢۔ یہ روایت مرفوع حکمی ہے۔
[3] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، رقم : ١٨٨٣۔ سنن ترمذی، رقم : ٢٨٨٦۔ مسند أحمد : ٤٤٩/٦۔ سلسلة الصحيحة، رقم : ٥٨٥.

(۱۸) سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ (۶۹) — اٰيَاتُهَا ۱۱۰ — رُكُوْعَاتُهَا ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَ لَمْ

سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے اپنے بندے پر یہ کتاب نازل کی اور اس میں

يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ؁ ۞ ۱ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ

کوئی کجی نہ رکھی۔ یہ سیدھا راستہ بتانے والی ہے تاکہ لوگوں کو اللہ کے سخت عذاب سے

لَّدُنْهُ وَ يُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ

ڈرائے اور ان مومنین کو، جو نیک عمل کرتے ہیں، بشارت دے دیجیے کہ

اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۙ﴿۲﴾ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۙ﴿۳﴾ وَّ

ان کے لیے اچھا اجر ہے۔ جس میں وہ دائمی رہیں گے۔ اور ان

يُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۖ﴿۴﴾ مَا لَهُمْ بِهٖ

لوگوں کو ڈرایئے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے کسی کو بیٹا بنا لیا ہے۔ اس بات کا انہیں

مِنْ عِلْمٍ وَّ لَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ

بھی علم نہیں، نہ ان کے آباء و اجداد کو تھا بہت بھاری بات ہے جو ان کے

اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ﴿۵﴾ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ

منہ سے نکلتی ہے جو کچھ وہ کہتے ہیں سراسر جھوٹ ہے۔ آپ تو شاید ان کافروں کے پیچھے

نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

اپنے آپ کو ہلاک ہی کر ڈالیں گے اس غم سے کہ یہ لوگ اس قرآن پر ایمان کیوں

اَسَفًا ۝٦ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا

نہیں لاتے۔ جو کچھ زمین پر موجود ہے اسے ہم نے اس کی زینت بنا دیا ہے

لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝٧ وَ اِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا

تاکہ آزمائیں کہ ان میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے۔ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ

عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۝٨ؕ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ

چٹیل میدان بنا دینے والے ہیں۔ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ

الْكَهْفِ وَ الرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝٩ اِذْ اَوَى

غار والوں اور کتبہ والوں کا معاملہ ہماری نشانیوں میں سے کوئی بڑا عجیب قصہ تھا۔ جب ان نوجوانوں

الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ

نے غار میں پناہ لی تو کہنے لگے اے ہمارے رب! اپنی جناب سے ہمیں

رَحْمَةً وَّ هَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝١٠ فَضَرَبْنَا عَلٰٓى

رحمت عطا فرما اور اس معاملہ میں ہماری راہنمائی فرما۔ تو ہم نے انہیں

اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۝١١ۙ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ

اس غار میں تھپکی دے کر کئی سال تک کے لیے سلا دیا۔ پھر ہم نے انہیں اٹھایا

ع لِنَعْلَمَ اَیُّ الْحِزْبَیْنِ اَحْصٰی لِمَا لَبِثُوْۤا اَمَدًا ﴿۱۲﴾ ع

تاکہ معلوم کریں کہ ہر فریق میں سے کون اپنی مدتِ قیام کا ٹھیک حساب رکھتا ہے۔

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْیَةٌ

ہم آپ کو ان کا بالکل سچا واقعہ بتلاتے ہیں، وہ چند نوجوان تھے،

اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَ زِدْنٰهُمْ هُدًی ﴿۱۳﴾ۖۗ وَّ رَبَطْنَا عَلٰی

جو اپنے رب پر ایمان لے آئے اور ہم نے انہیں مزید راہنمائی بخشی۔ اور ہم نے ان کے دلوں

قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

کو مضبوط کر دیا، جب انہوں نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ ہمارا رب تو وہی ہے جو زمین و آسمان کا رب ہے،

لَنْ نَّدْعُوَاۡ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾

ہم اس کے سوا کسی الٰہ کو نہیں پکاریں گے اگر ہم ایسا کریں تو یہ بعید از عقل بات ہو گی۔

هٰۤؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوْ لَا یَاْتُوْنَ

یہ ہماری قوم کے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو الٰہ بنا رکھا ہے پھر یہ ان پر

عَلَیْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَیِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی

واضح دلیل کیوں نہیں لاتے، بھلا اس سے بڑا ظالم کون ہو سکتا ہے، جو اللہ پر

اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾ؕ وَ اِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَ مَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا

جھوٹ باندھے۔ اور اب جبکہ تم لوگوں نے اپنی قوم اور ان معبودوں سے، جن کی یہ عبادت کرتے ہیں

اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ

کنارہ کر ہی لیا ہے، تو آؤ اس غار میں پناہ لے لو، تمہارا رب تم پر اپنی رحمت وسیع کر دے گا اور

يُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿١٦﴾ وَ تَرَى الشَّمْسَ

تمہارے معاملہ میں آسانی کر دے گا۔ آپ دیکھیں گے کہ جب سورج

اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ اِذَا

نکلتا ہے تو ان کی غار سے دائیں طرف ہو کر چڑھتا ہے اور جب

غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَ هُمْ فِيْ فَجْوَةٍ

غروب ہوتا ہے تو بائیں طرف کترا کر غروب ہوتا ہے اور وہ نوجوان اس اس غار کی

مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ

وسیع جگہ میں ہیں یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے وہی اور

الْمُهْتَدِ ۚ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿١٧﴾ ع

ہدایت پا سکتا ہے اور جسے بھٹکا دے تو آپ اس کے لیے کوئی ہدایت دینے والا مددگار نہ پائیں گے۔

وَ تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّ هُمْ رُقُوْدٌ ۖۗ وَّ نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ

(اے مخاطب) تو انہیں دیکھے تو سمجھے کہ وہ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ سوئے ہوئے ہیں ہم ان کی

الْيَمِيْنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ ۖۗ وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ

دائیں اور بائیں کروٹ بدلتے رہتے ہیں اور ان کا کتا اس غار کے دہانے پر اپنے پاؤں پھیلائے

بِالْوَصِيدِ ۚ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّ

ہوئے ہے اگر تو انہیں جھانک کر دیکھے تو خوف کے

لَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿١٨﴾ وَ كَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا

مارے بھاگ نکلے۔ اسی طرح ہم نے انہیں اٹھایا تا کہ وہ آپس میں کچھ سوال و جواب

بَيْنَهُمْ ۚ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۚ قَالُوْا لَبِثْنَا

کریں ان میں سے ایک نے کہا بھلا کتنی مدت (اس حال میں) پڑے رہے؟ ان میں سے بعض نے کہا یہی

يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۚ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ۚ

کوئی ایک دن یا دن کا کچھ حصہ اور بعض نے کہا یہ تو تمہارا رب ہی خوب جانتا ہے جتنی مدت پڑے رہے

فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ

اب اپنی چاندی کا روپیہ (سکہ) دے کر کسی ایک کو شہر بھیجو

فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ

کہ وہ دیکھے صاف ستھرا کھانا کہا سے ملتا ہے وہاں سے وہ آپ کے لیے کچھ کھانے کو لائے

وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿١٩﴾ اِنَّهُمْ اِنْ

اور اسے نرم رویہ اختیار کرنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ کسی کو آپ لوگوں کا پتا چل جائے۔ کیونکہ اگر

يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَ

ان لوگوں کا تم پر بس چل گیا تو یا تو تمہیں رجم کر دیں گے یا دوبارہ اپنے دین میں لوٹا لے جائیں گے اس

نصف القرآن باعتبار عدد الحروف تاء التاء بعد اللام من النصف الاول و اللام الثانية من النصف الاخير ١٢

لَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾ وَ كَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ

صورت میں تم کبھی فلاح نہ پا سکو گے۔ اس طرح ہم نے لوگوں کو ان جوانوں پر مطلع کر دیا

لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ

تاکہ وہ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت (بپا ہونے میں) کوئی شک

فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا

نہیں جبکہ وہ آپس میں ان نوجوانوں کے معاملہ میں جھگڑا کر رہے تھے آخر ان میں سے کچھ لوگ کہنے لگے کہ

عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا

یہاں ان پر ایک عمارت بنا دو ان کا معاملہ ان کا رب ہی خوب جانتا ہے مگر جو لوگ اس جھگڑے میں غالب

عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾ سَيَقُوْلُوْنَ

رہے انہوں نے کہا کہ ہم تو یہاں ان پر مسجد بنائیں گے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں

ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ

یہ نوجوان تین تھے، چوتھا اُن کا کتا تھا اور کچھ یہ کہتے ہیں کہ وہ پانچ تھے، چھٹا اُن کا

كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّ ثَامِنُهُمْ

کتا تھا یہ سب بے تکی ہانکتے ہیں اور کچھ کہتے ہیں وہ سات تھے آٹھواں ان کا

كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا

کتا تھا آپ ان سے کہیں کہ میرا رب ہی ان کی ٹھیک تعداد جانتا ہے جسے چند لوگوں کے سوا

قَلِيْلٌ ۬ قف فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۪ص وَّ لَا

دوسرے نہیں جانتے لہٰذا آپ سرسری سی بات کے علاوہ ان سے بحث میں نہ پڑیں اور ان

تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۲﴾ ع وَ لَا تَقُوْلَنَّ لِشَاْیْءٍ ع ۳ ۱۵

کے بارے میں کسی سے کچھ پوچھیے بھی نہیں۔ نیز کسی چیز کے متعلق یہ بھی نہ کہیے

اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ لا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۫ز وَاذْكُرْ

کہ میں کل یہ (ضرور) کروں گا۔ الا یہ کہ اللہ چاہے اور جب آپ بھول کر ایسی بات کہہ دیں تو فوراً اپنے

رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَ قُلْ عَسٰۤى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّیْ

رب کو یاد کیجیے اور کہیے کہ امید ہے میرا رب اس معاملہ میں صحیح طرزِ عمل کی طرف

لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ وَ لَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ

میری راہنمائی فرما دے گا۔ وہ نوجوان اپنی غار میں تین سو سال ٹھہرے

مِائَةٍ سِنِيْنَ وَ ازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا

رہے اور (کچھ لوگوں نے) نو سال زیادہ شمار کیے۔ ان سے کہیے کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے

لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ بِهٖ وَ

جتنی مدت وہ ٹھہرے اور اس کو زمین و آسمان کے غیب معلوم ہیں وہ کیا ہی خوب سننے اور

اَسْمِعْ ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا يُشْرِكُ فِیْ

دیکھنے والا ہے ان چیزوں کا اللہ کے سوا کوئی کارساز اور منتظم نہیں اور وہ اپنی

حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ وَ اتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ

حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔ اے نبیؐ! جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اپنے رب کی کتاب

رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَ لَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ

میں سے پڑھ کر سنا دو کوئی اس کے ارشادات کو بدلنے کا مجاز نہیں (جو ایسا کرے) آپ اللہ کے سوا

مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾ وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ

اس کے لیے کوئی پناہ کی جگہ نہ پائیں گے۔ اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے سات منسلک رکھیے جو

رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ

صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی رضا چاہتے ہیں آپ کی

عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ

آنکھیں ان سے ہٹنے نہ پائیں کہ دنیوی زندگی کی زینت چاہنے لگیں نہ ہی اس

مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَ كَانَ

کی اطاعت کریں جس کا دل ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے وہ اپنی خواہش پر چلتا ہے اور اس کا

اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَ قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَمَنْ شَآءَ

معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہے۔ نیز کہیے کہ حق تو وہ ہے جو تمہارے رب کی طرف سے ہے اب جو چاہے

فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ

اسے مان لے اور جو چاہے انکار کر دے ہم نے ظالموں کے لیے آگ تیار

نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ وَ اِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا

کر رکھی ہے جس کی قناطیں اسے گھیرے ہوئے ہیں اور اگر وہ پانی مانگیں گے تو انہیں پینے کو جو پانی

بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَ

دیا جائے گا وہ پگھلے ہوئے تانبے کی طرح گرم ہوگا اور ان کے چہرے بھون ڈالے گا کتنا برا ہے یہ مشروب اور

سَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کیسی بری آرام گاہ ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے

اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ ج اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

تو یقیناً ہم ان کا اجر ضائع نہیں کرتے جو اچھے کام کرتا ہو۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا

دائمی باغات ہیں، جن میں نہریں بہہ رہی ہیں وہاں وہ سونے کے کنگنوں سے

مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ

آراستہ کیے جائیں گے اور باریک ریشم اور اطلس کے سبز

سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۭ

کپڑے پہنیں گے وہاں وہ اونچی مسندوں پر تکیہ لگا کر بیٹھیں گے

ع ۹/۱۶ نِعْمَ الثَّوَابُ ۭ وَ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾ ع وَ اضْرِبْ لَهُمْ

یہ کیسا اچھا بدلہ اور کیسی اچھی آرام گاہ ہے۔ آپ ان سے ان

مَّثَلًا رَّجُلَيۡنِ جَعَلۡنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيۡنِ مِنۡ اَعۡنَابٍ وَّ

دو آدمیوں کی شان بیان کیجیے جن میں سے ایک کو ہم نے انگور کے دو باغ عطا کیے تھے اور ان کے

حَفَفۡنٰهُمَا بِنَخۡلٍ وَّ جَعَلۡنَا بَيۡنَهُمَا زَرۡعًا ﴿٣٢﴾ كِلۡتَا

اردگرد کھجوروں کے درختوں کی باڑ لگائی تھی اور ان دونوں کے درمیان قابل کاشت زمین بنائی تھی۔ یہ

الۡجَنَّتَيۡنِ اٰتَتۡ اُكُلَهَا وَلَمۡ تَظۡلِمۡ مِّنۡهُ شَيۡـًٔا ۙ وَّ فَجَّرۡنَا

دونوں باغ اپنا پھل پورا لائے اور بار آور ہونے میں کچھ کسر نہ چھوڑی اور ان کے بیچوں بیچ ہم

خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿٣٣﴾ ۙ وَّ كَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَ

نے نہر جاری کر دی تھی۔ اسے ان درختوں کا پھل ملتا رہا تو (ایک دن) گفتگو کے دوران اپنے ساتھی

هُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكۡثَرُ مِنۡكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ نَفَرًا ﴿٣٤﴾ وَ

سے کہنے لگا میں تجھ سے مال دار بھی زیادہ ہوں اور افرادی قوت بھی زیادہ رکھتا ہوں۔ یہی

دَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنۡ

کہتے کہتے وہ اپنے باغ میں داخل ہوا اور وہ اپنے آپ پر ظلم کر رہا تھا اور کہنے لگا میں تو نہیں سمجھتا کہ

تَبِيۡدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ﴿٣٥﴾ ۙ وَّ مَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّ

یہ باغ کبھی اجڑ بھی سکتا ہے۔ اور نہ ہی میں یہ گمان کرتا ہوں کہ قیامت قائم ہو گی اگر

لَئِنۡ رُّدِدۡتُّ اِلٰى رَبِّىۡ لَاَجِدَنَّ خَيۡرًا مِّنۡهَا مُنۡقَلَبًا ﴿٣٦﴾

مجھے اپنے رب کے ہاں لے جایا بھی گیا تو میں یقینا اس سے بہتر جگہ پاؤں گا۔

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَ هُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِیْ

اس کے ساتھی نے گفتگو کے دوران اس سے کہا کیا تو اس بات کا انکار کرتا ہے جس نے

خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ

تجھے مٹی سے پھر نطفہ سے پیدا کیا پھر تجھے پورا آدمی بنا

رَجُلًا ؕ﴿۳۷﴾ لٰكِنَّاۡ هُوَ اللّٰهُ رَبِّیْ وَ لَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّیْۤ

دیا؟ رہی میری بات تو میرا رب تو اللہ ہی ہے اور میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں

اَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَ لَوْ لَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ

ٹھہراتا۔ اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو کیوں نہ کہا ما شاء اللہ (لا حول و

لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ

لا قوۃ الا باللہ! بھلا دیکھو! اگر میں مال اور اولاد میں تم سے

وَلَدًا ۚ﴿۳۹﴾ فَعَسٰى رَبِّیْۤ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَ

کم تر ہوں۔ تو عین ممکن ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے اچھا باغ عطا کر دے اور

يُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا

تیرے باغ پر آسمان سے کوئی آفت بھیج دے جس سے وہ چٹیل میدان بن کر

زَلَقًا ۙ﴿۴۰﴾ اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ

رہ جائے۔ یا اس کا پانی گہرا چلا جائے اور تو پانی نکال بھی

طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَ اُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ

نہ سکے۔ (آخر یوں ہوا کہ) باغ کے پکے پھل کو عذاب نے آ گھیرا اور جتنا وہ باغ پر خرچ کر چکا تھا،

اَنْفَقَ فِيْهَا وَ هِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ يَقُوْلُ

اس پر اپنے دونوں ہاتھ ملتا رہ گیا وہ باغ اپنی چھتریوں پر گرا پڑا تھا اب وہ کہنے لگا:

يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَ لَمْ تَكُنْ لَّهٗ

کاش! میں نے اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہوتا۔ اللہ کے سوا کوئی

فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ مَا كَانَ

جماعت ایسی نہ تھی جو اس مدد کرتی اور وہ خود بھی اس آفت کا مقابلہ

مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ؕ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَيْرٌ

نہ کر سکا۔ اب اسے معلوم ہوا کہ مکمل اختیار تو اللہ برحق ہی کو ہے وہی اچھا ثواب دینے

ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ؑ وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ ع

والا ہے اور انجام بخیر دکھلانے والا ہے۔ نیز ان کے لیے دنیا کی زندگی کی

الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ

یہ مثال بیان کیجیے جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا جس سے زمین کی نباتات

الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

گھنی ہو گئی پھر وہی نباتات ایسا بھس بن گئی جسے ہوائیں اڑتی پھرتی ہیں اور اللہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿٤٥﴾ اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِيْنَةُ

ہر چیز پر مکمل اختیار رکھتا ہے۔ یہ مال اور بیٹے تو محض دنیا کی زندگی

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ

کی زینت ہیں ورنہ آپ کے رب کے ہاں باقی رہنے والی نیکیاں ہی ثواب کے لحاظ سے

ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ اَمَلًا ﴿٤٦﴾ وَ يَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَ تَرَى

بہتر ہیں اور اچھی امیدیں لگانے کے لحاظ سے بھی۔ اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور آپ

الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّ حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ

زمین کو بالکل چٹیل میدان دیکھیں گے اور ہم لوگوں کو جمع کریں گے کسی کو بھی نہیں

اَحَدًا ۚ ﴿٤٧﴾ وَ عُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا

چھوڑیں گے۔ اور وہ اپنے رب کے حضور صف بستہ پیش کیے جائیں گے (تو اللہ فرمائے گا) تم ہمارے پاس

خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۭ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ

اسی طرح آ گئے جیسے ہم نے پہلی بار تمہیں پیدا کیا تھا بلکہ تم سمجھتے تھے کہ ہم نے تمہارے لیے کوئی

مَّوْعِدًا ﴿٤٨﴾ وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ

وعدہ مقرر ہی نہیں کیا۔ اور نامہ اعمال (سامنے) رکھ دیا جائے گا تو آپ مجرموں کو دیکھیں گے کہ وہ اس

مِمَّا فِيْهِ وَ يَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا

کے مندرجات سے ڈر رہے ہیں اور کہیں گے ہائے ہماری بدبختی! اس کتاب نے

يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَ وَجَدُوْا

نہ تو کوئی چھوٹی بات چھوڑی ہے اور نہ بڑی سب کچھ ہی ریکارڈ کر دیا ہے اور جو کام وہ کرتے

مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿٤٩﴾ ع وَ اِذْ قُلْنَا ع ٦ ٥ ١٨

رہے سب اس میں موجود پائیں گے اور آپ کا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ اور جب ہم نے

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ

فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا وہ جنوں

الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ

میں سے تھا اس نے اپنے رب کے حکم سے سرتابی کی، کیا تم مجھے چھوڑ کر اسے اور

ذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَ هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ

اس کی اولاد کو اپنا دوست بناتے ہو، حالانکہ وہ تمہارا دشمن ہے؟ ظالموں

لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿٥٠﴾ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَ

کے لیے برا بدلہ ہے۔ میں ے تو انہیں نہ اس وقت گواہ بنایا تھا جب آسمان اور

الْاَرْضِ وَ لَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَ مَا كُنْتُ مُتَّخِذَ

زمین پیدا کیے گئے تھے اور نہ اس وقت جب خود انہیں پیدا کیا تھا اور میں گمراہ کرنے

الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿٥١﴾ وَ يَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ

والوں کو اپنا مددگار بنانے والا نہیں۔ اور جس دن اللہ فرمائے گا ان معبودوں کو تو لاؤ جنہیں تم

الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَ

میرا شریک خیال کرتے تھے اور انہیں پکاریں گے مگر وہ (معبود) انہیں کوئی جواب نہ دیں گے اور

جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَ رَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ

ہم ان کے درمیان ہلاکت کا گڑھا بنا دیں گے۔ اور مجرم جب جہنم دیکھیں گے

فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَ لَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا

تو انہیں یقین ہو جائے گا کہ وہ اس میں گرنے والے ہیں اور اس سے بچاؤ کی کوئی

مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ

راہ نہ پائیں گے۔ اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو طرح طرح کی مثالوں

كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَ

سے سمجھایا ہے مگر انسان اکثر باتوں میں جھگڑالو واقع ہوا ہے۔ اور

مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَ

جب لوگوں کے پاس ہدایت آ گئی تو انہیں اس پر ایمان لانے اور اپنے رب

يَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ

سے استغفار کرنے سے کس چیز نے روک دیا ہے؟ بجز اس کے کہ وہ منتظر ہیں ان سے پہلے لوگوں کا سا معاملہ

اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ

ان کے ساتھ بھی پیش آئے یا یہ کہ عذاب ان کے سامنے آ جائے۔ ہم رسولوں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں

اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کہ وہ لوگوں کو بشارت دیں اور ڈرائیں اور کافر لوگ ان رسولوں سے باطل (دلائل کے ساتھ)

بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ

جھگڑا کرتے ہیں تاکہ وہ ان سے حق کو نیچا دکھائیں اور میری آیات اور تنبیہ

اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿٥٦﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ

کا مذاق اڑائیں۔ اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جسے اللہ کی آیات سے نصیحت کی جائے

فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا

او وہ اس سے منہ پھیر لے اور اپنے تمام اعمال بھول جائے جو اس نے آگے بھیجے ہیں ایسے لوگوں کے دلوں

عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَ

پر ہم نے پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ قرآن کو سمجھ ہی نہیں سکتے اور ان کے کانوں میں گرانی ہے اور

اِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿٥٧﴾ وَ

اگر آپ انہیں ہدایت کی طرف بلائیں بھی تو کبھی اس راہ پر نہیں آئیں گے۔ اور

رَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا

آپ کا رب بہت بخشنے والا اور رحمت والا ہے ورنہ جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں ان پر

كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۭ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ

مواخذہ کرتا تو جلد ہی ان پر عذاب لے آتا بلکہ ان کے لیے وعدہ کا وقت مقرر ہے

يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ﴿۵۸﴾ وَ تِلْكَ الْقُرٰٓى

جس سے یہ کوئی پناہ کی جگہ نہ پا سکیں گے۔ اور یہ (عذاب رسیدہ) بستیاں ہیں جب انہوں نے

اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَ جَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾ ع وَ

ظلم کیا تو ہم نے انہیں ہلاک کر ڈالا اور ان کی ہلاکت کے لیے ایک وقت معین کر رکھا تھا۔ اور

اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ

جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا میں تو چلتا جاؤں گا حتیٰ کہ دو دریاؤں کے

الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ

ملاپ پر نہ پہنچ جاؤں یا مدتوں چلتا ہی رہوں گا۔ اور پھر جب وہ دو دریاؤں کے

بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ

ملاپ پر پہنچ گئے تو اپنی مچھلی کو بھول گئے اور مچھلی نے دریا میں سرنگ کی طرح اپنا راستہ

سَرَبًا ﴿۶۱﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ

بنا لیا۔ پھر جب وہ وہاں سے آگے نکل گئے تو موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا ہمارا کھانا لاؤ، اس

لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ

سفر سے تو ہمیں بہت کوفت ہو گئی ہے۔ خادم نے جواب دیا بھلا! دیکھو جب ہم

اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ۫ وَ مَآ

چٹان کے پاس ٹھہرے تھے تو میں آپ سے مچھلی کی بات کرنا بھول گیا اور یہ شیطان ہی

أَنْسٰنِيْهُ إِلَّا الشَّيْطٰنُ أَنْ أَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي

تھا جس نے مجھے آپ سے مچھلی کا ذکر کرنا بھلا دیا (بات یہ ہوئی کہ) مچھلی نے عجیب طریقے سے

الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ۝٦٣ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓى

دریا میں اپنی راہ بنا لی تھی۔ موسیٰ نے کہا اسی چیز کی تو ہمیں تلاش تھی چنانچہ وہ اپنے قدموں کے

اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۝٦٤ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ

نشانوں پر واپس آئے۔ وہاں انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا

اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا

جسے ہم نے اپنی رحمت سے نوازا تھا اور اپنے ہاں سے خاص علم

عِلْمًا ۝٦٥ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلٰٓى أَنْ تُعَلِّمَنِ

سکھایا تھا۔ موسیٰ نے اس (خضر) سے کہا اگر میں آپ کی اتباع کروں تو کیا آپ اس بھلائی کا کچھ حصہ

مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝٦٦ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ

مجھے بھی سکھلا دیں گے جو آپ کو سکھائی ہے؟ اس (خضر) نے کہا کہ آپ میرے ساتھ کبھی صبر نہ کر

صَبْرًا ۝٦٧ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ

سکیں گے۔ اور جس کی حقیقت کا آپ کو علم نہ ہو اس پر آپ صبر کر بھی کیسے

خُبْرًا ۝٦٨ قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ

سکتے ہیں؟ موسیٰ نے کہا آپ ان شاء اللہ مجھے صابر پائیں گے اور میں کسی معاملے میں آپ

اَعۡصِیۡ لَكَ اَمۡرًا ﴿۶۹﴾ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعۡتَنِیۡ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِیۡ

کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ (خضر) نے کہا اگر آپ نے میرے ساتھ رہنا ہے تو پھر مجھ سے کوئی

ع عَنۡ شَیۡءٍ حَتّٰۤی اُحۡدِثَ لَكَ مِنۡهُ ذِكۡرًا ﴿۷۰﴾ ع فَانۡطَلَقَا

بات نہ پوچھنا حتیٰ کہ میں خود ہی آپ سے اس کا ذکر کر دوں۔ چنانچہ وہ دونوں چلے

حَتّٰۤی اِذَا رَكِبَا فِی السَّفِیۡنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقۡتَهَا

حتیٰ کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے تو خضر نے کشتی میں شگاف ڈال دیا، موسیٰ نے کہا کیا تم نے شگاف ڈالا ہے

لِتُغۡرِقَ اَهۡلَهَا ۚ لَقَدۡ جِئۡتَ شَیۡـًٔا اِمۡرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ اَلَمۡ

کہ کشتی والوں کو ڈبو دو؟ یہ تو تم نے خطرناک کام کیا ہے۔ خضر نے کہا میں نے کہا نہ

اَقُلۡ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِیۡعَ مَعِیَ صَبۡرًا ﴿۷۲﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذۡنِیۡ

تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے۔ موسیٰ نے جواب دیا مجھ سے جو

بِمَا نَسِیۡتُ وَ لَا تُرۡهِقۡنِیۡ مِنۡ اَمۡرِیۡ عُسۡرًا ﴿۷۳﴾

بھول ہو گئی اس پر مواخذہ نہ کرو اور میرے لیے میرا کام مشکل نہ بنا دو۔

فَانۡطَلَقَا حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلۡتَ

چنانچہ وہ دونوں پھر چل کھڑے ہوئے حتیٰ کہ ایک لڑکے کو ملے جسے خضر نے مار ڈالا، موسیٰ نے کہا تم

نَفۡسًا زَكِیَّةًۢ بِغَیۡرِ نَفۡسٍ ؕ لَقَدۡ جِئۡتَ شَیۡـًٔا نُّكۡرًا ﴿۷۴﴾

نے ایک بے گناہ شخص کو مار ڈالا جس نے کسی کا خون نہ کیا تھا؟ یہ تو تم نے بہت مکروہ کام کیا ہے۔

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ

خضر نے کہا میں نے کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر

صَبْرًا ﴿۷۵﴾ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَیْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا

سکو گے۔ موسیٰ نے کہا اگر اس کے بعد میں نے کوئی بات پوچھی تو پھر مجھے

تُصٰحِبْنِیْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا ﴿۷۶﴾ فَانْطَلَقَا حَتّٰۤی

اپنے ساتھ نہ رکھنا اب میری طرف سے کوئی عذر باقی نہ رہے گا۔ پھر وہ دونوں چل پڑے یہاں تک

اِذَاۤ اَتَیَاۤ اَهْلَ قَرْیَةِ ِۣاسْتَطْعَمَاۤ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ

کہ وہ ایک بستی والوں کے پاس آئے اور ان سے کھانا مانگا مگر ان لوگوں نے ضیافت کرنے

یُّضَیِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِیْهَا جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ

سے انکار کر دیا ہاں انہوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرا چاہتی تھی خضر نے اسے

فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَیْهِ اَجْرًا ﴿۷۷﴾

قائم کر دیا، موسیٰ نے کہا اگر آپ چاہتے تو ان سے اس کی اجرت لے سکتے تھے۔

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَ بَیْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِیْلِ مَا

خضر نے کہا میرا اور تمہارا ساتھ ختم ہوا اب میں آپ کو ان باتوں کی حقیقت بتلاتا ہوں

لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَیْهِ صَبْرًا ﴿۷۸﴾ اَمَّا السَّفِیْنَةُ فَكَانَتْ

جن پر آپ صبر نہیں کر سکے۔ کشتی کا معاملہ یہ تھا کہ وہ مسکینوں کی

لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَ

ملکیت تھی، جو دریا میں محنت مزدوری کرتے تھے، میں نے چاہا کہ اس کشتی کو عیب دار کر دوں

كَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَ

کیونکہ ان کے آگے ایک ایسا بادشاہ تھا جو ہر کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا۔ اور

اَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ

لڑکے کا قصہ یہ ہے کہ اس کے والدین مومن تھے ہمیں خوف ہوا کہ لڑکا

يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا

اپنی سرکشی اور کفر سے ان پر کوئی مصیبت نہ کھڑی کر دے۔ لہٰذا ہم نے چاہا کہ ان کا رب

رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّ اَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَ اَمَّا الْجِدَارُ

اس کے بدلے انہیں اس سے بہتر لڑکا عطا کرے جو پاکیزہ ہو اور قرابت کا خیال رکھنے والا ہو۔ اور دیوار

فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَ كَانَ تَحْتَهٗ

کی بات یہ ہے کہ وہ دو یتیم لڑکوں کی تھی جو شہر میں رہتے تھے، اس دیوار کے

كَنْزٌ لَّهُمَا وَ كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ

نیچے ان کے لیے خزانہ تھا اور ان کا باپ ایک صالح آدمی تھا لہٰذا آپ کے رب نے چاہا کہ

يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ

یہ دونوں یتیم اپنی جوانی کو پہنچ کر اپنا خزانہ نکال لیں جو کچھ میں نے کیا آپ کے رب کی رحمت تھی

وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِیْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِیْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ

میں نے اپنے اختیار سے نہیں کیا، یہ ہے ان باتوں کی حقیقت جس پر آپ صبر نہ

عَّلَیْهِ صَبْرًا ؕ۸۲ وَیَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِی الْقَرْنَیْنِ ؕ قُلْ ع

کر سکے۔ لوگ آپ سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھتے ہیں کہیے کہ

سَاَتْلُوْا عَلَیْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ؕ۸۳ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَ

ابھی میں اس کا کچھ حال تمہیں سناؤں گا۔ بلاشبہ ہم نے اسے زمین میں اقتدار بخشا تھا اور

اٰتَیْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا ۙ۸۴ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۸۵ حَتّٰۤی اِذَا

اسے ہر طرح کا (مال و) اسباب مہیا کر رکھا تھا۔ چنانچہ وہ ایک راہ (مہم) پر چل کھڑا ہوا۔ حتیٰ کہ

بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ وَّ

وہ سورج غروب ہونے کی جگہ پہنچ گیا اسے یوں معلوم ہوا جیسے سورج سیاہ کیچڑ والے چشمہ میں ڈوب رہا ہے

وَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ

یہاں اس نے ایک قوم دیکھی ہم نے کہا ذوالقرنین! تجھے اختیار ہے خواہ ان کو تو سزا دے

وَاِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِیْهِمْ حُسْنًا ۸۶ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ

یا ان سے اچھا رویہ اختیار کرے۔ ذوالقرنین نے کہا جو شخص ظلم کرے گا

فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰی رَبِّهٖ فَیُعَذِّبُهٗ عَذَابًا

اسے تو ہم بھی سزا دیں گے پھر جب وہ اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ اور شدید

نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَ اَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ

عذاب دے گا۔ البتہ جو ایمان لایا اور نیک عمل کیے اسے اچھا بدلہ

اِلْحُسْنٰیۚ وَ سَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ؕ﴿٨٨﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ

ملے گا اور اسے ہم اپنے آسان کام کرنے کو کہیں گے۔ پھر وہ ایک اور راہ پر

سَبَبًا ﴿٨٩﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ

چل پڑا۔ حتیٰ کہ وہ سورج طلوع ہونے کی جگہ جا پہنچا اسے لگا کہ سورج ایسی قوم پر

عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۙ﴿٩٠﴾ كَذٰلِكَ ؕ

طلوع ہو رہا ہے کہ ان کے درمیان ہم نے کوئی آڑ نہیں بنائی۔ واقعہ ایسا

وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتّٰۤى

ہی تھا اور ذوالقرنین کے حالات کی ہمیں خبر ہے۔ پھر وہ ایک اور راہ پر نکلا۔ حتیٰ کہ

اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا

وہ دو بلند گھاٹیوں کے درمیان جا پہنچا وہاں ان دو (قوموں) کے علاوہ اس نے ایک اور قوم دیکھی جو

يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ

بات بھی نہ سمجھ سکتے تھے۔ وہ کہنے لگے اے ذوالقرنین!

يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ

یاجوج ماجوج نے اس سرزمین میں فساد مچا رکھا ہےاگر ہم آپ کو کچھ چند اکٹھا

خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا

کر دیں تو کیا آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار چن دیں گے؟ اس نے کہا میرے

مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَ

رب نے مجھے جو قوت دے رکھی ہے وہ بہت ہے تم بس بدنی قوت سے میری مدد کرو تو میں ان کے

بَيْنَهُمْ رَدْمًا ۙ ﴿٩٥﴾ اٰتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى

اور تمہارے درمیان بند بنا دوں گا۔ مجھے لوہے کی چادریں لا دو چنانچہ اس نے ان (لوہے کی بڑی بڑی

بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ

چادروں) کو گھاٹیوں کے درمیان برابر کر دیا تو کہا، آگ دہکاؤ حتی کہ جب وہ آگ (کی طرح سرخ) بن

قَالَ اٰتُوْنِىْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ؕ ﴿٩٦﴾ فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ

گئیں تو کہا میرے پاس پگھلا ہوا تانبہ لاؤ میں انہیں پیوست کر دوں۔ پھر یاجوج ماجوج نہ تو

يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿٩٧﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ

اس کے اوپر چڑھ سکتے تھے اور نہ ہی اس میں سوراخ کر سکتے تھے۔ ذوالقرنین کہنے لگا یہ میرے

مِّنْ رَّبِّىْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّىْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَ كَانَ

رب کی رحمت ہے مگر جب میرے رب کا وعدہ آ جائے گا تو وہ اسے پیوند خاک کر دے گا اور میرے

وَعْدُ رَبِّىْ حَقًّا ؕ ﴿٩٨﴾ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِىْ

رب کا وعدہ برحق ہے۔ اس دن ہم لوگوں کو چھوڑ دیں گے وہ ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو

بَعْضٍ وَّ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿۹۹﴾ وَّ عَرَضْنَا

جائیں گے پھر ہم سب لوگوں کو اکٹھا کریں گے۔ اس دن ہم جہنم کو

جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ﴿۱۰۰﴾ الَّذِيْنَ كَانَتْ

کافروں کے سامنے لائیں گے۔ جن کی آنکھوں پر

اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَ كَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

میرے ذکر سے (غفلت کا) پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ کچھ سننے کو تیار ہی

ع ۱۱ سَمْعًا ﴿۱۰۱﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ

نہ تھے۔ کیا کافروں نے سمجھ رکھا ہے کہ وہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو ہی

مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ؕ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾

کارساز بنا لیں؟ ہم نے ایسے کافروں کی مہمانی کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾ اَلَّذِيْنَ

آپ ان سے کہیے کیا ہم تمہیں بتلائیں کہ اعمال کے لحاظ سے زیادہ نقصان والے (لوگ) کون ہیں؟ وہ

ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ يَحْسَبُوْنَ

لوگ جنہوں نے اپنی کوششیں دنیا کی زندگی کے لیے کھپا دیں پھر سمجھے بیٹھے ہیں

اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ

کہ وہ اچھے کام کر رہے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات

رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ

اور اس کی ملاقات کا انکار کیا لہٰذا ان کے اعمال برباد ہو جائیں گے اور قیامت کے دن ہم ان کے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا

لیے میزان ہی نہیں رکھیں گے۔ یہ جہنم ان کے کفر اختیار کرنے کا

كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بدلہ ہے وہ میری آیات اور میرے رسولوں کا مذاق اڑاتے رہے۔ البتہ جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ

اور نیک عمل کرتے رہے ان کی مہمانی جنت فردوس کے باغات سے

نُزُلًا ﴿١٠٧﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾ قُلْ لَّوْ

ہو گی۔ جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور کسی اور جگہ منتقل ہونا پسند نہ کریں گے۔ کہہ دیجیے کہ اگر

كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ

میرے رب کی باتیں لکھنے کے لیے سمندر، سیاہی بن جائے تو میرے رب کی باتیں ختم ہونے سے پہلے

تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾ قُلْ

ہی سمندر ختم ہو جائے خواہ اتنی ہی اور سیاہی لائی جائے۔ کہیے

اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ

میں تمھی جیسا انسان ہوں (بس) میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا الٰہ صرف ایک ہی

وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا

اللہ ہے لہٰذا جو اپنے رب سے ملاقات کا امیدوار ہے اسے چاہیے کہ وہ نیک عمل

صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿١١٠﴾ ع

کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

سورۂ یٰسٓ کی فضیلت

سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ: ''جو شخص صبح کے وقت سورۃ یٰسین پڑھے گا شام تک وہ دن آسانی سے گزارے گا، اور جو رات کو اسے پڑھے گا صبح تک اس کی رات آسانی سے گزرے گی۔''[1]

اٰیاتُھَا ۸۳ (۳۶) سُوْرَۃُ یٰسٓ مَکِّیَّۃٌ (۴۱) رُکُوْعَاتُھَا ۵

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰسٓ ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ﴿۲﴾ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۳﴾

یٰسین۔ حکمت والے قرآن کی قسم۔ آپ بلاشبہ رسولوں میں سے ایک رسول ہیں۔

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴﴾ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ﴿۵﴾

صراط مستقیم پر ہیں۔ جو غالب اور رحم کرنے والے کا نازل کردہ ہے۔

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُھُمْ فَھُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾

تاکہ آپ ایسی قوم کو ڈرائیں جن کے آباء واجداد نہیں ڈرائے گئے تھے، لہٰذا وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓی اَکْثَرِھِمْ فَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّا

ان میں سے اکثر پر (اللہ کا یہ) قول ثابت ہو چکا ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ ہم نے

[1] سنن دارمی، کتاب فضائل القرآن، رقم: ٣٤٦٢۔ شیخ حسین سلیم الدارانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔ الدر المنثور للسیوطی: ٢٧٥/٥۔ اذکار نافعہ از ڈاکٹر فضل الٰہی، ص: ۵۹۔ ڈاکٹر فضل الٰہی اور شیخ عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہما اللہ کا کہنا ہے کہ یہ روایت موقوف ہے مگر حکماً مرفوع ہے۔

جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ

ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں جو ان کی ٹھوڑیوں تک پہنچ گئے ہیں وہ سر

مُّقْمَحُوْنَ ۝٨ وَ جَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ

اٹھائے ہی رہتے ہیں۔ نیز ہم نے ایک دیوار ان کے سامنے کھڑی کر دی ہے اور ایک دیوار

خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝٩

پیچھے، (اس طرح) ہم نے ان پر پردہ ڈال رکھا ہے کہ وہ کچھ نہیں سکتے۔

وَ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا

آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں ان کے لیے برابر وہ ہرگز ایمان

يُؤْمِنُوْنَ ۝١٠ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ خَشِيَ

نہیں لائیں گے۔ آپ تو صرف اسے ڈرا سکتے ہیں جو اس ذکر (قرآن) کی اتباع کرے اور بن دیکھے

الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝١١ اِنَّا

رحمٰن سے ڈرے ایسے لوگوں کو آپ مغفرت اور باعزت اجر کی خوشخبری دے دیجیے۔ بلاشبہ ہم ہی

وقف غفران نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ ۭ وَ كُلَّ

مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور ہم ان کے اعمال بھی لکھتے جاتے ہیں جو وہ آگے بھیج چکے اور وہ آثار بھی جو پیچھے

ع ١٢ / ١٨ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝١٢ ع وَ اضْرِبْ لَهُمْ

چھوڑ گئے ہیں اور ہم نے ہر چیز کا ایک واضح کتاب میں ریکارڈ رکھا ہوا ہے۔ آپ ان سے

وقف لازم

مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۚ﴿۱۳﴾ اِذْ

اس (گاؤں) والوں کی مثال بیان کیجیے جبکہ ان کے پاس رسول آئے تھے۔ جب ہم نے

اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ

ان کی طرف دو رسول بھیجے تو انہوں نے ان دونوں کو جھٹلا دیا پھر ہم نے ان دو کو تیسرے رسول سے تقویت دی

فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ

تب تینوں نے کہا ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔ وہ کہنے لگے تم تو ہمارے یہ جیسے انسان

مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا

ہو اور اللہ نے تو کچھ بھی نازل نہیں کیا (بلکہ) تم تو محض جھوٹ

تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

بولتے ہو۔ وہ کہنے لگے ہمارا رب جانتا ہے کہ ہم یقیناً تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا

اور ہمارے ذمہ تو صرف واضح طور پر پیغام پہنچا دینا ہے۔ وہ کہنے لگے کہ ہم تو تمہیں منحوس

بِكُمْ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا

سمجھتے ہیں اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں رجم کر دیں گے اور ہمارے ہاتھوں تمہیں الم ناک

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا طَآىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ

سزا ملے گی۔ وہ کہنے لگے تمہاری نحوست تو تمہارے اپنے ساتھ لگی ہے اگر تمہیں نصیحت کی جائے

بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝١٩ وَ جَآءَ مِنْ اَقْصَا

(تو کیا اسے نحوست سمجھتے ہو؟) بلکہ تم ہو ہی حد سے گزرے ہوئے لوگ۔ اس وقت شہر کے پرلے

الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰی قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ۝٢٠ لا

کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا میری قوم کے لوگو! ان رسولوں کی اتباع اختیار کر لو۔

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝٢١

ان کی اتباع کر لو جو تم سے کچھ اجر نہیں مانگتے اور وہ خود ہدایت یافتہ ہیں۔

وَ مَا لِیَ لَاۤ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٢٢

اور میں اس ذات کی کیوں نہ عبادت کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور تمہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ

کیا میں اللہ کے سوا دوسروں کو الٰہ بنا لوں اگر رحمٰن مجھے کوئی تکلیف دینا چاہے

لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْـًٔا وَّ لَا یُنْقِذُوْنِ ۝٢٣ ج

تو نہ ان کی سفارش میرے کسی کام آئے گی اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں گے۔

اِنِّیْۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝٢٤ اِنِّیْۤ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ

تب میں یقیناً صریح گمراہی میں جا پڑا۔ میں بلاشبہ تمہارے رب پر ایمان لایا، میری بات

فَاسْمَعُوْنِ ۝٢٥ ط قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ط قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ

توجہ سے سنو۔ (قتل ہونے کے بعد) اسے کہا گیا جنت میں داخل ہو جا وہ کہنے لگا کاش! میری قوم کو

يَعْلَمُوْنَ ۙ۝۲۶ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَ جَعَلَنِيْ مِنَ

علم ہو جاتا۔ کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا اور مجھے معززین میں شامل

الْمُكْرَمِيْنَ ۝۲۷ وَ مَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ

کر دیا۔ اس کے بعد ہم نے اس کی قوم پر آسمان سے کوئی

جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ۝۲۸ اِنْ كَانَتْ اِلَّا

لشکر نہیں اتارا، نہ ہی ہمیں لشکر اتارنے کی حاجت تھی۔ وہ تو بس ایک

صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ۝۲۹ يٰحَسْرَةً عَلَى

دھماکہ ہوا جس سے وہ سب بجھ گئے۔ افسوس ہے

وقف غفران الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ

بندوں پر کہ ان کے پاس جو بھی رسول آیا اس کا مذاق ہی

يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۳۰ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ

اڑاتے رہے۔ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ کتنی قومیں ہم ان سے پہلے

الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝۳۱ؕ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا

ہلاک کر چکے ہیں جو ان کے پاس لوٹ کر نہیں آئیں گی۔ اور یہ کہ سب لوگ

ع ۲ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝۳۲ ع وَ اٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ

(ایک دن) ہمارے سامنے حاضر کیے جائیں گے۔ ان لوگوں کے لیے مردہ زمین (بھی) ایک

الْمَیْتَةُ ۚ اَحْیَیْنٰهَا وَ اَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ

نشانی ہے ہم نے اسے زندہ کیا اور اس سے اناج نکالا جس کا کچھ حصہ وہ

یَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ جَعَلْنَا فِیْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ

کھاتے ہیں۔ نیز ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کیے اور

وَّ فَجَّرْنَا فِیْهَا مِنَ الْعُیُوْنِ ﴿۳۴﴾ لِیَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَ مَا

اس کے اندر سے چشمے بہا دیئے۔ تاکہ وہ اس کے پھل کھائیں حالانکہ یہ

عَمِلَتْهُ اَیْدِیْهِمْ ؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ سُبْحٰنَ الَّذِیْ

سب ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا پھر کیا وہ شکر ادا نہیں کرتے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے

خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

زمین کی نباتات کے جوڑے پیدا کیے اور خود ان کی اپنی جنس کے بھی

وَ مِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَ اٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ

اور ان کے بھی جنہیں یہ جانتے نہیں۔ اور ان کے لیے ایک نشانی رات ہے جس سے ہم دن

النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ الشَّمْسُ تَجْرِیْ

کھینچ لیتے ہیں تو ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے۔ اور سورج اپنی مقررہ گزر گاہ پر

لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۳۸﴾ وَ الْقَمَرَ

چل رہا ہے یہی زبردست جاننے والی ہستی کا مقرر کردہ اندازہ ہے۔ اور چاند کی

قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿٣٩﴾ لَا

ہم نے منزلیں مقرر کر دی ہیں حتیٰ کہ وہ کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح (پتلا) ہو کر رہ جاتا ہے۔ نہ

الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ لَا الَّيْلُ

سورج یہ کر سکتا ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات دن پر

سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٤٠﴾ وَ اٰيَةٌ

سبقت لے جا سکتی ہے سب اپنے اپنے مدار میں تیزی سے رواں دواں ہیں۔ اور ایک نشانی

لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿٤١﴾ۙ

ان کے لیے یہ ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا۔

وَ خَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَ اِنْ نَّشَاْ

پھر ان کے لیے ایسی اور چیزیں پیدا کیں، جن پر وہ سوار ہوتے ہیں۔ اور اگر ہم چاہیں

نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَ لَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿٤٣﴾ۙ اِلَّا

تو انہیں غرق کر دیں تو ان کا کوئی فریاد رس نہ ہو گا اور نہ وہ بچیں گے۔ مگر

رَحْمَةً مِّنَّا وَ مَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٤٤﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ

ہماری رحمت سے اور کچھ مدت تک زندگی سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے

اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَ مَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ

ڈرو انجام سے جو تمہارے سامنے ہے اور پیچھے ہے تاکہ تم پر

تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ مَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ

رحم کیا جائے۔ اور جب بھی ان کے پاس ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی آتی ہے

اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا

تو وہ منہ پھیر لیتے ہیں۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ نے تمہیں جو رزق دیا ہے

مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اس میں سے خرچ کرو تو کافر ایمان والوں کو کہتے ہیں

اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ

کیا ہم اسے کھلائیں جسے اگر اللہ چاہتا تو خود کھلا لیتا؟تم تو صریح

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ

گمراہی میں مبتلا ہو۔ نیز وہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ (قیامت) کب پورا

صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً

ہو گا؟ وہ صرف ایک دھماکے کا انتظار کر رہے ہیں

تَاْخُذُهُمْ وَ هُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

جو انہیں آ پکڑے گا۔ اس وقت وہ نہ

ع ۵ ۱۸ تَوْصِيَةً وَّ لَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع وَ نُفِخَ فِي

تو وصیت کر سکیں گے اور نہ ہی اپنے گھروں کو جا سکیں گے۔ اور (جب) صور پھونکا جائے گا

الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿٥١﴾

تو وہ فوراً اپنی قبروں سے (نکل کر) اپنے رب کی طرف دوڑ پڑیں گے۔

وقف لازم
وقف غفران وقف منزل

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ

کہیں گے افسوس! ہمیں ہماری خواب گاہ سے کس نے اٹھا کھڑا کیا؟ یہ تو وہی ہے جس کا رحمٰن

الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٢﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً

نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں نے سچ ہی کہا تھا۔ وہ بس ایک ہی گرج دار آواز

وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَالْيَوْمَ لَا

ہو گی پھر وہ فوراً سب کے سب ہمارے سامنے پیش کر دیئے جائیں گے۔ آج کسی

تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ

پر ذرہ بھر بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور تمہیں ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا جیسا تم

تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ

عمل کرتے رہے۔ بلاشبہ آج اہل جنت مزے اڑانے میں مشغول

فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ

ہوں گے۔ وہ اور ان کی بیویاں چھاؤں میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوں

مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾ ۚ

گے۔ وہاں انہیں کھانے کو میوے بھی ملیں گے اور جو کچھ وہ طلب کریں گے وہ بھی ملے گا۔

سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾ وَ امْتَازُوا الْيَوْمَ

مہربان رب فرمائے گا (تم پر) سلامتی ہو۔ اور اے مجرمو!

اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ

آج تم الگ ہو جاؤ۔ اے بنی آدم! کیا میں نے تمہیں تاکید نہیں کی تھی

اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾ ۙ

کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا، وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

وَّ اَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَ لَقَدْ وقف غفران

اور میری ہی عبادت کرنا یہی صراط مستقیم ہے۔ اس نے

اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾

تم میں سے ایک گروہ کثیر کو گمراہ کر دیا کیا تم سوچتے نہیں؟

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اِصْلَوْهَا

یہ ہے وہ جہنم، جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ آج اس میں

الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى

داخل ہو جاؤ کیونکہ تم کفر کیا کرتے تھے۔ آج ہم ان کے منہ پر

اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا

مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے جو

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَ لَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ

کچھ وہ کیا کرتے تھے۔ اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھیں مٹا دیں

فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَ لَوْ نَشَآءُ

پھر وہ راہ کی طرف آگے بڑھیں تو کیونکر دیکھ سکیں گے؟ اور اگر ہم چاہیں تو

لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّ لَا

ان کی جگہ پر ہی انہیں مسخ کر دیں پھر نہ یہ آگے چل سکیں گے اور نہ پیچھے لوٹ

يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَ مَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا ع

سکیں گے۔ اور جس کو ہم زیادہ عمر دیتے ہیں اسے خلقت میں الٹ دیتے ہیں کیا یہ

يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَ مَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَ مَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ ؕ اِنْ

سوچتے نہیں؟ ہم نے اس (نبی کو) شعر کہنا نہیں سکھلایا اور نہ یہ اس کے لیے مناسب تھا یہ تو

هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا

ایک نصیحت اور واضح پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ تاکہ جو زندہ ہے اور اسے ڈرائے

وَّ يَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾ اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا

اور انکار کرنے والوں پر حجت قائم ہو جائے۔ کیا وہ دیکھتے نہیں کہ جو چیزیں ہم نے

لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾

اپنے ہاتھوں سے بنائیں ان میں سے ان کے لیے چوپائے پیدا کیے اب وہ ان کے مالک ہیں۔

وَ ذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ مِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾

اور ہم نے مویشیوں کو ان کا مطیع بنایا ان میں سے کسی پر سوار ہوتے ہیں اور کسی کا (گوشت) کھاتے ہیں۔

وَ لَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَ مَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾

نیز ان سے انہیں اور بھی فوائد اور مشروب ملتے ہیں کیا پھر شکر نہیں کرتے؟

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾ؕ لَا

اور انہوں نے اللہ کے علاوہ کئی الٰہ بنا رکھے ہیں تاکہ ان کی مدد کی جائے۔ وہ ان

يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَ هُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿٧٥﴾

مدد نہ کرسکیں گے بلکہ وہ جتھے (اللہ کے علاوہ بنائے گئے تمام الٰہ) بھی پیش کیے جائیں گے۔

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَ مَا

لہٰذا ان کی باتیں آپ کو غم زدہ نہ کریں ہم یقینا جانتے ہیں جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو

يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٦﴾ اَوَ لَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ

ظاہر کرتے ہیں۔ کیا انسان دیکھتا نہیں کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا

فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٧﴾ وَ ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ نَسِيَ

پھر وہ صریح جھگڑالو بن گیا۔ وہ ہمارے لیے مثال بیان کرتا ہے اور اپنی تخلیق کو بھول

خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَ هِيَ رَمِيْمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ

ہی گیا، کہتا ہے کہ بوسیدہ ہڈیاں کون زندہ کرے گا؟ کہہ دیجیے کہ

يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ

وہی زندہ کرے گا جس نے اسے پہلی بار پیدا کیا تھا اور وہ ہر تخلیق (کا طریق)

عَلِيْمُۨ ۝٧٩ۙ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا

جانتا ہے۔ وہی ہے جس نے تمہارے لیے سرسبز درخت سے آگ پیدا کر دی

فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝٨٠ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ

جس سے تم آگ سلگاتے ہو۔ کیا وہ ذات جس نے زمین و آسمان

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ڲ بَلٰي ۤ وقف غفران

کو پیدا کیا اس پر قادر نہیں کہ وہ ان جیسوں کو پیدا کر سکے؟ کیوں نہیں وہی سب کا پیدا کرنے والا

وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝٨١ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَـيْـــًٔا اَنْ

اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ اس کا کام تو صرف یہ ہے کہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو

يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝٨٢ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ

اسے فرماتا ہے کہ ہو جا تو ہو جاتی ہے۔ پاک ہے

مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٨٣ ع

وہ ذات جس کے ہاتھ ہر چیز کی حکومت ہے اور اسی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

سورہ فتح کی فضیلت

(۱)......امام احمد رحمہ اللہ نے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال رستے میں چلتے ہوئے اپنی سواری پر سورۂ فتح کی تلاوت فرمائی اور آپ نے اس میں ترجیع فرمائی۔ معاویہ (راوی) کہتے ہیں کہ اگر مجھے یہ بات ناپسند نہ ہوتی کہ لوگ جمع ہو جائیں گے تو میں آپ کی قراءت کی طرح قراءت کر کے سنا دیتا۔ [1]

(۲)...... امام احمد رحمہ اللہ نے سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہم سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، میں نے آپ ﷺ سے ایک چیز کے بارے میں تین بار پوچھا مگر آپ ﷺ نے جواب نہ دیا، میں نے اپنے دل میں کہا: ابن خطاب! تجھے تیری ماں گم پائے، تو میں نے تین بار رسول اللہ ﷺ سے پوچھا مگر آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا! آپ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی سواری پر سوار ہو گیا اور میں نے اپنے اونٹ کو حرکت دی، میں آگے بڑھا اور میں ڈرتا تھا کہ میرے بارے میں کوئی چیز نازل نہ ہو گئی ہو، اسی دوران میں ایک شخص نے پکارتے ہوئے کہا اے عمر! میں واپس پلٹا تو ڈر رہا تھا کہ میرے بارے میں کوئی چیز نازل ہو گئی ہوگی، مگر جب میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''نَزَلَتْ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ سُوْرَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ﴿ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝١ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ ﴾ '' ''رات مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ عزیز ہے اور وہ ہے: ﴿ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝١ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ

---

[1] مسند أحمد: ٥٤/٥۔ صحيح البخاري، كتاب التفسير، باب قوله: ﴿ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴾، رقم: ٤٨٣٥۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين......، باب ذكر قراءة النبي ﷺ سورة الفتح يوم فتح مكة، رقم: ٧٩٤.

ذَنۡۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ ﴾ ''(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم!) بے شک ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح دی، فتح بھی صریح وصاف تاکہ اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے۔'' [1]

اٰيَاتُهَا ٢٩ (٤٨) سُوۡرَةُ الۡفَتۡحِ مَدَنِيَّةٌ (١١١) رُكُوۡعَاتُهَا ٤

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اِنَّا فَتَحۡنَا لَكَ فَتۡحًا مُّبِيۡنًا ۙ﴿١﴾ لِّيَغۡفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا

(اے نبی!) ہم نے آپ کو واضح فتح عطا کر دی۔ تاکہ اللہ آپ کی سب

تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعۡمَتَهٗ عَلَيۡكَ

اگلی اور پچھلی لغزشیں معاف کر دے اور آپ پر اپنی نعمت پوری کر دے

وَيَهۡدِيَكَ صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا ۙ﴿٢﴾ وَّيَنۡصُرَكَ اللّٰهُ نَصۡرًا

اور آپ کو صراط مستقیم پر چلائے۔ اور آپ کو زبردست نصرت

عَزِيۡزًا ﴿٣﴾ هُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ السَّكِيۡنَةَ فِىۡ قُلُوۡبِ

عطا کرے۔ وہی تو ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں اطمینان

الۡمُؤۡمِنِيۡنَ لِيَزۡدَادُوۡۤا اِيۡمَانًا مَّعَ اِيۡمَانِهِمۡ ؕ وَلِلّٰهِ

ڈال دیا تاکہ وہ اپنے ایمان کے ساتھ مزید ایمان کا اضافہ کر لیں اور

---

[1] مسند احمد : ٣١/١۔ صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب قوله: ﴿اِنَّا فَتَحۡنَا لَكَ فَتۡحًا مُّبِيۡنًا﴾، رقم : ٤٨٣٣۔ جامع الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة الفتح، رقم : ٣٢٦٢۔ السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب التفسیر، باب قوله تعالیٰ: ﴿اِنَّا فَتَحۡنَا لَكَ فَتۡحًا مُّبِيۡنًا﴾ ٤٦/١٦، حدیث : ١١٤٩٩.

جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ﴿۴﴾

زمین و آسمان کے سب لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

تاکہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے باغوں میں داخل کرے جن کے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ يُكَفِّرَ عَنْهُمْ

نہریں بہہ رہی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان سے ان کی برائیاں دور

سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا

کر دے اور اللہ کے نزدیک یہ بڑی کامیابی

عَظِيْمًا ۙ﴿۵﴾ وَّ يُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ

ہے۔ اور منافق مردوں اور منافق عورتوں

وَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ

اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے جو اللہ کے بارے میں برا ظن رکھتے ہیں

عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ لَعَنَهُمْ

بری گردش انہی پر پڑ گئی اور ان پر اللہ کا غضب ہوا اس نے ان پر لعنت کی

وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۶﴾ وَ لِلّٰهِ

اور ان کے لیے جہنم تیار کی جو بہت برا ٹھکانہ ہے۔ اور زمین و آسمان

جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۷﴾

کے تمام لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہر چیز پر غالب اور حکمت والا ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا

(اے نبی!) ہم نے آپ کو شہادت دینے والا، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ تاکہ تم

بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ

اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو، اس کی تعظیم کرو اور صبح و شام اللہ کی

بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا

تسبیح بیان کرو۔ بلاشبہ جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں وہ اللہ

يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ

سے بیعت کر رہے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے اب جو عہد کو توڑے

فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ

تو توڑنے کا وبال اسی پر ہو گا اور جو عہد کو پورا کرے جو اس نے اللہ سے

عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۰﴾ ع سَيَقُوْلُ لَكَ

کیا تھا تو عنقریب اللہ اسے بڑا اجر عطا کرے گا۔ دیہاتیوں میں سے

الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَ اَهْلُوْنَا

جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے وہ اب آپ سے کہیں گے کہ ہمیں ہمارے اموال اور گھر والوں نے مشغول رکھا تھا

فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ

لہٰذا ہمارے لیے بخشش مانگیے، یہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں

قُلُوْبِهِمْ ۗ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ

میں نہیں ہوتی، کہہ دیجیے کون ہے جو تمہارے لیے اللہ کے سامنے کچھ بھی اختیار رکھتا ہو اگر وہ نقصان

بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۗ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا

پہنچانا چاہے یا نفع بخشنا چاہے؟ بلکہ جو تم کر رہے ہو اللہ اس سے

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١١﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ

پوری طرح باخبر ہے۔ بلکہ تم تو یہ سمجھے ہوئے تھے کہ رسول اور مومن کبھی

الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّ زُيِّنَ ذٰلِكَ

اپنے گھروں کو واپس نہ آ سکیں گے اور یہ خیال تمہارے دلوں کو

فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ ظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚۖ وَ كُنْتُمْ قَوْمًا

بہت اچھا لگا اور تم بہت برا گمان کر رہے تھے اور تم ہو بھی ہلاک

بُوْرًا ﴿١٢﴾ وَ مَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ

ہو جانے والے لوگ۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ایسے کافروں

اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿١٣﴾ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ

کے لیے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ زمین و آسمان کی بادشاہی اللہ ہی کے

الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

لیے ہے جسے چاہے معاف کر دے اور جسے چاہے سزا دے

وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا

اور وہ معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اور جب تم غنائم حاصل کرنے کے لیے

انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا

جانے لگو گے تو جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے وہ کہیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ

نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ

جانے دو وہ اللہ کے حکم کو بدلنا چاہتے ہیں، کہیے تم ہرگز ہمارے ساتھ

تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ

نہ جاؤ گے (کیونکہ) اللہ پہلے یہ ایسی بات فرما چکا ہے، پھر وہ کہیں گے (یہ بات نہیں) بلکہ

تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ

تم ہمارا حسد کرتے ہو۔ حالانکہ یہ لوگ حقیقت کو کم ہی سمجھتے ہیں۔ آپ پیچھے

لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِىْ

رہ جانے والوں سے کہیے کہ عنقریب تمہیں ایک سخت جنگجو قوم سے (مقابلہ کے لیے) بلایا جائے گا

بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ

تمہیں ان سے لڑنا ہو گا وہ مطیع ہو جائیں گے اگر تم

تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا

حکم مانو گے تو اللہ تمہیں اچھا اجر عطا کرے گا اور اگر تم پھر گئے، جیسے پہلے

تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾ لَيْسَ

پھر گئے تھے تو اللہ تمہیں الم ناک عذاب دے گا۔ کوئی

عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى

اندھا یا لنگڑا یا بیمار (اگر جہاد میں شامل نہ ہو تو اس) پر

الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ

کوئی تنگی نہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مان لے اللہ اسے ایسے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَ مَنْ يَّتَوَلَّ

باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور جو سرتابی کرے

يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾ ع لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ ع ۲ النصف

اللہ اسے الم ناک عذاب دے گا۔ بے شک اللہ مومنوں سے خوش

الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا

ہو گیا جب کہ وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے ان کے دلوں کا حال اسے

فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا

معلوم ہو گیا اس نے ان پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں جلد ہی فتح (خیبر)

قَرِيْبًا ۙ﴿١٨﴾ وَّ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

دے دی۔ اور بہت سے اموال غنیمت بھی وہ حاصل کریں گے اور اللہ غالب ہے

عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٩﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً

حکمت والا ہے۔ اس نے تم سے (اور بھی) بہت سے غنائم کا وعدہ کر رکھا ہے

تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَ كَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ

جنہیں تم حاصل کرو گے یہ (فتح خیبر) تمہیں جلد ہی دے دی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے

عَنْكُمْ ۚ وَ لِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَ يَهْدِيَكُمْ

روک دیئے تاکہ یہ ایمان لانے والوں کے لیے ایک نشانی بن جائے اور وہ تمہیں

صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ﴿٢٠﴾ وَّ اُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ

صراط مستقیم کی ہدایت دے۔ اور ایک اور (فتح بھی دے گا) جس پر تم ابھی قادر نہیں اور

اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿٢١﴾

اللہ اس کا احاطہ کیے ہوئے ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

وَ لَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا

اگر کافر لوگ تم سے جنگ کرتے تو یقیناً پیٹھ پھیر جاتے پھر وہ کوئی

يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ﴿٢٢﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ

حامی یا مددگار نہ پاتے۔ یہی اللہ کی سنت ہے جو پہلے لوگوں

مِنْ قَبْلُ ۚ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٢٣﴾ وَ هُوَ

میں جاری رہی ہے اور آپ اللہ کی سنت میں کبھی کوئی تبدیلی نہ پائیں گے۔ وہی تو ہے

الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ

جس نے وادی مکہ میں تم سے ان کے ہاتھ روک دیئے اور ان سے تمہارے ہاتھ

بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ كَانَ

جبکہ اس سے پہلے تمہیں ان پر غالب کر چکا تھا اور جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ سب

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿٢٤﴾ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کچھ دیکھ رہا تھا۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا

وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ الْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ

اور تمہیں مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے جانوروں کو ان کی قربان گاہ تک

يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَ لَوْ لَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَ نِسَآءٌ

پہنچنے سے روکے رکھا اور اگر (مکہ میں) کچھ مومن مرد اور عورتیں

مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ

نہ ہوتیں جنہیں تم نہیں جانتے تھے کہ تم انہیں پامال کر دو گے پھر ان کی طرف سے

مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ

نادانستہ کوئی پشیمانی لاحق ہو جاتی (تو لڑنے سے روکا نہ جاتا) تاکہ اللہ جسے چاہے اپنی رحمت

مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ

میں داخل کرے اگر وہ الگ ہو گئے ہوتے تو ان میں سے جو کافر تھے انہیں ہم

عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ

الم ناک سزا دیتے۔ جب کفار نے (حدیبیہ میں) اپنے دلوں میں

الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى

زمانہ جاہلیت کی حمیت ٹھان لی تو اللہ نے اپنے رسول پر اور مومنوں

رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ

پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں تقویٰ کی بات کا پابند رکھا اور وہی اس کے زیادہ حق

التَّقْوٰى وَ كَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَ اَهْلَهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ

دار اور اس کے اہل تھے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے

شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۲۶﴾ ع لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ ع ۳ ۹ ۱۱

والا ہے۔ بلاشبہ اللہ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھایا تھا جو ایک حقیقت تھا

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ

کہ تم ان شاء اللہ مسجد حرام میں امن کے ساتھ داخل ہو گے

مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ

اس وقت تم سر منڈاؤ گے اور بال کترواؤ گے اور تمہیں کوئی خوف نہ ہو گا اللہ اس بات کو جانتا تھا

مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿٢٧﴾

جسے تم نہیں جانتے تھے لہٰذا اس فتح سے پہلے اس نے ایک قریبی فتح (خیبر) تمہیں عطا فرما دی۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ

وہی تو ہے جس نے ہدایت اور دین حق دے کر اپنا رسول بھیجا

لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿٢٨﴾ؕ

تا کہ اسے باقی سب ادیان پر غالب کر دے اور (اس حقیقت پر) اللہ کی گواہی کافی ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ

محمد (ﷺ) اللہ کی رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت

رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا

(مگر) آپس میں رحم دل ہیں تم جب بھی دیکھو گے انہیں رکوع و سجود کرتے ہوئے اور اللہ کا فضل

مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ

اور رضا تلاش کرتے ہوئے پاؤ گے (کثرت) سجدہ سے ان کی پیشانیوں پر امتیازی نشان

السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۖۚ وَ مَثَلُهُمْ

موجود ہیں ان کی یہی صفت، تورات میں بیان ہوئی ہے اور یہی (صفت)

فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ ۛ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ

انجیل میں بھی ہے جیسے ایک کھیتی ہو جس نے اپنی کونپل نکالی پھر اسے مضبوط کیا پھر وہ موٹی ہوئی

فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ

اور اپنے تنے پر کھڑی ہو گئی اور کسانوں کو خوش کرتی ہے تا کہ کافروں کو ان کی وجہ

الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

سے غصہ دلائے ان میں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے

مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ ع ۴ ع ۳ ۱۲

اللہ نے ان سے مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔

سورۃ الواقعہ کی فضیلت

(۱)......ابو اسحاق نے عکرمہ سے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ تو بوڑھے ہو گئے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''شَيَّبَتْنِي هُودٌ، وَالْوَاقِعَةُ، وَالْمُرْسَلٰتُ، وَ عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ، وَ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ'' ''مجھے سورۂ ہود، واقعہ، مرسلات، عم اور کورت نے بوڑھا کر دیا ہے۔'' ❶

(۲)...... امام احمد رحمہ اللہ نے سیّدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بھی نمازیں اسی طرح پڑھتے تھے جیسے آج تم پڑھتے ہو، البتہ آپ ﷺ کی نماز ہلکی ہوتی تھی، وہ تمہاری نسبت ہلکی نماز پڑھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نماز فجر میں سورۂ واقعہ اور اس جیسی سورتوں کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ ❷

---

❶ جامع الترمذی، تفسیر القرآن، باب ومن سورة الواقعة، حديث : ۳۲۹۷۔ سلسلة الصحيحة، رقم : ۹۵۵.

❷ مسند أحمد : ۱۰٤/۵۔ مستدرك حاكم : ۲٤۰/۱۔ سنن الكبرى للبيهقى : ۱۱۹/۳. حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اٰیَاتُهَا ۹۶ (۵۶) سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ (۴۶) رُكُوْعَاتُهَا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وقف لازم إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۘ ﴿٢﴾

جب واقع ہونے والی (قیامت) واقع ہو گی۔ تو اس کے وقوع کو کوئی جھٹلانے والا نہ ہو گا۔

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۙ ﴿٣﴾ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ۙ ﴿٤﴾

یہ تہہ و بالا کرنے والی ہو گی۔ جب زمین یک بارگی ہلائی جائے گی۔

وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ ﴿٥﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْبَثًّا ۙ ﴿٦﴾

اور پہاڑ اس طرح ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔ کہ وہ پراگندہ غبار ہو جائیں گے۔

وَّكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۗ ﴿٧﴾ فَأَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ

اس وقت تم تین گروہ بن جاؤ گے۔ (ایک تو) دائیں ہاتھ والے ہوں گے اور دائیں ہاتھ

أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۗ ﴿٨﴾ وَأَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ مَآ أَصْحٰبُ

والوں کا کیا کہنا۔ (دوسرے) بائیں ہاتھ والے ہوں گے اور بائیں ہاتھ والوں

الْمَشْـَٔمَةِ ۗ ﴿٩﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۚ ﴿١٠﴾ أُولٰٓئِكَ

کا کیا کہنا۔ (تیسرے) سبقت والے تو بہرحال سبقت لے جانے والے ہی ہیں۔ یہی لوگ

الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ ﴿١١﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿١٢﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ

تو مقربین ہیں۔ جو نعمتوں والے باغوں میں ہوں گے۔ پہلوں میں سے

الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾ وَ قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٤﴾ عَلٰى سُرُرٍ

بہت سے ہوں گے۔ اور پچھلوں میں سے کم۔ مرصع تختوں

مَّوْضُوْنَةٍ ﴿١٥﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿١٦﴾ يَطُوْفُ

پر۔ آمنے سامنے تکیہ لگائے ہوں گے۔ ہمیشہ

عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿١٧﴾ بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِيْقَ ۙ وَ

نوجوان رہنے والے لڑکے (خدمت گار) ان پر چکر لگائیں گے۔ جاری چشمہ سے پاکیزہ شراب

كَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿١٨﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَ لَا

کے جام و ساغر اور آبخورے لیے پھریں گے۔ نہ اس سے سر درد ہو گا اور نہ عقل میں فتور

يُنْزِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَ لَحْمِ طَيْرٍ

آئے گا۔ انہیں وہ پھل ملیں گے جو پسند کریں گے۔ نیز پرندوں کا

مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٢١﴾ وَ حُوْرٌ عِيْنٌ ﴿٢٢﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ

گوشت جو وہ چاہیں گے۔ اور بڑی آنکھوں والی حوریں۔ جیسے چھپا کر رکھے ہوئے

الْمَكْنُوْنِ ﴿٢٣﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ

موتی۔ یہ ان اعمال کا بدلہ ہو گا جو وہ کرتے رہے۔ وہاں کوئی

فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا تَاْثِيْمًا ﴿٢٥﴾ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿٢٦﴾

لغو اور گناہ کی بات نہ سنیں گے۔ وہ بس سلام ہی سلام کہا کریں گے۔

وَ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ۙ۬ مَآ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ؕ﴿۲۷﴾ فِیْ سِدْرٍ

اور دائیں ہاتھ والے، کیا (خوش نصیب) ہیں دائیں ہاتھ والے۔ جو بے خار

مَّخْضُوْدٍ ۙ﴿۲۸﴾ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۙ﴿۲۹﴾ وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۙ﴿۳۰﴾ وَّ

بیریوں۔ ایک دوسرے پر تہ بہ تہ چڑھے ہوئے کیلوں۔ دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں

مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۙ﴿۳۱﴾ وَّ فَاكِهَةٍ كَثِیْرَةٍ ۙ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ

اور پانی کی آبشاروں۔ اور باافراط پھلوں میں ہوں گے۔ جو نہ کبھی ختم ہوں گے

وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ ۙ﴿۳۳﴾ وَّ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ؕ﴿۳۴﴾ اِنَّاۤ اَنْشَاْنٰهُنَّ

اور نہ روکے جائیں گے۔ اور اونچی مجلسوں پر بیٹھے ہوں گے۔ ہم ان (حوروں) کو عجیب انداز سے پیدا

اِنْشَآءً ۙ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۙ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ۙ﴿۳۷﴾

کریں گے۔ انہیں کنواریاں بنائیں گے۔ محبت کرنے والیاں ہم عمر ہوں گی۔

لِّاَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ؕ۠﴿۳۸﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ۙ﴿۳۹﴾ وَ ثُلَّةٌ ع

یہ (سب کچھ) داہنے ہاتھ والوں کے لیے ہوگا۔ جن میں بہت سے پہلے لوگوں میں سے ہوں گے۔ اور

مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ؕ﴿۴۰﴾ وَ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ۬ مَآ اَصْحٰبُ

پچھلوں میں بھی بہت سے۔ اور بائیں ہاتھ والے جو ہوں گے تو ان (کی بدبختی) کا

الشِّمَالِ ؕ﴿۴۱﴾ فِیْ سَمُوْمٍ وَّ حَمِیْمٍ ۙ﴿۴۲﴾ وَّ ظِلٍّ مِّنْ

کیا کہنا۔ وہ لو اور کھولتے پانی میں ہوں گے۔ اور سیاہ دھوئیں کے سائے

يَّحْمُوْمٍ ﴿٤٣﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿٤٤﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ

میں ہوں گے۔ جو نہ ٹھنڈا ہو گا اور نہ آرام دہ۔ بلاشبہ وہ اس سے پہلے

ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَ كَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ

عیش کیا کرتے تھے۔ اور گناہ عظیم پر اڑے

الْعَظِيْمِ ﴿٤٦﴾ وَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَئِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا

ہوئے تھے۔ اور کہتے تھے جب ہم مر جائیں گے، مٹی اور

وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾

ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا پھر اٹھائے جائیں گے۔ اور کیا ہمارے پہلے باپ دادا بھی اٹھائے جائیں گے۔

قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ اِلٰى

آپ ان سے کہیے کہ بلاشبہ پہلے بھی اور پچھلے بھی۔ سب کے سب ایک معلوم دن (قیامت)

مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ

کو اکٹھے کیے جائیں گے۔ پھر بلاشبہ تم اے جھٹلانے والے

الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿٥١﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿٥٢﴾

گمراہو۔ تمہیں زقوم کا درخت کھانا ہو گا۔

فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ

اسی سے تم اپنے پیٹ بھرو گے۔ پھر اوپر سے کھولتا ہوا پانی پینا

الْحَمِيْمِ ﴿٥٤﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿٥٥﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ

ہو گا۔ جسے تم پیاس کی بیماری والے اونٹ کی طرح پیو گے۔ جزا و سزا کے

يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٥٦﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْ لَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٧﴾

دن یہی ان کی مہمانی ہو گی۔ ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے تو پھر تم تصدیق کیوں نہیں کرتے ہو؟

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿٥٨﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ

بھلا! دیکھو جو (منی) تم ٹپکاتے ہو۔ تو اس سے تم (بچے کو) پیدا کرتے ہو یا اسے پیدا

الْخٰلِقُوْنَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَ مَا نَحْنُ

کرنے والے ہم ہیں؟ ہم نے تمہارے درمیان موت کو مقرر کر دیا ہے اور ہم اس بات

بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٦٠﴾ عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَ نُنْشِئَكُمْ

سے عاجز نہیں ہیں۔ کہ تمہاری صورتیں بدل ڈالیں اور تمہیں ایسی صورت میں پیدا کر دیں

فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَ لَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْ

جو تم نہیں جانتے۔ اپنی پہلی پیدائش کو تو تم خوب جانتے ہو پھر تم کیوں سبق حاصل

لَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾ ءَاَنْتُمْ

نہیں کرتے؟ بھلا دیکھو! جو تم بوتے ہو۔

تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ

تو اس سے کھیتی تم اگاتے ہو یا اگانے والے ہم ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو اسے بھس

حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ لا بَلْ

بنا دیں پھر تم باتیں بناتے رہ جاؤ۔ کہ ہم پر تو الٹی چٹی پڑ گئی۔ بلکہ

نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ط

ہمارے نصیب ہی پھوٹ گئے۔ بھلا دیکھو! جو پانی تم پیتے ہو۔

ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾

کیا اسے بادلوں سے تم نے اتارا یا اتارنے والے ہم ہیں؟

لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ اَفَرَءَيْتُمُ

اگر ہم چاہیں تو اسے کھاری بنا دیں پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے؟ بھلا دیکھو!

النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ط ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ

جو آگ تم جلاتے ہو۔ تو اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا تھا یا

نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ مَتَاعًا

اسے پیدا کرنے والے ہم ہیں؟ ہم نے اس (درخت) کو یاد دہانی کا ذریعہ اور مسافروں کے

ع ۱۵ لِّلْمُقْوِیْنَ ﴿۷۳﴾ ج فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ﴿۷۴﴾ ع فَلَآ

فائدے کی چیز بنا دیا ہے۔ لہٰذا اپنے رب کے نام کی تسبیح کرو جو بڑا عظمت والا ہے۔ میں

اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ لا وَ اِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ

ستاروں کے محل وقوع کی قسم کھاتا ہوں۔ اور اگر تم سمجھو تو یقیناً یہ ایک بہت

عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾ فِيْ كِتٰبٍ

بڑی قسم ہے۔ کہ یہ قرآن بلاشبہ بلند پایہ (کتاب) ہے۔ جو ایک محفوظ کتاب

مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾ تَنْزِيْلٌ

میں درج ہے۔ جسے پاکیزہ لوگوں کے سوا کوئی نہیں چھو سکتا۔ یہ رب العالمین

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ

کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ پھر کیا اس کلام سے تم مداہنت (غفلت)

مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾

کر رہے ہو۔ اور اس میں اپنا حصہ تم نے یہ رکھا ہے کہ اس کو جھٹلاتے ہو۔

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ

پھر ایسا کیوں نہیں کہ جب جان ہنسلی کو پہنچ جاتی ہے۔ اور تم اس وقت

تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا

دیکھ رہے ہوتے ہو۔ اور ہم اس وقت تم سے بھی زیادہ اس کے قریب ہوتے ہیں، لیکن تم دیکھ

تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾

نہیں سکتے۔ پھر اگر تم کسی کے محکوم نہیں۔

تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ

اور اگر تم (اپنی بات میں) سچے ہو تو اس جان کو لوٹا کیوں نہیں لیتے۔ ہاں! اگر وہ (مرنے والا)

مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَّ رَيْحَانٌ ۙ وَّ جَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾

مقربین میں سے ہو۔ تو اس کے لیے راحت، عمدہ رزق اور نعمتوں والی جنت ہو گی۔

وَ اَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ

اور اگر وہ دائیں ہاتھ والوں میں سے ہو گا۔ تو اے دائیں ہاتھ والے (لوگوں میں شامل ہونے والو!)

اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾ وَ اَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ

تجھ پر سلامتی ہو۔ اور اگر وہ جھٹلانے والے گمراہوں میں سے

الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّ تَصْلِيَةُ

ہو گا۔ تو کھولتے پانی سے اس کی ضیافت ہو گی۔ اور وہ جہنم میں دھکیل

جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ

دیا جائے گا۔ یہ سب کچھ یقیناً حق ہے۔ لہٰذا آپ اپنے رب کے نام کی تسبیح

بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾ ع

کرتے رہیے، جو بڑے عظمت والا ہے۔

سورۃ الملک کی فضیلت

(۱) ...... سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قرآن میں ایک تیس آیتوں والی سورت ہے، وہ اپنے تلاوت کرنے والے کے لیے سفارش کرے گی، یہاں تک کہ اُس کو معاف کر دیا جائے گا۔ وہ سورت ﴿ تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ﴾ ہے۔''❶

(۲) ...... امام نسائی نے سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے ارشادفرمایا: ''ہر رات ﴿ تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ﴾ تلاوت کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے عذابِ قبر سے محفوظ کر دیتا ہے۔ اور ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اس کو (مانعہ) کا نام دیتے تھے۔ وہ کتاب اللہ میں ایک سورت ہے، جس نے اسے ہر رات پڑھا، اس نے بہت زیادہ عمدہ کام کیا۔''❷

(۳) ...... سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ﴿ الٓمّٓ ۚ تَنْزِیْلُ ﴾ اور ﴿ تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ﴾ پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔''❸

---

❶ سنن ترمذی، أبواب فضائل القرآن، رقم : ۲۸۹۱۔ امام ترمذی اور محدث البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

❷ السنن الکبریٰ، کتاب عمل الیوم واللیلة، رقم : ۱۰۴۷۹۔ صحیح الترغیب والترھیب : ۱۹۳/۲.

❸ سنن ترمذی، ابواب فضائل القرآن، رقم : ۲۸۹۲۔ سلسلة الصحیحة، رقم : ۵۸۵.

اٰیَاتُهَا ۳۰ (۶۷) سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ (۷۷) رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۫ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

بابرکت ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں (کائنات کی) سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر

قَدِيْرُ ۙ ① الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ

قادر ہے۔ جس نے موت و حیات کو اس لیے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون

اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ ② الَّذِيْ

اچھے عمل کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر غالب بھی ہے اور بخش دینے والا بھی۔ اسی نے

خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ

سات آسمان تہہ بہ تہہ پیدا کیے تم رحمٰن کی پیدا کردہ چیزوں میں کوئی بھی بے ربطی

مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ③

نہ دیکھو گے ذرا دوبارہ (آسمان کی طرف) دیکھو! کیا تمہیں اس میں کوئی خلل نظر آتا ہے؟

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا

پھر اسے بار بار دیکھو، تمہاری نگاہ تھک کر

وَّ هُوَ حَسِيْرٌ ④ وَ لَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَ

ناکام پلٹ آئے گی۔ نیز ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے سجا دیا ہے اور

جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ وَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ

ان چراغوں (ستاروں) کو شیطانوں کو مار بھگانے کا ذریعہ بنا دیا ہے اور ان کے لیے ہم نے بھڑکتی

السَّعِیْرِ ﴿٥﴾ وَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ

ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ اور جن لوگوں نے اپنے رب کا انکار کیا، ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے

وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿٦﴾ اِذَآ اُلْقُوْا فِیْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِیْقًا

اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ جب وہ اس میں پھینکے جائیں گے تو اس کے دھاڑنے کی آواز سنیں گے

وَّ هِیَ تَفُوْرُ ۙ﴿٧﴾ تَكَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِیَ

اور وہ اچھل رہی ہو گی۔ ایسا معلوم ہو گا کہ غصہ کی وجہ سے پھٹ پڑے گی، جب بھی اس میں کوئی گروہ

فِیْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَذِیْرٌ ﴿٨﴾ قَالُوْا

پھینکا جائے گا محافظین جہنم ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہ آیا؟ کہیں گے

بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِیْرٌ ۙ۵ فَكَذَّبْنَا وَ قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ

کیوں نہیں! ڈرانے والا ہمارے پاس آیا تو تھا مگر ہم نے اسے جھٹلا دیا اور کہا اللہ نے تو کچھ نہیں

شَیْءٍ ۚۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ كَبِیْرٍ ﴿٩﴾ وَ قَالُوْا لَوْ

اتارا البتہ تم بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔ پھر کہیں گے کاش!

كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْٓ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿١٠﴾

ہم سن لیتے یا سمجھ لیتے تو ہم اہل جہنم میں شامل نہ ہوتے۔

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١١﴾ اِنَّ

وہ اپنے گناہ کا اعتراف کر لیں گے لعنت ہو اہل جہنم پر۔ جو لوگ

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ

بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے مغفرت اور بہت بڑا

كَبِيْرٌ ﴿١٢﴾ وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ

اجر ہے۔ اور تم خواہ چپکے سے بات کرو یا اونچی آواز سے، وہ تو دلوں کے

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١٣﴾ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَ هُوَ

راز تک جانتا ہے۔ بھلا وہی نہ جانے گا جس نے (سب کو) پیدا کیا ہے؟ وہ تو

اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿١٤﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا

باریک بین اور ہر چیز سے پوری طرح باخبر ہے۔ وہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے تابع کر رکھا ہے

فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَ اِلَيْهِ

اس کی اطراف میں چلو پھرو اور اللہ کا رزق کھاؤ اور اسی کے پاس تمہیں زندہ

النُّشُوْرُ ﴿١٥﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ

ہو کر جانا ہے۔ کیا تم اس (ہستی) سے نڈر ہو گئے ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے

الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ﴿١٦﴾ ۙ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ

پھر وہ یکایک لرزنے لگے۔ کیا تم اس (ہستی) سے نڈر ہو گئے ہو جو آسمان میں ہے

اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ط فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ

کہ وہ تم پر پتھراؤ کرنے والی ہوا بھیج دے، پھر فوراً تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ

نَذِيْرِ ﴿۱۷﴾ وَ لَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ

میرا ڈرانا کیسا ہے۔ اور یقیناً ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں پھر (دیکھ لو)

كَانَ نَكِيْرِ ﴿۱۸﴾ اَوَ لَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ

میری گرفت کیسی تھی۔ کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندوں کو نہیں دیکھا کہ وہ کیسے پر کھولتے

وَّ يَقْبِضْنَ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ط اِنَّهٗ بِكُلِّ

اور بند کر لیتے ہیں، رحمٰن کے سوا کوئی نہیں جو انہیں تھامے رکھے وہ یقیناً ہر

شَيْءٍۭ بَصِيْرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ

چیز کو دیکھ رہا ہے۔ بھلا وہ کون سا لشکر تمہارے پاس ہے جو رحمٰن کے مقابلہ میں

يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ط اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ

تمہاری مدد کرے گا؟ یہ کافر تو محض دھوکہ میں پڑے

غُرُوْرٍ ج ﴿۲۰﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ

ہوئے ہیں۔ یا اگر اللہ تمہارا رزق روک لے تو کون ہے جو تمہیں رزق

رِزْقَهٗ ج بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ

دے گا؟ بلکہ یہ لوگ سرکشی اور نفرت میں انتہا تک چلے گئے ہیں۔ بھلا جو شخص اپنے

وقف لازم اختلافی
وقف منزل وقف غفران

مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ

منہ کے بدل اوندھا ہو کر چل رہا ہو وہ زیادہ صحیح راہ پانے والا ہے یا جو سیدھا کھڑا ہو کر صراطِ مستقیم

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٢﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ

پر چل رہا ہو؟ آپ اِن سے کہیے کہ وہ اللہ یہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے

السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٣﴾

کان، آنکھیں اور دل بنائے مگر تم کم ہی شکر ادا کرتے ہو۔

قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾

آپ کہہ دیجیے کہ وہی تو ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلا دیا اور اسی کی طرف تم اکٹھے کیے جاؤ گے۔

وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾

اور کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ یہ وعدہ کب پورا ہو گا؟

قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَ اِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٦﴾

آپ اِن سے کہیے کہ اس بات کا علم تو اللہ کے پاس ہے اور میں تو بس ایک صریح ڈرانے والا ہوں۔

فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ قِيْلَ

پھر جب وہ اس (عذاب) کو نزدیک دیکھ لیں گے تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور انہیں کہا جائے گا

هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿٢٧﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ

یہی وہ چیز ہے جو تم مانگا کرتے تھے۔ آپ ان سے کہیے بھلا دیکھو!

اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَ مَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ

اللہ خواہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرما دے کافروں کو

الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۲۸ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ

الم ناک عذاب سے کون پناہ دے گا۔ کہہ دیجیے کہ وہ رحمٰن ہی ہے جس پر ہم ایمان لائے

وَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ

اور اسی پر ہم نے توکل کیا ہے اب تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا کہ صریح گمراہی

مُّبِيْنٍ ۝۲۹ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ

میں کون ہے؟ آپ ان سے پوچھیے بھلا دیکھو! اگر تمہارا پانی گہرائیوں میں اتر جائے تو کون ہے

ع ۲/۲ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۝۳۰ ع

جو تمہیں نتھرا پانی لا کر دے گا؟

سورۂ مزمل کی فضیلت

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے (سورۃ مزمل کا پہلا حصہ اترنے کے بعد) اتنی لمبی نمازیں پڑھنی شروع کر دیں کہ آپ ﷺ کے قدم مبارک قیام کی وجہ سے سوج جاتے، جب آپ ﷺ سے عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! آپ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے تمام گناہوں کو بخشنے کی خوش خبری بھی سنا دی ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ [1]

اٰیَاتُهَا ۲۰ (۷۳) سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ (۳) رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗٓ اَوِ

اے کپڑا اوڑھنے والے (نبی) رات کا تھوڑا حصہ چھوڑ کر باقی قیام کیجیے۔ رات کا نصف حصہ یا

انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ﴿۳﴾ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ

اس سے کچھ کم کر لیجیے۔ یا اس سے کچھ زیادہ کر لیجیے اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر

تَرْتِيْلًا ؕ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ

پڑھا کیجیے۔ بلاشبہ ہم آپ پر ایک بھاری کلام نازل کرنے والے ہیں۔ رات کا اٹھنا یقیناً (نفس کو)

[1] صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب قیام النبی، رقم: ۵۹۵.

نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا ۝٦ؕ اِنَّ لَكَ

بہت زیر (عاجزی عطا) کرنے والا ہے اور قرآن پڑھنے کے لیے یہی زیادہ موزوں وقت ہے۔ دن کے

فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۝٧ؕ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ

وقت تو آپ کو بہت مصروفیات ہوتی ہیں۔ (رات کو) اپنے رب کے نام کا ذکر کیجیے اور ہر طرف سے

اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝٨ؕ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

توجہ ہٹا کر اسی کی طرف متوجہ ہو جائیے۔ وہ مشرق و مغرب کا مالک ہے، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں

فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝٩ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ

لہٰذا اسے اپنا کارساز بنا لیجیے۔ اور جو کچھ (کافر) کہتے ہیں اس پر صبر کیجیے اور خوش اسلوبی

هَجْرًا جَمِيْلًا ۝١٠ وَ ذَرْنِيْ وَ الْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَ

سے ان سے الگ ہو جائیے۔ اور جھٹلانے والے کھاتے پیتے لوگوں کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دیجیے اور

مَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۝١١ اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّ جَحِيْمًا ۝١٢ۙ وَّ

تھوڑی مدت انہیں مہلت دیجیے۔ ہمارے پاس بیڑیاں بھی ہیں اور جہنم بھی۔ اور

طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَ

گلے میں پھنس جانے والا کھانا اور الم ناک عذاب بھی۔ جس دن زمین اور پہاڑ لرزنے لگیں گے اور

الْجِبَالُ وَ كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۝١٤ اِنَّآ

پہاڑ بھربھری ریت کے پھسلتے ہوئے تودے بن جائیں گے۔ بلاشبہ ہم

اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ۬ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ

نے تمہارے پاس ایک رسول تم پر گواہ بنا کر بھیجا ہے جیسے ہم نے فرعون کے پاس ایک

اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ؕ ۱۵ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ

رسول بھیجا تھا۔ پھر فرعون نے رسول کی بات نہ مانی

فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ۱۶ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ

تو ہم نے اسے بڑی سختی کے ساتھ پکڑا۔ اب اگر تم نے (اس رسول کا) انکار کر دیا تو

يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ۖ ۱۷ اِۨلسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ

اس دن (کی سختی) سے کیسے بچو گے۔ جو بچوں کو بوڑھا بنا دے گا۔ جس (کی سختی) سے آسمان

بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۱۸ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ

پھٹ جائے گا یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔ یہ (قرآن) یقیناً نصیحت ہے جو

شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۱۹ ع اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ

چاہے اپنے رب کی طرف (جانے والی) راہ اختیار کر لے۔ آپ کا رب یقیناً جانتا ہے کہ آپ

تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ

تقریباً دو تہائی رات اور (کبھی) آدھی رات اور کبھی ایک تہائی رات (نماز میں) کھڑے ہوتے ہیں اور

طَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَ اللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَ

آپ کے ساتھیوں میں سے بھی ایک گروہ (قیام کرتا ہے) اور رات، دن کو تو اللہ تعالیٰ ہی کم و بیش

النَّهَارَ ط عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا

کرتا ہے اسے معلوم ہے کہ تم اوقات کا صحیح شمار نہ کر سکو گے لہٰذا تم پر مہربانی فرما دی، اب جتنا

مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ط عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ

قرآن آسانی سے پڑھ سکو پڑھ لیا کرو، اسے معلوم ہے کہ تم میں سے کچھ

مَّرْضٰى لا وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ

بیمار ہوں گے کچھ دوسرے اللہ تعالیٰ کے فضل کی تلاش میں سفر

فَضْلِ اللّٰهِ لا وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صلے فَاقْرَءُوْا

کرتے ہیں اور کچھ دوسرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں، لہٰذا جتنا قرآن

مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ لا وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا

آسانی سے پڑھ سکو پڑھ لیا کرو اور نماز قائم کرو اور زکاۃ ادا کیا کرو اور اللہ کو اچھا

اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ط وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ

قرض دیتے رہو اور جو کچھ بھی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے تو اسے اللہ کے ہاں

تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ط

اس حال میں پاؤ گے وہ (اصل عمل) سے بہتر اور اجر کے لحاظ سے بہت زیادہ ہو گا

وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ ع ۱۴ ۲

اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو اللہ یقیناً بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

سورۃ الکافرون کی فضیلت

(۱)......سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴾ ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ ❶

(۲) ...... فروۃ اپنے باپ نوفل رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نوفل رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: ''سورۂ کافرون پڑھو، پھر اس کی تلاوت کر کے سو جاؤ، اس لیے کہ یہ شرک سے براءت ہے۔'' ❷

اٰيَاتُهَا ٦ (۱۰۹) سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ (۱۸) رُكُوْعُهَا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَلَاۤ

آپ کہہ دیجیے اے کافرو! جس کی تم عبادت کرتے ہو، میں اس کی عبادت نہیں کر سکتا۔ اور نہ

اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا

تم عبادت کرتے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور نہ میں عبادت کرتا ہوں جس کی

عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَكُمْ

تم نے عبادت کی۔ اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارے لیے

دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿۶﴾ ع

تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین۔

❶ سنن ترمذی، ابواب فضائل القرآن، رقم: ۲۸۹۳۔ شیخ البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

❷ سنن ابوداؤد، کتاب الادب، رقم: ۵۰۵۵۔ سنن ترمذی، رقم: ۳۴۰۳۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

سورۂ اخلاص ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کی فضیلت

(۱)......سیّدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی ایک کے لیے ممکن نہیں کہ وہ رات کو ایک تہائی قرآن پڑھا کرے؟'' انہوں نے عرض کیا، جناب قرآن کا تیسرا حصہ کیسے پڑھا جاسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا:﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ تہائی قرآن کے برابر ہے۔''❶

(۲)......سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا، وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتا تو نماز کی قراءت ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پر ختم کرتا تھا (یعنی ہر رکعت کی قراءت کے آخر میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ضرور پڑھتا تھا) جب وہ لوگ واپس آئے تو انہوں نے اس بات کا ذکر آپ ﷺ سے کیا، تو آپ ﷺ فرمایا: ''اس سے پوچھو کہ وہ یہ عمل کیوں کرتا تھا؟'' چنانچہ لوگوں نے اس سے پوچھا، تو اُس نے کہا: اس لیے کہ یہ رحمان کی صفت ہے، لہٰذا میں اس کی تلاوت پسند کرتا ہوں۔ پس نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اسے بتادو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔''❷

(۳)......سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یقینا میں اس سورت ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ سے محبت کرتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک تیری اس سے محبت نے تجھے جنت میں داخل کر دیا۔''❸

---

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، رقم: ۱۸۸٦۔

❷ صحیح بخاری، کتاب التوحید، رقم: ۷۳۷۵۔ مسلم، کتاب صلاة المسافرین، رقم: ۱۸۹۰

❸ سنن ترمذی، ابواب فضائل القرآن، رقم: ۲۹۰۱۔ سنن دارمی، کتاب فضائل القرآن، رقم: ۳٤۷۸۔ صحیح ابن خزیمه، رقم: ۵۳۷۔ ابن خزیمہ، شیخ حسین سلیم الدارانی اور محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

اٰیَاتُهَا ۴ (۱۱۲) سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ (۲۲) رُكُوْعُهَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ

آپ کہہ دیجیے کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ

يُوْلَدْ ۙ ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور اس کا کوئی بھی ہمسر نہیں۔

معوذتین کی فضیلت

(۱)......سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا آپ کو ان آیات کا معلوم نہیں جو رات نازل ہوئی ہیں، اور (مرتبہ وشان میں) ان جیسی اور آیات کبھی نہیں دیکھی گئیں؟ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ [1]

(۲)......سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عقبہ! کہو'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول ﷺ! کیا کہوں؟ پس آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ میں نے دعا کی کہ اے اللہ! آپ ﷺ مجھ سے بات کریں۔ پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے عقبہ! کہو''۔ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ میں نے یہ سورت آخر تک پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کہو'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں کیا کہوں؟ فرمایا: ''کہہ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ میں نے یہ سورت آخر تک پڑھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس وقت ارشاد فرمایا: ''کسی مانگنے والے نے ان جیسی دو سورتوں کے ساتھ نہیں مانگا اور کسی پناہ پکڑنے والے ان جیسی دو سورتوں کے ساتھ پناہ نہیں کی۔'' [2]

(۳)......سیّدنا عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم شام کرو اور صبح کرو تو ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اور معوذتین تین تین مرتبہ پڑھو، یہ سورتیں تجھے ہر چیز سے کفایت کر جائیں گی۔'' (یعنی تیری حفاظت کریں گے۔) [3]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، رقم: ۱۸۹۱.

[2] سنن نسائی، کتاب الاستعاذہ، رقم: ۵٤۳۸۔ صحیح ابوداؤد، رقم: ۱۳۱٦.

[3] سنن ابوداؤد، کتاب الادب، رقم: ۵۰۷۲۔ سنن نسائی، رقم: ۵٤۲۸۔ سنن ترمذی، رقم: ۳۸۲۸۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

اٰیَاتُھَا ۵ (۱۱۳) سُوْرَۃُ الْفَلَقِ مَکِّیَّۃٌ (۲۰) رُکُوْعُھَا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ۙ۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ۙ۲ وَ مِنْ

آپ کہیے: میں صبح کے رب سے پناہ مانگتا ہوں۔ ہر چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔ اور

شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ۙ۳ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی

اندھیری رات کے شر سے جب چھا جائے۔ اور گرہوں میں پھونک مارنے والیوں کے

الْعُقَدِ ۝ۙ۴ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵ ع

شر سے۔ اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

اٰیَاتُھَا ۶ (۱۱۴) سُوْرَۃُ النَّاسِ مَکِّیَّۃٌ (۲۱) رُکُوْعُھَا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ۙ۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝ۙ۲ اِلٰہِ

آپ کہیے کہ میں لوگوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔ جو لوگوں کا بادشاہ ہے۔ جو لوگوں

النَّاسِ ۝ۙ۳ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵ۙ الْخَنَّاسِ ۝ۖ۴ الَّذِیْ

کا الہ ہے۔ اس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو وسوسہ ڈال کر) پیچھے ہٹ جاتا ہے۔جو لوگوں

یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ۙ۵ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ۝۶ ع

کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا رہتا ہے۔ خواہوہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔